اَلَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ
جو اپنی نماز میں خشوع کرنے والے ہیں (وہ کامیاب ہیں)

خشوعِ نماز

نماز کے شوق، محبت، آداب، مقامات، معرفت، اہمیت، فضیلت کے متعلق اکابرینِ اسلام کے پُر اثر وَلولہ انگیز نادر و نایاب حالات، کیفیات اور واقعات

تألیف

مولانا امداد اللہ انور
اُستاذ جامعہ قاسم العلوم، ملتان
خلیفہ مجاز حضرت سید نفیس الحسینی قدس سرہ العزیز
سابق معین التحقیق مفتی جمیل احمد تھانوی جامعہ اشرفیہ لاہور

Cell: 0300-6351350
imdadullahanwar1@gmail.com
www.imdadullahanwar.com

دار المعارف، ملتان

اَلَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ [المؤمنون:۲]
جو اپنی نماز میں خشوع کرنیوالے ہیں (وہ کامیاب ہیں)

خشوع نماز

نماز کے شوق، محبت، آداب، مقامات معرفت، اہمیت
فضیلت کے متعلق اکابرین اسلام کے پُراثر ولولہ انگیز
نادر و نایاب حالات کیفیات اور واقعات

تألیف

مولانا اِمداد اللہ انور
اُستاذ جامعہ قاسم العُلوم، مُلتان
سابق مُعین التحقیق مفتی جمیل احمد تھانوی جامعہ اشرفیہ لاہور
www. Imdadullah Anwar.com
Imdadullah Anwar 1@gmail.com
0300-6351350=0333-6090742=061-4012566

دار المعارف
جامعہ قاسم العلوم گلگشت کالونی ملتان

نام کتاب : خشوع نماز

تالیف : علامہ مفتی محمد امداد اللہ انور دامت برکاتہم

بانی ونگران جامعۃ الصالحات 555 القریش کالونی شیر شاہ روڈ ملتان

استاذ الحدیث والفقہ جامعہ قاسم العلوم ملتان

خلیفہ مجاز حضرت سید نفیس الحسینی قدس سرہ العزیز

سابق معین التحقیق' مفتی جمیل احمد تھانوی جامعہ اشرفیہ لاہور

ناشر : مولانا امداد اللہ انور دار المعارف ملتان

ویب سائیٹ : www.Imdadullah Anwar.com

ای میل : Imdadullah Anwar 1@gmail.com

فون : 0300-6351350=0333-6090742=061-4012566

اشاعت اول : محرم ۱۴۳۱ھ بمطابق جنوری 2010

صفحات : 224

ہدیہ : /= روپے

ملنے کے پتے

مولانا مفتی محمد امداد اللہ انور جامعہ قاسم العلوم گلگشت کالونی ملتان

www.Imdadullah Anwar.com
Imdadullah Anwar 1@gmail.com
فون: 0300-6351350=0333-6090742=061-4012566

مکتبہ رحمانیہ اقرأ سنٹر اردو بازار لاہور	ادارہ اشاعت الخیر بوہڑ گیٹ ملتان
مکتبۃ العلم اردو بازار لاہور	بیت القرآن اردو بازار کراچی
صابر حسین شمع بک ایجنسی اردو بازار لاہور	اسلامی کتب خانہ اردو بازار لاہور
مکتبہ سید احمد شہید اردو بازار لاہور	مکتبہ رشیدیہ اردو بازار کراچی
مکتبہ الحسن حق سٹریٹ اردو بازار لاہور	مکتبہ زکریا بنوری ٹاؤن کراچی
ادارہ اسلامیات انارکلی لاہور	مکتبہ فریدیہ جامعہ فریدیہ E/7-اسلام آباد
بک لینڈ اردو بازار لاہور	مکتبہ رشیدیہ راجہ بازار راولپنڈی
مکتبہ قاسمیہ اردو بازار لاہور	مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ
مولانا اقبال نعمانی سابقہ طاہر نیوز پیپر صدر کراچی	مکتبہ عارفی جامعہ امدادیہ ستیانہ روڈ فیصل آباد
مظہری کتب خانہ' گلشن اقبال' کراچی	مکتبہ مدینہ بیرون مرکز رائے ونڈ
فیروز سنز' لاہور۔ کراچی	مدرسہ نصرت العلوم گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
مکتبہ دارالعلوم کراچی ۱۴	مکتبہ رشیدیہ نزد جامعہ رشیدیہ ساہیوال
قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی	ادارہ تالیفات اشرفیہ چوک فوارہ ملتان
اسلامی کتب خانہ بنوری ٹاؤن کراچی	مکتبہ امدادیہ نزد خیر المدارس ملتان
دارالاشاعت اردو بازار کراچی	مکتبہ الاحمد-مکتبۃ الحمید ڈیرہ اسماعیل خان
ادارۃ المعارف دارالعلوم کراچی ۱۴	بیکن بکس اردو بازار گلگشت ملتان
بیت الکتب گلشن اقبال کراچی	مکتبہ حقانیہ نزد خیر المدارس ملتان
مکتبہ طیبہ سلام کتب مارکیٹ بنوری ٹاؤن کراچی	مکتبہ مجیدیہ بیرون بوہڑ گیٹ ملتان

اور ملک کے سب چھوٹے بڑے دینی کتب خانے

فہرست مضامین

پیش لفظ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ علی نعمه الظاهرة والباطنة قديمًا وحديثًا والصلوة والسلام علی نبيه ورسوله محمد واله وصحبه الّذين ساروا فی نصرت دينه سيرًا حفيفًا وعلٰی أتباعهم الّذين ورثوا علمهم والعلماء ورثة الأنبياء اكرم بهم وارثًا وموروثًا

اما بعد!

عبادت عبادت گذاروں کے سروں پر بادشاہوں کے تاجوں سے بھی زیادہ زینت افزاء ہے جب بیکار اپنی بیکاری سے اکتا جاتے ہیں لیکن عبادت گذار اپنے رب کی عبادت اور مناجات سے نہیں اُکتاتے یہی جنون کا علاج ہے۔

جیسا کہ حضرت ابو مسلم خولانی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک آدمی کو فرمایا جب آپ کو اس آدمی نے کثرت سے ذکر کرتے ہوئے دیکھا تو کہا کیا تم دیوانے ہو تو حضرت ابو مسلم نے فرمایا: یہ دیوانگی کی دوا ہے۔

اللہ ان حضرات پر رحمت فرمائے جنہوں نے اپنے جسموں کو اپنے مولیٰ کی خدمت میں کھڑا رکھا اور اتنا کثرت سے عبادت کی کہ اس سے نفع یاب ہوئے۔

حضرت ثابت البنانی اور حضرت عتبہ الغلام فرماتے ہیں: بیس سال تک ہمیں نماز نے تھکایا اور بیس سال تک ہم نے پھر عبادت سے نفع پایا۔

جب اطاعت کا وقت سامنے آتا ہے تو ایسے حضرات عبادت کا شوق کرتے ہیں اور ان کی ارواح عبادت کے لئے لاچار ہو جاتی ہیں اور وہ ایسے فوائد دیکھتے ہیں جو ان کو عبادت میں نظر آتے ہیں جیسا کہ حضرت سری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

رَأَيتُ الفَوَائِدَ تَرِدُ فِیْ ظُلَمِ اللّیل.

میں نے فوائد کو دیکھا جو رات کی تاریکیوں میں (عبادت میں) وارد ہوتے ہیں۔

پس پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے اولیاء کی مدد فرمائی اور ان کو عبادت کی توفیق دی اور ان کی ہمتوں کو اتنا بلند کیا کہ وہ سورج سے بھی زیادہ بلند ہو گئیں کتنے لوگ ہیں جو ان کی سیرت اور حالات کے سننے کو مشتاق ہو جاتے ہیں۔

نماز، روزہ، حج، ذکر، سچائی اور بشریت کی پہچان، شرف، ان کی زندگی کے صفحات کی خوشبو کے مختلف باغات اور ان کی عبادات کی مختلف اقسام سے سرسبز اور مزین ہیں۔ ان کی عبادت کے قمقموں نے ان کے ذکر کو معطر کیا ہے۔ یہ حضرات عابدین صحابہ میں سے ہیں اور ان کے بعد کے حضرات بھی ہیں ان کے ذکر سے مجالس معطر ہوتی ہیں۔

وہ عمر بن خطاب ہوں یا ان کے صاحبزادے اور حضرت عثمان ہوں یا حضرت عبداللہ بن عمرو اور تمیم داری ہوں یا حضرت اویس قرنی، حضرت ابومسلم خولانی ہوں یا حضرت سلیمان تیمی، حضرت مسلم بن یسار ہوں یا حضرت منصور بن المعتمر، حضرت وکیع بن جراح ہوں یا حضرت شعبہ، امام اوزاعی ہوں یا امام احمد بن حنبل، سیدنا بشر بن حارث ہوں یا حضرت عبداللہ بن وہب، امام الطائفہ حضرت جنید بغدادی ہوں یا حضرت سفیان ثوری، شارح حدیث امام نووی ہوں یا دیگر اکابرین امت۔ جن کا ذکر اگر تفصیل سے عبادات کی شکل میں کیا جائے تو بہت سی جلدیں درکار ہیں۔ ہم نے ایسے عابدین اور ان کی عبادات کے حالات کو ان چند صفحات میں مختصر طور پر ذکر کرنے کا ارادہ کیا ہے تاکہ قارئین کرام ان کے حالات کو پڑھ کر ان کی اقتداء کریں اور اپنی اس قیمتی زندگی کو اللہ کی عبادت میں زیادہ سے زیادہ مصروف رکھیں اور اپنے مالک کی رضا حاصل کرتے ہوئے آخرت کے اعلیٰ ترین انعامات سے سرفراز ہوں۔ (امداد اللہ انور)

اکابر کا تذکرہ نماز

ہم کچھ صفحات بعد میں صحابہ، تابعین اور تبع تابعین، فقہا، محدثین اور آئمہ مجتہدین کی بعض نمازوں کی حالتیں اور عبادت میں کوششیں اور انتہاء درجے کی محنتیں ذکر کریں گے جنہوں نے ہر طرح کے بڑے سے بڑے مقامات حاصل کئے اور وہ اس درجے میں پہنچ گئے کہ ان کے ذکر سے رحمت نازل ہوتی ہے اور ان کے حالات کے سننے سے عذاب ٹل جاتا ہے

مآخذ کتاب ہذا

میں نے بہت سی تاریخ اور حالات کی کتابوں کا مطالعہ کیا جو اس فن سے متعلق ہیں اور ان کے حالات کو ذکر کیا۔ یہ حضرات اسلام کے امام ہیں اور دنیا کے اکابر ہیں۔ جن کے اہم اقوال کی طرف رجوع کیا جاتا ہے جیسے امام ابونعیم، امام ابن کثیر، علامہ سمعانی، حافظ ابن حجر عسقلانی، علامہ سیوطی، علامہ نووی، امام الجرح والتعدیل شیخ الاسلام الذہبی اور اس طرح کے اسی قسم کے اکابر سے میں نے ان حالات کو نقل کیا ہے۔

کثرت مجاہدہ وعبادت پر اعتراض وجواب

اگر چہ کوئی کہنے والا یہ کہہ سکتا ہے کہ بعض محنتیں اور مجاہدات ایسے ہیں جن کا وقوع عقل قبول نہیں کرتا۔

(۱) ان کے جواب میں یہی کہا جا سکتا ہے کہ جب یہ باتیں اور حالات صحیح سند کے ساتھ مروی ہوں تو پھر اللہ کا فضل ہی قرار دیا جا سکتا ہے وہ جس کو چاہتا ہے عطا فرماتا ہے اور جو شخص اللہ کے دروازے کو ہمیشہ کھٹکھٹا تا رہے تو اس کو داخل ہونے کی توفیق مل جاتی ہے۔ اس طرح کی عبادت کی کوششیں کوئی بدعت اور گمراہی نہیں ہیں کیونکہ عبادت کی یہ کوششیں حسب طاقت صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین سے منقول ہیں اور ان کی کثرت عبادت پر اسلاف نے انکار نہیں کیا اور نہ ہی ان کی طرف بدعت کی نسبت کی گئی ہے۔

(۲) بعض خلفاء راشدین نے اس طرح کی بعض کوششیں عبادات میں کی ہیں اور یہ دلیل ہے کہ یہ طریقہ سنت ہے۔

(۳) اس طرح کی بہت سی کوششیں مجتہدین سے بھی صادر ہوئی ہیں اور ان کو گمراہی کی طرف منسوب نہیں کیا جا سکتا۔

(۴) اکابر مؤرخین جن پر مسلمانوں کا اعتقاد ہے اور ان کی دین داری اور پرہیز گاری مشہور ہے اور دین میں بدعت کے ایجاد سے وہ پرہیز کرتے تھے انہوں نے اپنی تصانیف میں علماء کے حالات اور عبادات میں کوششوں کا ذکر کیا ہے اور ان کی اس جلالت شان کو درج کیا ہے یہ بڑی دلیل ہے کہ ان حضرات کے نزدیک ان کی یہ عبادت بدعت نہیں تھی کیونکہ بدعت کی تعریف علماء کی شان سے خارج ہے۔

حضورؐ کی کثرت عبادت

(۵) نبی کریم ﷺ سے بھی عبادت میں خوب کوشش ثابت ہے آپ محنت مشقت کے اعتبار سے عبادت گذاروں کے سردار تھے اور ان کی زینت اور فخر تھے اور کون ہے جو طاقت رکھ سکے جس طرح سے نبی کریم ﷺ نے عبادت کی محنت کی تھی۔
آپ کی رات کی عبادت اس طرح ہوتی تھی کہ آپ کے قدم ورما جاتے تھے اور حضور ﷺ کی یہ عبادت امت کے لئے اطور اسوہ کے کافی ہے۔
ابن بطال رحمہ اللہ نے فرمایا: اس حدیث میں انسان کے لئے نفس کے متعلق عبادت کی شدت اختیار کرنے کی راہنمائی ہے اگر چہ عبادت کی محنت انسان کے بدن کو تکلیف بھی پہنچاتی ہو کیونکہ نبی کریم ﷺ نے بھی ایسا کیا ہے آپ کا یہ عمل اس بنیاد پر بھی تھا کہ آپ نے آخرت کے انعامات بھی دیکھے تھے اور جس نے نہیں دیکھے اس کو تو اور زیادہ محنت کرنی چاہئے آدمی کو جب تک اکتاہٹ نہ ہو اس وقت تک وہ اپنی عبادت میں مصروف رہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے رب کی عبادت سے اکتاہٹ محسوس نہیں کرتے تھے اگر چہ آپ کے بدن کو تھکاوٹ ہو جاتی تھی۔
آپ ﷺ سے ثابت ہے کہ آپ ساری ساری رات عبادت کے لئے جاگتے تھے۔
علامہ نووی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ آپ کی ساری رات جاگ کر عبادت میں گزرتی تھی۔
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا نبی کریم ﷺ کی طرف سے پوری رات عبادت کرنے کی نفی کرنا اور یہ کہنا:

لَا أَعْلَمُ نَبِيَّ اللهِ قَرَأَ الْقُرْآنَ كُلَّهُ فِيْ لَيْلَةٍ وَلَا صَلّٰى لَيْلَةً إِلَى الصُّبْحِ

یہ حضور ﷺ کے اکثر اوقات زندگی پر محمول ہے اور اسی طرح سے گیارہ رکعات سے زیادہ نہ پڑھنے کی حدیث بھی انہی غالب اوقات پر محمول ہے اور یہ روایت بھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے:

وَاَیُّکُمْ یَسْتَطِیْعُ مَا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَسْتَطِیْعُ ؟

(ترجمہ) تم میں سے کون ہے؟ جو اتنی عبادت کرے جتنا کہ نبی کریم ﷺ عبادت کرتے تھے۔

(۶) نبی کریم ﷺ نے حسب طاقت عبادت کی اجازت عطا فرمائی ہے۔ چنانچہ آپ کا ارشاد ہے:

اُکْلُفُوْا مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِیْقُوْنَ فَاِنَّ اللّٰہَ لَا یَمَلُّ حَتّٰی تَمَلُّوْا۔

(ترجمہ) جتنی عمل کی طاقت رکھتے ہو عمل کرتے رہو کیونکہ اللہ تعالیٰ نہیں اکتاتا حتیٰ کہ عمل کر کر کے تم خود اکتا جاتے ہو۔

امام بخاری نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

عَلَیْکُمْ مَا تُطِیْقُوْنَ مِنَ الْاَعْمَالِ فَاِنَّ اللّٰہَ لَا یَمَلُّ حَتّٰی تَمَلُّوْا۔

(ترجمہ) جتنا اعمال کی طاقت رکھتے ہو اپنے اوپر لازم کرلو کیونکہ اللہ تعالیٰ (نیکیوں کی جزا اور انعام دینے سے) نہیں اکتاتا حتیٰ کہ تم (عبادت کرتے کرتے) اکتا جاتے ہو۔

کثرت عبادت میں لوگوں کی مختلف حالتیں

لوگوں کی طاقت کے اعتبار سے حالتیں مختلف ہیں۔ بعض ایسے ہیں جو بغیر کسی اکتاہٹ کے کثرت عبادت کی طاقت رکھتے ہیں تو ان کیلئے اس طرح کی عبادت کرنا جائز ہے اللہ تعالیٰ نے بھی بعض لوگوں کو اسی ذوق اور شوق کا پیدا کیا ہے ان کی مشابہت فرشتوں سے ملتی جلتی ہے جو کبھی بھی عبادت میں وقفہ نہیں کرتے پس جس کو کسی چیز کی لذت حاصل ہوتی ہے تو اس کی کثرت سے اس کو کبھی اکتاہٹ نہیں ہوتی اور جس

کو کسی چیز میں لذت نہیں ملتی اس کو اس چیز میں کثرت سے اکتاہٹ ہوتی ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ سلف صالحین نے اپنے متعلق عزیمت کو اختیار کیا جب کہ وہ بڑی ہمت اور عزم والے تھے اگر چہ وہ شرعی رخصتوں کی صحت کے بھی معترف تھے عام لوگوں کے لئے بھی یہی فتویٰ دیتے تھے اور اسی پر لوگوں کو برانگیختہ کرتے تھے۔

کثرت عبادت کی شرائط

عبادت میں محنت دس شرطوں کے ساتھ درست ہے۔

[۱] عبادت گذار کو ایسی اکتاہٹ حاصل ہو جس سے اس کو عبادت کی لذت نہ ملے کیونکہ حدیث شریف میں آتا ہے:

لِيُصَلِّ أَحَدُكُمْ نَشَاطَهُ.

(ترجمہ) تم میں سے ہر ایک اپنی بشاشت طبع کے ساتھ نماز پڑھے۔

[۲] عبادت کو اپنی طاقت کے مطابق ادا کرے۔ اس کی دلیل یہ حدیث ہے:

عَلَيْكُمْ مِنَ الأَعْمَالِ مَا تُطِيقُوْنَ.

(ترجمہ) اتنے نیک اعمال کرو جتنا تم طاقت رکھتے ہو۔

[۳] عبادت اس طرح کرو کہ جو اس سے اہم عمل ہو وہ فوت نہ ہو اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی یہ بات دلیل ہے:

لَاَنْ أَشْهَدَ الصُّبْحَ فِيْ جَمَاعَةٍ، أَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ أَقُوْمَ لَيْلَةً.

(ترجمہ) میں صبح کی نماز جماعت سے پڑھوں یہ مجھے زیادہ محبوب ہے کہ میں ساری رات عبادت میں مشغول رہوں۔

[۴] اس طرح عبادت کرو کہ کوئی حق شرعی ضائع نہ ہو۔ جس طرح سے حضرت ابن عمرو، اور ابوالدرداء رضی اللہ عنہما کو حاصل تھا۔

[۵] رخصت شرعی بھی باطل نہ ہو جس طرح سے اس جماعت نے خیال کیا تھا جنہوں نے نبی کریم ﷺ کوان کے گھر میں عمل کو قلیل سمجھا تھا۔

[۶] کسی عبادت کو واجب نہ کرو جو واجب شرعی نہ ہو۔ جیسا کہ حضرت ابن مظعونؓ نے اپنے اوپر واجب کر لیا تھا۔

[۷] عبادت میں محنت کرنے والا عبادت کو پورے طریقے پر ادا کرے۔ جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے:

لایَفْقَهُ مَنْ قَرأ الْقُرآن فِیْ أَقَلِّ مَنْ ثَلاثٍ.

(ترجمہ) جس آدمی نے قرآن کو تین دن سے کم میں تلاوت کیا اس نے قرآن کو سمجھ کر نہیں پڑھا۔

یہ عام لوگوں کے حالات کے متعلق ہے ورنہ جس نے قرآن کے مفاہیم اور الفاظ کو مستحضر رکھا ہوا ہے وہ اس سے کم میں بھی پڑھے گا تو وہ سمجھ کر پڑھے گا۔

[۸] جو عبادت اختیار کرے اس پر ہمیشگی کرے کیونکہ حدیث شریف میں آتا ہے:

أَحَبُّ الْاَعْمَالِ إِلَى اللهِ أَدْوَمُهَا.

(ترجمہ) اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب عمل وہ ہے جو ہمیشہ کیا جائے۔

[۹] عبادت میں اتنی محنت نہ کی جائے کہ دوسرے کو اس سے اکتاہٹ پیدا ہو۔ کیونکہ حدیث شریف میں آتا ہے:

إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلْيُخَفِّفْ.

(ترجمہ) جب تم میں سے کوئی کسی کو نماز پڑھائے تو ہلکی نماز پڑھائے۔

[۱۰] اپنے عمل کو افضل نہ سمجھے کیونکہ حضور ﷺ نے امت کے لئے کم عمل کو لازم قرار دیا ہے۔ حتیٰ کہ ان پر ایسی عبادت کو فرض نہیں قرار دیا گیا۔

حقیقت نماز

نماز دین کا ستون ہے اور یقین کی رسّی ہے اور مقرر کرنے والے اعمال کی سردار ہے۔ عبادات کی چوٹی ہے اللہ تعالیٰ نے اس کے انوار کے ساتھ اپنے بندوں کے دلوں کو معمور کیا ہے اسی سے اپنا دروازہ کھولا ہے اور حجاب کو ہٹا دیا ہے نماز کے ذریعے مناجات کا اپنے بندوں کو موقعہ دیا ہے اسی سے اپنے اولیاء کے حالات کو بلند کیا ہے چاہے وہ جماعت میں موجود ہوں یا تنہائی میں۔

مقام نماز

اللہ تعالیٰ نے مؤمنین کی صفات کو نماز سے شروع کیا اور نماز پر ہی ختم کیا ہے کیونکہ نماز کا مقام بہت بلند ہے، ایمان کی بنیاد ہے، عبادت کی مختلف صورتوں کے مقابلے میں نماز کامل ترین صورت رکھتی ہے۔ حضور علیہ السلام کا ارشاد ہے:

الصَّلٰوةُ خَيْرُ مَوْضُوْعٍ فَمَنِ اسْتَطَاعَ أَنْ يَّسْتَكْثِرَ فَلْيَسْتَكْثِرْ

(ترجمہ) نماز بہترین عمل ہے پس جو طاقت رکھتا ہے اس کو کثرت سے ادا کر سکے اس کو کثرت کر لینی چاہئے۔

(فائدہ) اس حدیث سے مراد نوافل ہیں ورنہ کثرت کی ترغیب نہ ہوتی۔

اسی نماز سے ایمان کی قوت لوگوں کے سامنے ظاہر ہوتی ہے اور اعضاء پابندی سے اللہ کی عبادت میں حاضر ہوتے ہیں جو آدمی ایمان کے اعتبار سے زیادہ قوت رکھتا ہوگا وہ لوگوں میں سب سے زیادہ اور سب سے طویل نماز خشوع اور دعا میں مصروف ہوگا۔

قبولیت دعا کا دروازہ محراب ہے

وہ کون سی دعا ہے جس کو تم چاہتے ہو کہ اللہ کے سامنے پہنچے اور تمہارے لئے اس کی قبولیت کا دروازہ کھلے اس دعا کا دروازہ محراب ہے جس میں آدمی کو اس کی دنیا اور آخرت کی ضروریات ملتی ہیں اور درجات بلند ہوتے ہیں محراب میں کیے ہوئے

سجدے سحری کے وقت مانگی ہوئی دعائیں اور مناجات کے آنسو مؤمن کا وہ خزانہ ہے جس کو وہ اپنے لئے محفوظ رکھتا ہے دنیاوی آدمی کا خیال یہ ہے کہ اس کی جنت دنیا، عورت، اور بڑے محل ہیں اور مؤمن کی جنت اس کی محراب ہے جس میں وہ اپنے رب کے ساتھ خلوت اختیار کرتا ہے جو کچھ اللہ نے اس کے لئے نماز لکھی ہے وہ اس کو محبت اور اپنے محبوب کی بارگاہ میں بطور خالص عمل کے ادا کرتا ہے اپنے آپ کو عاجزی اور انکساری کے ساتھ پیش کرتا ہے ناز و نخرے کے ساتھ نماز نہیں پڑھتا وہ اپنی نماز کو اپنے محبوب کی سب سے بڑی نعمت سمجھتا ہے اسی کو وہ خدا کی زیارت کا اور دوسرے سے قطع تعلقی کا سبب سمجھتا ہے خدا کو نماز کے ذریعے اپنا بناتا ہے اور دوسروں کو اپنے لئے غیر متعلق سمجھتا ہے یہی وہ عمل ہے جس کے ذریعے سے آدمی اللہ کی محبت میں مزید اضافہ کرتا ہے وہ سمجھتا ہے کہ اس کی نماز اس کی آنکھوں کی ٹھنڈک اس کے دل کی زندگی اس کے روح کی جنت اور اس کی نعمت ولذت اور سرور ہے۔ وہ تمنا کرتا ہے کہ نماز لمبی ہو اور اس سے جدا ہوتے وقت اس کو غم ہوتا ہے جس طرح سے ایک کامیاب اپنے محبوب تک پہنچنے کی تمنا کرتا ہے اور وہ یہ چاہتا ہے:

يــودُ أنَّ ظلامُ الــلّيــل دام لـــهُ
وَزيـد فيــهِ سـوادُ الـقـلْب و الْبصر

(ترجمہ) وہ چاہتا ہے کہ رات کی تاریکی ہمیشہ قائم رہے اور اس کے دل اور نگاہ کی تاریکی میں اضافہ ہو جائے۔

وہ رات بھر میں اپنے مولا سے اس طرح سے چمٹا رہتا ہے جس طرح سے محبت اپنے محبوب سے لگاؤ رکھتا ہے اور اپنی گفتگو سے اپنے رب سے مناجات کرتا ہے ہر آیت کو عبادت میں پڑھ کر اس کا حصہ ادا کرتا ہے اپنے دل اور روح کو اس کی طرف محبت کی آیات کے ذریعے سے کھینچ کر لے جاتا ہے جن آیات میں اللہ کے نام اور صفات کا ذکر ہوتا ہے اور وہ آیات جن میں اللہ نے بندوں کو اپنی نعمتوں اور انعامات و احسانات کی پہچان کرائی ہے اس شخص کے لئے امید، رحمت، نیکی اور مغفرت کی

وسعت کی آیات کو دماغ میں لانا اور زبان سے ادا کرنا پسند آتا ہے۔ یہ آیات اس شخص کے لئے اس اونٹوں کے آواز لگانے والے کی طرح ہوتی ہے جس کی وجہ سے اونٹ کو چلنا اور آسانی کا پہنچنا میسر آتا ہے اس کو خوف اور انصاف اور انتقام اور خدا کے غضب کے اترنے کی آیات قلق میں ڈالتی ہیں۔ خلاصہ یہ کہ یہ قرآن کریم میں نماز کے اندر شغف اختیار کرنے والا اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا اپنی توجہ اور بساط کے مطابق مشاہدہ کرتا ہے اور اس کے کلام سے جلا پاتا ہے۔ اور ہر آیت کو اس کی خالی تلاوت کی بجائے دل کے ساتھ ایک خاص طریقے سے عبادت کرکے اس کا حق ادا کرتا ہے اور اس کی تصدیق کا استحضار رکھتا ہے کہ یہ اللہ کا کلام ہے بلکہ فہم اور معرفت مراد کی نسبت سے اللہ کا کلام اس کی سمجھ سے زائد ہوتا ہے بلکہ وہ ایک اور شان میں ہوتا ہے اگر آدمی کو اس کا کلام سمجھ میں آئے تو وہ یہی سمجھے گا کہ اس سے پہلے وہ کھیل میں مصروف رہا۔

ہائے افسوس اور حسرت زمانہ کس طرح کٹ گیا عمر ختم ہوگئی دل پردوں میں رہا اس نے اس خوشبو کو نہ سونگھا دنیا سے اسی طرح چلا گیا جس طرح سے وہ اس میں داخل ہوا تھا جو کچھ دنیا و مافیہا میں اس کو پاکیزہ ترین چیز ملنی تھی اس کو اس نے نہ چکھا بلکہ اس نے ایسی زندگی گزاری جیسے جانور گزارتے ہیں اور وہ دنیا سے اس طرح رخصت ہوا جس طرح سے مفلس اور کنگال ہوتے ہیں اس کی زندگی بھی عاجزی اور اس کی موت بھی رسوائی اور اس کا دوبارہ اٹھنا بھی حسرت و افسوس۔

اے انسان! کس چیز نے تجھے تیرے دین کے معاملے میں دھوکے میں ڈال رکھا ہے جب تیرے سامنے نماز ہی بے قیمت رہ گئی۔ نماز ہی ایک پیمانہ ہے تجھے پتہ ہے اللہ نے سورۃ مطففین میں کیا فرمایا ہے اگر اللہ نے سورۂ مطففین میں دنیا کے پیمانے کے کم و بیش کرنے میں ہلاکت کی دھمکی دی ہے تو تیرا کیا خیال ہے دین کے پیمانے میں کمی کرنے والے کے بارے میں۔ اس کے بارے میں فرمایا:

أَلَا بُعْدًا لِمَدْيَنَ كَمَا بَعِدَتْ ثَمُودُ

جس طرح سے قوم ثمود خدا سے دور ہوئی مدین والے بھی خدا سے دور ہو گئے۔

نماز کا شوق دلانے کی والی احادیث

جناب رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

لوگوں میں سب سے بڑا چور وہ ہے جو نماز کی چوری کرتا ہو نہ اس کا رکوع پورا کرتا ہو نہ اس کا سجدہ اور لوگوں میں سب سے بڑا بخیل وہ ہے جو سلام کہنے میں بخل کرتا ہو۔ (الحدیث)

یہ وہ ارشادات ہیں جو حبیب بشیر ونذیر ﷺ نے بیان فرمائے ہیں جن کے ذریعے سے نماز کی اور اس کی حفاظت کی ہمتیں بلند ہوتی ہیں اور نماز میں خشوع پیدا ہوتا ہے اور نوافل کی ادائیگی کا ذوق بڑھتا ہے چنانچہ ذیل میں چند احادیث اس قسم کی ذکر کی جاتی ہیں جن کے پڑھنے سے نماز کا شوق ذوق پیدا ہوگا۔

حدیث ۱: جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اِسْتَقِيْمُوا وَلَنْ تُحْصُوا وَاعْلَمُوْا أَنَّ خَيْرَ اَعمالِكُمُ الصَّلٰوةُ، ولا يُحافظُ عَلَى الوُضُوءِ اِلَّا الْمُؤمِنٌ.

(ترجمہ) استقامت اختیار کرو اور اپنی نیکیوں کو گنتے نہ پھرو جان لو کہ تمہارے اعمال میں بہتر عمل نماز ہے اور وضو کی حفاظت صرف مؤمن ہی کرتا ہے۔

(فائدہ) یعنی نماز مسلمان کا سب سے بہترین عمل ہے اور ہر وقت وضو کے ساتھ رہنا مؤمن کی خصوصیت ہے۔

حدیث ۲: جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

أَلا أدُلُّكُمْ عَلى ما يَمْحُو اللهُ بِهِ الْخَطايا ويَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجاتِ اِسْباغُ الْوُضُوءِ عَلَى الْمَكارِهِ وكَثْرَةُ الْخُطى إلى المساجِدِ، وَانْتِظارُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَذٰلِكُمُ الرِّباطُ فَذٰلِكُمُ الرِّباطُ فَذٰلِكُمُ الرِّباطُ.

(ترجمہ) کیا میں تمہیں ایسے عمل کے بارے میں نہ بتاؤں جس سے اللہ گناہوں کو مٹا دیتا ہے اور درجات کو بلند کر دیتا ہے تکلیف دہ مواقع میں اچھی طرح وضو کرنا اور کثرت سے مساجد کی طرف قدم اٹھا کر جانا اور نماز پڑھ لینے کے بعد اور نماز کا انتظار کرنا یہی نگہبانی کی جگہ ہے یہی نگہبانی کی جگہ یہی تمہارے لئے نگہبانی کی جگہ ہے۔

حدیث ۳: جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

تبلُغُ الحليةُ من الْمُؤمن حيثُ يبْلُغُ الْوُضوءِ.

(ترجمہ) مؤمن کا (جنت میں) زیور وہاں تک پہنچے گا جہاں تک وضو کے اعضاء دھوتے ہوئے پانی پہنچے گا۔

حدیث ۴: جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ما مِنْ مُسْلِم يتوضَّأ فيُحسنُ وُضُوءه ثمّ يقُوْمُ فيُصلِّي رَكْعتَيْنِ، يقْبلُ عليهما بقلْبِه ووجْهِه إلاّ وجبتْ لهُ الْجنّة.

(ترجمہ) جو مسلمان وضو کرتا ہے اور وضو بھی اچھے طریقے سے کرتا ہے پھر کھڑے ہو کر دو رکعات پڑھتا ہے اور ان دونوں رکعتوں میں دل اور چہرے سے متوجہ ہوتا ہے تو اس کے لئے جنت لازم ہو جاتی ہے۔

حدیث ۵: جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ توضّأ فأحْسن الْوُضُوءَ ثُمّ صلّى رَكْعتيْنِ لا يسْهُو فيهما، غفرَ اللهُ لهُ ما تقدّمَ مِنْ ذنْبِه.

(ترجمہ) جس آدمی نے وضو کیا اور اچھی طرح سے وضو کیا اور پھر دو رکعات پڑھیں اور ان میں نہ بھولا اللہ اس کے گذشتہ گناہ معاف کر دیں گے۔

حدیث ۶: جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ توضّأ مِثْل وَضُوئي هذا، ثُمّ قامَ فصلّى رَكْعتيْنِ لا يُحدِّثُ فيْهما نفْسهُ بشيْءٍ غُفِرَ لهُ ما تقدّمَ مِنْ ذنْبِه.

(ترجمہ) جس شخص نے وضو کیا میرے اس وضو کی طرح پھر کھڑا ہوا اور دو رکعات پڑھیں ان دو رکعات میں اپنے دل میں کوئی خیال نہ لایا اس کے پچھلے گناہ معاف کردیے جائیں گے۔

حدیث ۷: جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إذا قام الرّجلُ يتوضّاء ليلا أو نهارا فأحسن الوُضوء واستنّ ثُمّ قام فصلّى، أطاف به المَلكُ ودنا منهُ حتّى يضع فاهُ على فيه فما يقرأ إلّا في فِيه وإذا لم يستنّ أطاف به ولا يضعُ فاهُ على فِيه

(ترجمہ) جب کوئی شخص اٹھ کر رات کو یا دن وضو کرتا ہے پھر اچھی طرح سے وضو کرتا ہے مسواک کرتا ہے پھر کھڑے ہوکر نماز پڑھتا ہے فرشتہ اس کے پاس گھومتا ہے اس کے قریب ہوتا ہے حتی کہ اس کے منہ پر اپنا منہ رکھتا ہے جو کچھ بھی وہ نمازی پڑھتا ہے تو وہ اس فرشتے کے منہ میں پڑھتا ہے اور جو شخص مسواک نہیں کرتا تو فرشتہ اس کے پاس گھومتا ہے مگر وہ نمازی کے منہ پر اپنا منہ نہیں رکھتا۔

نماز کے فائدے
اوّل وقت میں نماز کی حفاظت

حدیث ۱: جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اِتقُوا اللہ فی الصّلوۃ وما ملکتْ اَیمانُکُمْ.

(ترجمہ) نماز کے متعلق اللہ سے ڈرو اور جو لوگ تمہارے قبضے میں ہیں ان کے بارے میں بھی اللہ سے ڈرو۔

حدیث ۲: جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

خمسُ صلواتٍ افترضھن اللہ عزّ وجلّ، منْ أحسن وضوء ھُنّ وصلا تھُنّ لوقتھنّ واتم رکوعھُنّ وخشوعھُنّ کان لہٗ علی اللہ عھدٌ ان یغفر لہٗ ومن لم یفعلْ فلیس لہٗ علی اللہ عھْدٌ. اِنْ شاء غفر لہٗ، واِنْ شاء عذّبہٗ.

(ترجمہ) پانچ نمازیں ہیں جن کو اللہ نے فرض قرار دیا ہے جس نے ان کے لئے اچھی طرح سے وضو کیا اور وقت پر نماز پڑھی اور ان کے رکوع کو بھی پورا کیا خشوع کو بھی تو اس کے لئے اللہ پر لازم ہے کہ وہ اس کو معاف کر دے اور جس نے یہ نہ کیا تو اس کے لئے اللہ پر کوئی ذمہ داری نہیں اگر چاہے تو اس کو بخش دے اور اگر چاہے تو اس کو عذاب میں مبتلا کر دے۔

حدیث ۳: جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اَکثرْ من السُّجود فانّہ لیس من مُسلم یسْجُدُ للہ تعالٰی سجدۃ اِلاّ رفعہُ اللہ بھا درجۃ فی الجنّۃ وحطّ عنہُ بھا خطیئۃ.

(ترجمہ) کثرت سے نماز پڑھو کیونکہ کوئی مسلمان ایسا نہیں جو اللہ کے

لیے کوئی نماز ادا کرے مگر اللہ اس کے لئے اس کی وجہ سے ایک درجہ جنت میں بلند کرتے ہیں اور اس کا اس کی وجہ سے ایک گناہ مٹا دیتے ہیں۔

حدیث ۴: نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا قَامَ یُصَلِّیْ اتی بذنوبه کلها فوضعت علی رأسه وعاتقیه فکلما رکع او سجد تساقطت عنه.

(ترجمہ) جب کوئی آدمی کھڑے ہو کر نماز پڑھتا ہے اس کے سارے گناہ لائے جاتے ہیں اور ان کو اس کے سر پر اور اس کے کندھوں پر رکھ دیا جاتا ہے۔ پس جب بھی وہ رکوع کرتا ہے یا سجدہ کرتا ہے تو اس کے گناہ اس سے گر جاتے ہیں۔

حدیث ۵: نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

حبب الیَّ من دنیاکم: النساء والطیب وجعلت قرة عینی فی الصلوة.

(ترجمہ) مجھے تمہاری دنیا سے یہ چیزیں پسند ہیں۔ عورتیں اور خوشبو اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں رکھی گئی ہے۔

حدیث ۶: نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

صلوة فی اثر صلوة لا لغو بینهما کتاب فی علیین.

(ترجمہ) نماز کے بعد نماز کا ادا کرنا جن کے درمیان کوئی لغو کام یا بات نہ کی گئی ہو تو علیین میں اس کو لکھ دیا جاتا ہے۔

حدیث ۷: نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

افضل الاعمال الصلوة فی اول وقتها.

(ترجمہ) تمام اعمال میں افضل عمل وہ نماز ہے جو اول وقت میں ادا کی جائے۔

حدیث ۸: نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

احب الاعمال الی الله الصلوة لوقتها. ثم بر الوالدین. ثم الجهاد فی سبیل الله.

(ترجمہ) تمام اعمال میں زیادہ محبوب اللہ کے نزدیک وقت پر نماز پڑھنا ہے، پھر والدین سے اچھا سلوک کرنا ہے، پھر فی سبیل اللہ جہاد کرنا ہے۔

حدیث ۹: جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

افضل العمل الصلوة لوقتها. والجهاد فی سبیل الله.

(ترجمہ) افضل عمل نماز کا وقت میں ادا کرنا اور جہاد فی سبیل اللہ کرنا ہے۔

حدیث ۱۰: جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إذا سمعت النداء فاجبت داعی الله.

(ترجمہ) جب تو اذان سن لے پس اللہ کی طرف سے پکارنے والے کی پکار پر عمل کر۔

حدیث ۱۱: جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

یا بلال اقم الصلوة ارحنا بها.

(ترجمہ) اے بلال نماز کی اقامت کہہ اور ہمیں اس سے راحت پہنچا۔

وضو کے ساتھ مسجد کی طرف چلنے کے فضائل

حدیث ۱: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

من خرج من بیتہ متطھرا الی صلوۃ مکتوبۃ فاجرہ کاجر الحاج المحرم.

(ترجمہ) جو شخص اپنے گھر سے وضو کر کے فرض نماز کی طرف نکلا تو اس کا ثواب احرام باندھے ہوئے حاجی کے ثواب کی طرح ہے۔ (یعنی اس کو حاجی کی طرح کا پورا عمل ملے گا)

اللہ اکبر! کتنا بڑا اجر ہے مسجد کی طرف جانے والے کا۔ مسلمان آدمی روزانہ پانچ وقت نماز کے لئے نکلتا ہے اور پانچ مرتبہ حج کے لئے جانے والے کی طرح ثواب پاتا ہے جب یہ ثواب جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کے لئے نکلنے کے لئے ہے تو جو آدمی جماعت کے ساتھ نماز ادا کرے گا اس کو کتنا بڑا ثواب ملے گا۔

حدیث ۲: جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

من خرج من بیتہ متطھرا الی صلوۃ مکتوبۃ، فاجرہ کاجر الحاج المحرم ومن خرج إلی تسبیح الضحی، لا ینصبہ إلا إیاہ، فاجرہ کاجر العمرۃ، و صلوۃ علی اثر صلوۃ لا لغو بینھما کتاب فی علیین.

(ترجمہ) جو شخص اپنے گھر سے باوضو فرض نماز کے لئے نکلا تو اس کا ثواب احرام باندھے ہوئے حاجی کی طرح ہے اور جو آدمی صرف چاشت کی نماز کی ادائیگی کے لئے کھڑا ہوا تو اس کا ثواب عمرہ کرنے والے کے اجر کی طرح ہے۔ اور نماز کے بعد نماز کا پڑھنا جن دونوں نمازوں کے درمیان کوئی اس نے لغو کام نہ کیا ہو اس کو علیین میں لکھ دیا جاتا ہے۔

حدیث ۳: جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

من مشی الی صلوۃ مکتوبۃ فی الجماعۃ فھی لحجۃ ومن مشی الی تطوع فھی لعمرۃ نافلۃ.

(ترجمہ) جو آدمی جماعت کے ساتھ فرض نماز پڑھنے کے لئے چلا تو یہ حج کی طرح ہے اور جو آدمی نفل کے لئے چلا تو یہ نفلی عمرے کی طرح ہے۔

حدیث ۴: نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

یا بنی سلمۃ دیارکم تکتب آثارکم.

(ترجمہ) اے بنو سلمہ کا قبیلہ اپنے گھروں میں رہو تمہارے قدم بھی لکھے جاتے ہیں۔

(فائدہ) بنو سلمہ قبیلہ مسجد نبوی سے دور رہتا تھا ان کو مسجد تک پہنچتے ہوئے دقت ہوتی تھی ان کی خواہش تھی کہ ان کے گھر مسجد نبوی کے قریب بن جائیں تو حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا تھا کہ جہاں تم رہتے ہو وہیں رہو۔ وہاں سے چل کر جو مسجد کی طرف آتے ہو تو ایک ایک قدم اٹھانے پر تمہارے لئے نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔

حدیث ۵: جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

أعظم الناس اجرا فی الصلوۃ ابعدھم الیھا ممشی فابعدھم والذی ینتظر الصلوۃ حتی یصلیھا مع الإمام أعظم اجرا من الذی یصلیھا ثم ینام.

(ترجمہ) لوگوں میں نماز کے اعتبار سے سب سے زیادہ اجر والا وہ ہے جو ان کے مقابلے میں دور سے چل کر آیا ہو حتیٰ کہ امام کے ساتھ نماز ادا کرتا ہے تو یہ اس شخص کے نماز کے اجر میں زیادہ ہے جو (مسجد میں) نماز کا انتظار کرتا ہے پھر پڑھ کر سو جاتا ہے۔

تکبیر اولیٰ میں ملنے کا ثواب

حدیث ۱: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

من صلى لله أربعين يوما في جماعة يدرك التكبيرة الأولى كتب له براء تان: براءة من النار. وبراءة من النفاق.

(ترجمہ) جس شخص نے چالیس دن تک جماعت کے ساتھ اللہ کی رضا کے لئے نماز پڑھی اور تکبیر اولی نہ چھوٹی اس کے لئے دو براءتیں لکھ دی جائیں گی جہنم سے بھی وہ آزاد ہوگا اور منافقت سے بھی وہ آزاد ہوگا۔

حدیث ۲: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا:

إن الله ليعجب من الصلوة في الجميع.

(ترجمہ) اللہ تعالی جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کو بہت پسند کرتا ہے۔

حدیث ۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لا يتوضأ أحدكم فيحسن وضوءه ويسبغه ثم ياتي المسجد لا يريد إلا الصلوة فيه إلا تبشبش الله إليه كما تبشبش أهل الغائب بطلعته.

(ترجمہ) تم میں سے جو آدمی بھی وضو کرتا ہے اچھے طریقے سے وضو کرتا ہے۔ اور اعضاء تک مکمل پانی پہنچاتا ہے پھر مسجد کی طرف آتا ہے اس کا مقصود اس میں سوائے نماز پڑھنے کے اور کچھ نہیں ہوتا تو اللہ اس سے اس طرح سے خوش ہوتے ہیں جس طرح سے گھر کے آدمی اپنے غائب آدمی کے آجانے سے

خوش ہوتے ہیں۔

امام ابن خزیمہ نے اس حدیث پر یہ عنوان لگایا ہے:

باب ذکر فرح الرب تعالی بمشی عبدہ متوضیا۔

(ترجمہ) رب تعالی کا اپنے بندے سے باوضو ہو کر چل کر آنے سے خوش ہونا۔

مسجد سے اٹک کر رہ جانیوالا قیامت کے دن اللہ کے سایہ میں ہوگا

حدیث ۱۱: بخاری مسلم میں ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

سبعة يظلهم الله في ظله يوم لا ظل إلا ظله، الامام العادل وشاب نشأ في عبادة ربه ورجل قلبه معلق في المساجد ورجلان تحابا في الله اجتمعا عليه وتفرقا عليه ورجل طلبته امراة ذات منصب وجمال فقال: إني اخاف الله ورجل تصدق واخفى حتى لا تعلم شماله ما تنفق يمينه ورجل ذكر الله خاليا ففاضت عيناه۔

(ترجمہ) سات قسم کے لوگ ایسے ہیں جن کو اللہ اپنے سایہ میں جگہ دے گا جس دن اس کے سائے کے سوا کوئی سایہ نہیں ہوگا۔ (۱) عادل حکمران (۲) وہ جوان جس نے اپنے رب کی عبادت میں نشوونما پائی ہو (۳) وہ آدمی جس کا دل مسجدوں کے ساتھ وابستہ رہا (٤) وہ دو آدمی جنہوں نے اللہ کی رضا کے لیے باہمی محبت کی ہو اللہ کی رضا کے لئے جمع ہوئے ہوں اسی رضا پر جدا ہوئے ہوں (۵) وہ آدمی جس کو کسی منصب و جمال کی عورت نے بلایا (گناہ کے لئے) اس آدمی نے کہا میں خدا سے ڈرتا ہوں (٦) وہ آدمی جس نے صدقہ کیا اور چھپا کر دیا یہاں تک کہ بائیں ہاتھ کو پتہ نہ چلا کہ اس کے دائیں ہاتھ نے کیا دیا ہے (۷) وہ آدمی جس نے اللہ کو تنہائی میں یاد کیا اور اس کے آنسو بہہ

پڑے۔

تشریح: علامہ نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ورَجُلٌ قَلْبُهٗ مُعَلَّقٌ فِی الْمَسَاجِدِ کا معنی یہ ہے کہ وہ مسجد کے ساتھ شدید محبت کرتا ہواور جماعت کا اچھی طرح سے التزام کرتا ہو۔ حافظ ابن حجر عسقلانی نے اس جملے کو شرح میں فتح الباری ۲/۱۴۵ میں لکھا ہے کہ اس میں مشابہت ہے اس چیز کے ساتھ جس کو مسجد میں لٹکا دیا گیا ہو جیسے قندیل کو لٹکا دیا جاتا ہے اس میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اس کا دل طویل وقت تک مسجد کے ساتھ چمٹا رہے اگرچہ اس کا جسم مسجد سے باہر ہو اس شرح پر محدث جوزقی کی یہ روایت دلالت کرتی ہے جس میں حدیث کے یہ الفاظ ہیں: کَأَنَّمَا قَلْبُهٗ فِی الْمَسْجِدِ گویا کہ اس کا دل مسجد میں ہے اور یہ بھی احتمال ہے کہ اس کا شدت محبت کی وجہ سے مسجد سے تعلق ہو۔ اس پر امام احمد کی روایت مُعَلَّقٌ بِالْمَسَاجِدِ کا لفظ دلالت کرتا ہے اسی طرح سے حضرت سلمان کی روایت بھی ہے جس میں من حُبِّهَا کے لفظ ہیں۔

عصر کی نماز کی پابندی کا ثواب

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿حافظوا على الصلوات والصلوة الوسطى وقوموا لله قانتين﴾

(ترجمہ) نمازوں کی حفاظت کرو اور درمیانی نماز (عصر) کی اور اللہ کے لئے خشوع خضوع کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ۔

حدیث ۱: نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إن هذه الصلوة يعني العصر عرضت على من كان قبلكم فضيعوها فمن حافظ منكم اليوم عليها، كان له اجره مرتين ولا صلوة بعدها حتى يطلع الشاهد

(ترجمہ) یہ نماز یعنی نماز عصر تم سے پہلے لوگوں پر پیش کی گئی لیکن انہوں نے اس کو ضائع کر دیا پس تم میں سے جو کوئی آج اس کی حفاظت کرے گا اس کو دوہرا ثواب ملے گا اور عصر کی نماز پڑھ لینے کے بعد کوئی نفل پڑھنا درست نہیں ہے حتی کہ مؤذن مغرب کی اذان دیدے۔

حدیث ۲: جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

الذى تفوته صلوة العصر كانما وتر اهله وماله.

(ترجمہ) وہ شخص جس کی عصر کی نماز رہ گئی گویا کہ وہ اپنے گھر والوں اور اپنے مال سے بچھڑ گیا۔

عشاء اور صبح کی نماز با جماعت اور اشراق کی نماز کے فضائل

حدیث ۱: نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

افضل الصلوات عند الله صلوة الصبح یوم الجمعة فی جماعة.

(ترجمہ) اللہ کے نزدیک تمام نمازوں سے افضل نماز صبح کی نماز ہے جو جمعہ کے دن جماعت کے ساتھ ادا کی جائے۔

حدیث ۲: نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

من صلی العشاء فی جماعة فکانما قام نصف لیلة ومن صلی الصبح فی جماعة فکانما صلی اللیل کله.

(ترجمہ) جس شخص نے عشاء کی نماز جماعت سے پڑھی تو گویا کہ اس نے آدھی رات تک عبادت کی۔ اور جس نے صبح کی نماز جماعت سے پڑھی تو گویا کہ اس نے ساری رات نماز میں گزار دی۔

حدیث ۳: جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

من صلی العشاء فی جماعة کان کقیام نصف لیلة ومن صلی العشاء والفجر فی جماعة کان کقیام لیلة.

(ترجمہ) جس شخص نے عشاء کی نماز جماعت سے پڑھی گویا کہ اس نے آدھی رات عبادت کی اور جس نے صبح کی نماز جماعت سے پڑھی گویا کہ اس نے ساری رات عبادت کی۔

حدیث ۴: جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

لو یعلم الناس ما فی صلوة العشاء و صلوة الفجر لاتوهما ولو حبوا.

(ترجمہ) اگر لوگوں کو پتہ ہوتا کہ عشاء کی اور صبح کی نمازوں میں کیا ثواب ہے تو وہ ان نمازوں کی ادائیگی کرنے کیلئے آتے اگرچہ سرینوں کے بل بھی۔

حدیث ۵: جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا

رکعتا الفجر خیر من الدنیا وما فیها.

(ترجمہ) فجر کی دو رکعتیں دنیا و مافیہا سے بہتر ہیں۔

فجر کی نماز میں پہلے نکلنے والے کے ساتھ فرشتہ چلتا ہے

حدیث ا: حضرت میثم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ

أن الملک یغدو برایته مع اول من یغدو الی المسجد فلا یزال بها معه، حتی یرجع فیدخل بها منزله وان الشیطان یغدو برایته الی السوق مع اول من یغدو فلا یزال معه حتی یرجع فیدخلها منزله

(ترجمہ) فرشتہ اپنے جھنڈے کو لیکر اس پہلے شخص کے ساتھ چلتا ہے جو سب سے پہلے مسجد کی طرف جائے اور یہ فرشتہ اس کے ساتھ ہی رہتا ہے حتی کہ یہ شخص واپس لوٹے تو فرشتہ بھی اس کے ساتھ اس کے گھر میں اپنے جھنڈے کے ساتھ واپس لوٹتا ہے اور شیطان اپنے جھنڈے کے ساتھ اس پہلے شخص کے ساتھ صبح کو نکلتا ہے جو سب سے پہلے بازار کی طرف نکلے اور وہ اس کے ساتھ رہتا ہے حتی کہ یہ بازار سے واپس لوٹ آئے اور شیطان بھی اس کے ساتھ اس کے گھر میں اپنے جھنڈے کے ساتھ واپس لوٹتا ہے۔

یہ حدیث حضور علیہ السلام کا ارشاد ہے کیونکہ ایسی بات صحابی نہیں کہہ سکتا جو مدرک بالقیاس نہ ہو۔

فجر کی نماز جماعت سے پڑھنا ابرار کی نماز ہے اور پڑھنے والا رحمن کے وفد میں شمار ہوتا ہے

حدیث ا: حضرت ابوامامہؓ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

من توضأ ثم أتی المسجد فصلی رکعتین قبل الفجر ثم جلس حتی یصلی الفجر کتبت صلوته یومئذ فی صلوة الابرار

و کتب فی وفد الرحمن.

(ترجمہ) جس شخص نے وضو کیا پھر مسجد میں آیا اور دو رکعات فجر کی نماز سے پہلے ادا کی پھر بیٹھ گیا حتیٰ کہ فجر کی نماز ادا کی اس دن اس کی نماز ابرار کی نماز میں لکھی جاتی ہے اور اس شخص کو خود وفد الرحمٰن میں لکھا جاتا ہے۔

جماعت سے فجر کی نماز پڑھنے والا اللہ کے ذمہ میں ہے

حدیث ۱: حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

من صلی الصبح فی جماعة فهو فی ذمة الله فمن اخفر ذمة الله كبه الله فی النار لوجهه.

(ترجمہ) جس شخص نے صبح کی نماز جماعت سے پڑھی تو وہ اللہ کے ذمہ داری میں آ گیا جس نے اللہ کی ذمہ داری کو چھوڑا اللہ اس کو جہنم میں اس کے منہ کے بل گرا دیں گے۔

حدیث ۲: جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

من صلی البردین دخل الجنة.

(ترجمہ) جس نے دو ٹھنڈی نمازیں پڑھیں وہ جنت میں داخل ہوگا۔

(فائدہ) ان دو ٹھنڈی نمازوں سے مراد عصر اور صبح کی نماز ہے۔

نماز اشراق کی فضیلت

حدیث ۱: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا جناب رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

من صلی صلوة الغداة فی جماعة ثم جلس یذکر الله حتی تطلع الشمس ثم قام فصلی رکعتین انقلب باجر حجة و عمرة.

(ترجمہ) جس شخص نے صبح کی نماز جماعت سے پڑھی پھر بیٹھ کر اللہ کا

ذکر کرتا رہا حتی کہ آفتاب طلوع ہو گیا پھر کھڑا ہوا اور اس نے دو رکعتیں ادا کیں تو وہ حج اور عمرے کے ثواب کے اجر کے ساتھ لوٹے گا۔

حدیث ۲: جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

من صلی الفجر فی جماعة ثم قعد یذکر الله حتی تطلع الشمس ثم صلی رکعتین کانت له کاجر حجة وعمرة تامة تامة تامة.

(ترجمہ) جس شخص نے فجر کی نماز جماعت سے پڑھی پھر بیٹھ کر اللہ کا ذکر کرتا رہا حتی کہ آفتاب طلوع ہو گیا پھر کھڑا ہوا اور اس نے دو رکعات پڑھیں تو اس کا اجر مکمل مکمل مکمل حج اور عمرے کے اجر کی طرح ہے۔

ہمارے نبی کریمؐ کی یہ حالت تھی

کان إذا صلی الغداة جلس فی مصلاه حتی تطلع الشمس.

(ترجمہ) جناب نبی کریم ﷺ کی عادت مبارکہ تھی کہ جب صبح کی نماز پڑھ لیتے تھے تو اپنی نماز کی جگہ پر بیٹھے رہتے حتی کہ آفتاب طلوع ہو جاتا۔

نماز کی انتظار کا ثواب

حدیث ۱: جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

المرء فی صلاة ما انتظرها.

(ترجمہ) آدمی نماز میں ہی ہوتا ہے جب تک وہ اس کی انتظار میں لگا رہے۔

حدیث ۲: جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

القاعد علی الصلوة کالقانت ویکتب من المصلین من حین یخرج من بیته حتی یرجع الی بیته.

(ترجمہ) نماز کی انتظار میں بیٹھنے والا عبادت کرنے والے کی طرح ہے اور اس کو نمازیوں میں سے لکھا جاتا ہے جب سے وہ اپنے گھر سے نکلے حتیٰ کہ اپنے گھر واپس لوٹ جائے۔

حدیث ۳: جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

الملائكة تصلى على احدكم مادام فى مصلاه الذى صلى فيه مالم يحدث او يقم اللهم اغفر له اللهم ارحمه.

(ترجمہ) فرشتے تم میں سے ہر ایک اس آدمی پر رحمت کی دعا کرتے ہیں جب تک وہ اپنی نماز کی جگہ پر بیٹھا رہے جہاں اس نے نماز پڑھی تھی حتیٰ کہ وہ بے وضو نہ ہو یا اپنی جگہ سے اٹھ نہ جائے فرشتے یہ دعا کرتے ہیں اے اللہ اس کی مغفرت فرما، اے اللہ اس پر رحمت فرما۔

اگلی صفوں کی فضیلت

حدیث ۱: جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ان الله وملائكته يصلون على الصف الاول.

(ترجمہ) اللہ اور اس کے فرشتے پہلی صف پر رحمت بھیجتے ہیں۔

حدیث ۲: جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ان الله وملائكته يصلون على الصفوف المقدمة.

(ترجمہ) بے شک اللہ اور اس کے فرشتے اگلی صفوں پر رحمت بھیجتے ہیں۔

حدیث ۳: جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

وإن الصف الاول على مثل صف الملائكة ولو علمتم ما فضيلته لا بتدرتموه.

(ترجمہ) پہلی صف فرشتوں کی صف کی طرح ہے اگر تم جانو اس کی کیا فضیلت ہے تو تم اس کے لئے سبقت کرو۔

(فائدہ) پہلی صف کا فرشتوں کی صف کی طرح ہونے کا مطلب یہ ہے کہ جیسے فرشتے اللہ کے قریب ہیں اسی طرح یہ پہلی صف والے بھی اللہ کے قریب ہوتے ہیں اور رحمت بھی ان پر اسی طرح سے نازل ہوتی ہے۔

حدیث ۴: امام نسائی روایت کرتے ہیں کہ حضرت عرباض بن ساریہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

انه كان يصلي على الصف الاول ثلاثا وعلى الثاني واحدة.

(ترجمہ) آپ ﷺ پہلی صف پر تین مرتبہ رحمت کی دعا کرتے تھے اور دوسری پر ایک مرتبہ۔

علامہ سندھی اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں کہ حضور ﷺ ان لوگوں کے لیے رحمت کی اور مغفرت کی تین مرتبہ دعا کرتے ہیں۔

اور ایک حدیث میں یوں آیا ہے:

أن رسول الله ﷺ كان يستغفر للصف المقدم ثلاثا وللثاني واحدة.

(ترجمہ) جناب رسول اللہ ﷺ اگلی صف کے لئے تین مرتبہ استغفار کرتے تھے اور دوسری کے لئے ایک مرتبہ۔

(فائدہ) اگر پہلی صف والے حضرات کے لئے سوائے نبی کریم ﷺ کے تین مرتبہ استغفار کرنے کے اور کوئی بھی فضیلت نہ ہوتو یہ بھی کافی ہے۔

حدیث ۵: جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لا يزال قوم يتأخرون عن الصف الاول حتى يؤخرهم الله في النار.

(ترجمہ) کچھ لوگ پہلی صف سے پیچھے ہٹتے ہٹتے اس حالت میں ہو جاتے ہیں کہ اللہ بھی ان کو پیچھے کرتے کرتے دوزخ میں لے جاتے ہیں۔

حدیث ۶: جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لو تعلمون ما في الصف الاول لكانت قرعة. (ابن ماجه)

(ترجمہ) اگر تم جانتے ہوتے کہ پہلی صف میں کتنا اجر وثواب ہے تو اس کے لئے قرعہ اندازی ہوتی۔

حدیث ۷: جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لو یعلم الناس ما فی النداء والصف الاول ثم لم یجدوا إلا ان یستھموا علیه لا ستھموا ولو یعلمون ما فی التھجیر لا ستبقوا الیه ولو یعلمون ما فی العتمة والصبح لا توھما ولو حبوا.

(ترجمہ) اگر لوگوں کو پتہ ہوتا کہ اذان دینے میں اور پہلی صف میں شامل ہونے کا کتنا بڑا ثواب ہے پھر وہ اس کا موقع نہ پاتے سوائے قرعہ اندازی کرنے کے تو وہ اس کے لئے قرعہ اندازی کرتے اور اگر ان کو معلوم ہوتا کہ ظہر کی نماز میں کتنا ثواب ہے تو اس کے لئے سبقت کرتے۔ اور اگر ان کو پتہ ہوتا کہ عشاء اور صبح کی نماز پر کتنا اجر اور انعام ہے تو ان نمازوں کے پڑھنے کے لئے آتے اگرچہ سرینوں کے بل بھی۔

نماز کی دائیں صفوں کی اہمیت

حدیث ۱: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إن الله وملائکته یصلون علی میامن الصفوف.

(ترجمہ) اللہ اور اس کے فرشتے صفوں کے دائیں اطراف پر رحمت بھیجتے ہیں۔

صفوں کا ملانا اور کندھوں کا نرم رکھنا

حدیث ۱: جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إن الله وملائکته یصلون علی الذین یصلون الصفوف ومن سد فرجة رفعه الله بها درجة.

(ترجمہ) اللہ اور اس کے فرشتے ان لوگوں پر رحمت بھیجتے ہیں جو صفوں کو

ملا کر رکھتے ہیں اور جس نے صفوں کے درمیان والے خلاء کو پُر کیا اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اس کا ایک درجہ بلند کر دیتے ہیں۔

حدیث ۲: جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

خیارکم الینکم مناکب فی الصلوۃ.

(ترجمہ) تم میں سے بہتر لوگ وہ ہیں جو نماز میں اپنے کندھوں کو زیادہ نرم رکھتے ہیں۔

(فائدہ) یعنی کندھوں سے کسی اور کو تکلیف نہیں ہونے دیتے۔ نہ تو دوسرے سے چپک کر کھڑے ہوتے ہیں اور نہ ہی کندھوں کو حرکت دے دے کر دوسرے کی نماز کا خشوع خراب کرتے ہیں۔

جمعہ کو نہانا اور جمعہ کے لئے جلدی جانا

حدیث ۱: جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

من غسل یوم الجمعة واغتسل ثم بكرو ابتكر ومشى ولم يركب ودنا من الإمام واستمع وانصت ولم يلغ كان له بكل خطوة يخطوها من بيته إلى المسجد عمل سنة ،اجر صيامها وقيامها.

(ترجمہ) جس نے جمعہ کے دن غسل کرایا اور خود بھی کیا پھر جلدی اٹھا اور صبح سویرے جامع مسجد میں پہنچا اور پیدل چلا اور سوار نہ ہوا اور امام کے قریب بیٹھا اور اس کا خطبہ جمعہ سنا اور خاموش رہا اور کوئی لغو بات نہ کی تو اس کے لئے ہر قدم اٹھانے کے بدلے میں جو اس نے مسجد تک اپنے گھر سے اٹھایا تھا ایک سال کی عبادت لکھی جائے گی ہر دن کے روزے اور ہر رات کے قیام کے ساتھ اس کا اجر لکھا جائے گا۔

حدیث ۲: جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

احضروا الجمعة وادنوا من الإمام فان الرجل لايزال يتباعد

حتی یؤخر فی الجنة وإن دخلها.

(ترجمہ) جمعہ میں حاضری دیا کرو اور امام کے قریب بیٹھا کرو کیونکہ آدمی پیچھے ہٹتے ہٹتے اس حالت کو پہنچ جاتا ہے کہ جنت میں بھی بعد میں داخل کیا جائے گا اگرچہ اس کو جنت میں داخلہ مل جائے گا۔

حدیث ۳: جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

تقعد الملائکة علی ابواب المساجد یوم الجمعة فیکتبون الاول والثانی والثالث حتی إذا خرج الإمام رفعت الصحف.

(ترجمہ) فرشتے مسجدوں کے دروازے پر جمعہ کے دن بیٹھ جاتے ہیں پھر پہلے آنے والے، دوسرے آنے والے، تیسرے آنے والے کا نام وغیرہ لکھتے رہتے ہیں حتیٰ کہ جب امام خطبے کے لئے نکلتا ہے تو یہ لوگ اعمال نامے اٹھا لیتے ہیں (پھر کسی کا نام جمعہ میں پہلے پہلے شریک ہونے والوں میں نہیں لکھتے)۔

سنتوں اور نوافل کی ادائیگی کا اجر

حدیث ۱: جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

من صلی فی الیوم واللیلة اثنتی عشرة رکعة تطوعا بنی الله له بیتا فی الجنة.

(ترجمہ) جس شخص نے دن اور رات میں بارہ رکعات (سنت) ادا کی اللہ اس کے لئے جنت میں محل بنا دیں گے۔

حدیث ۲: جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

من صلی فی یوم ولیلة ثنتي عشرة رکعة بنی له بیت فی الجنة اربعا قبل الظهر ورکعتین بعدها ورکعتین بعد المغرب ورکعتین بعد العشاء ورکعتین قبل صلوة الغداة.

(ترجمہ) جس شخص نے دن اور رات میں بارہ رکعات ادا کیں اس کے لئے جنت میں ایک مکان بنا دیا جاتا ہے چار رکعتیں ظہر سے پہلے اور دو اس کے بعد اور دو رکعتیں مغرب کے بعد اور دو رکعتیں عشاء کے بعد اور دو رکعتیں فجر کی نماز سے پہلے (یہ کل بارہ رکعات ہوئیں جن کو سنت مؤکدہ کہا جاتا ہے)۔

حدیث ۳: جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

من صلی قبل الظهر اربعا و بعدها اربعا حرمه الله علی النار.

(ترجمہ) جس شخص نے ظہر کی نماز سے پہلے چار رکعات (سنت مؤکدہ) ادا کی اور اس کے بعد چار رکعات (دو سنتیں اور دو نفل) ادا کیں اللہ اس پر جہنم کو حرام کر دیں گے۔

جناب نبی کریم ﷺ نے یہ وصیت فرمائی تھی کہ اپنے گھروں میں نفل نمازیں اور سنت نمازیں ادا کریں کیونکہ آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

فضل صلوة الرجل فی بيته علی صلاة حيث يراه الناس، كفضل المكتوبة علی النافلة.

(ترجمہ) آدمی کی اس نماز کی فضیلت جو اپنے گھر میں ادا کرتا ہے اس نماز پر جہاں سے لوگ دیکھتے ہیں اس طرح سے ہے جس طرح سے فرض نماز کی فضیلت نفل نماز پر ہوتی ہے۔

چاشت کی نماز

حدیث ۱: جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لا يحافظ علی صلاة الضحی إلا اواب وهی صلاة الاوابين.

(ترجمہ) چاشت کی نماز کی کوئی حفاظت نہیں کرتا مگر اواب شخص اور یہ اوابین کی نماز ہے۔

(فائدہ) اوابین ان حضرات کو کہتے ہیں جو ہر اعتبار سے اللہ کی طرف رجوع کرنے

والے ہوں۔

اور اس کا افضل وقت وہ ہے جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

صلوۃ الاوابین حین ترمض الفصال۔

(ترجمہ) چاشت کی نماز اس وقت پڑھی جاتی ہے جب دھوپ تیز ہو جائے۔

حدیث ۲: جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

صلوۃ الضحی صلوۃ الاوابین.

(ترجمہ) چاشت کی نماز اوابین کی نماز ہے۔

(فائدہ) مغرب کی نماز کے بعد بھی بعض حضرات چھ رکعات یا بیس رکعات کو اوابین کی نماز کہتے ہیں وہ بھی اوابین کی نماز ہے کیونکہ اس میں بھی اللہ کی طرف رجوع کرنے والے حضرات رغبت اور شوق رکھتے ہیں۔

صلوۃ التسبیح کی فضیلت

حدیث ۱: جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

یا عباس، یا عماہ الا اعطیک الا امنحک الا احبوک الا افعل بک عشر خصال إذا انت فعلت ذلک غفر اللہ ذنبک اولہ و آخرہ قدیمہ و حدیثہ خطأہ و عمدہ صغیرہ و کبیرہ سرہ و علانیتہ عشر خصال ان تصلی اربع رکعات تقرأ فی کل رکعۃ فاتحۃ الکتاب و سورۃ فاذا فرغت من القراءۃ فی اول رکعۃ وأنت قائم قلت : سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر خمس عشرۃ مرۃ ثم ترکع فتقولھا وانت راکع عشرا ثم ترفع راسک من الرکوع فتقولھا عشرا ثم تھوی ساجدا فتقولھا وانت ساجد عشرا ثم ترفع راسک من السجود فتقولھا عشرا

ثم تسجد فتقولها عشرا ثم ترفع راسک فتقولها عشرا فذلک خمس وسبعون فی کل رکعة تفعل ذلک فی اربع رکعات فلو کانت ذنوبک مثل زبد البحر او رمل عالج غفرها الله لک ان استطعت ان تصلیها فی کل یوم مرة فافعل فان لم تفعل ففی کل جمعة مرة فان لم تفعل ففی کل شهر مرة فان لم تفعل ففی کل سنة مرة فان لم تفعل ففی عمرک مرة.

(ترجمہ) اے عباس، اے چچا کیا میں آپ کو عطیہ نہ دوں، کیا میں آپ کو تحفہ نہ دوں کیا میں آپ کو ہدیہ نہ دوں، کیا میں آپ کو دس چیزوں کا تحفہ نہ دوں، جب آپ یہ کریں گے اللہ آپ کے گناہ معاف کردیں گے (۱) پہلے بھی (۲) پچھلے بھی (۳) قدیم بھی (۴) جدید بھی (۵) بھول کر کئے ہوئے بھی (۶) جان کر کئے ہوئے بھی (۷) چھوٹے بھی (۸) بڑے بھی (۹) چھپ کر کئے ہوئے بھی (۱۰) لوگوں کے سامنے کئے ہوئے بھی۔ یہ دس فضیلتیں ہیں۔ وہ ہدیہ یہ ہے کہ آپ چار رکعات ادا کریں ہر رکعات میں فاتحۃ الکتاب اور ایک سورۃ پڑھیں اور جب آپ پہلی رکعت کی قراءت سے فارغ ہوجائیں تو کھڑے کھڑے یوں کہیں: سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر.

پندرہ مرتبہ۔ پھر رکوع کریں تو بھی یہ کلمات رکوع کی حالت میں دس مرتبہ کہیں پھر جب اپنا سر رکوع سے اٹھائیں تو بھی یہ کلمات دس دفعہ کہیں پھر جب سجدے میں جائیں تب بھی یہ کلمات سجدے کی حالت میں دس مرتبہ کہیں پھر سر سجدہ سے اٹھائیں تو دس مرتبہ یہ کلمات کہیں پھر سجدہ کریں پھر یہی کلمات دس دفعہ کہیں پھر اپنا سر اٹھائیں تو بھی یہی کلمات دس مرتبہ کہیں یہ کل پچھتر (۷۵) مرتبہ ہوجائیں گے۔ اسی طرح سے آپ چار رکعات میں کریں۔ پس اگر آپ کے گناہ سمندر کے جھاگ کے برابر یا عالج مقام کی ریت کے برابر ہوں گے اللہ ان کو آپ کے لئے معاف کردیں گے اگر آپ سے ہوسکے کہ اس

نماز کو ہر دن میں ایک مرتبہ پڑھا کریں تو پڑھ لیا کریں پس اگر نہ پڑھ سکیں تو ہر جمعے میں ایک مرتبہ پڑھ لیا کریں اگر آپ یہ بھی نہ کر سکیں تو ہر مہینے میں ایک مرتبہ پڑھ لیا کریں اور اگر آپ یہ بھی نہ کر سکیں تو ہر سال میں ایک مرتبہ پڑھ لیا کریں پس اگر آپ یہ بھی نہ کر سکیں تو اپنی عمر بھر میں ایک مرتبہ پڑھ لیں۔

نماز میں خشوع

حدیث ۱: جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إذا قمت فی صلاتک فصل صلوۃ مودع ولا تکلم بکلام تعتذر منه واجمع الإياس مما في أيدي الناس.

(ترجمہ) جب تم اپنی نماز میں کھڑے ہوتو اس طرح سے نماز پڑھو جیسا کہ کوئی آخری نماز پڑھتا ہے اور کوئی ایسی بات نہ کرو جس سے معذرت کی جاتی ہو اور جو کچھ لوگوں کے ہاتھوں میں مال ودولت ہے اس سے ناامیدی اختیار کرلو۔

حدیث ۲: جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

أفضل الصلوۃ طول القنوت.

(ترجمہ) سب سے بہتر نماز وہ ہے جس میں قیام لمبا کیا جائے۔

حدیث ۳: جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إن احدکم إذا قام يصلي إنما يناجي ربه فلينظر كيف يناجيه.

(ترجمہ) تم میں سے جب کوئی ایک نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو وہ اپنے رب سے مناجات کرتا ہے پس اس کو دیکھ لینا چاہئے وہ کس طرح سے اپنے رب سے مناجات کر رہا ہے۔

حدیث ۴: جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

صل صلوۃ مودع کانک تراہ فان کنت لا تراہ فانه يراک.

(ترجمہ) نماز اس طرح پڑھو، جیسا کہ کوئی دنیا سے رخصت ہونے والا پڑھتا ہے گویا کہ خدا کو دیکھ رہے ہو اور اگر تم خدا کو نہیں دیکھ رہے ہو تو وہ تو تمہیں دیکھ رہا ہے۔

سید العابدین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی نماز کے متعلق عالی ہمتی

حدیث ۱: جناب نبی کریم ﷺ کے متعلق منقول ہے:

کان إذا حزبه امر صلی.

(ترجمہ) جب آپ کو کوئی مشکل پیش آتی تھی تو آپ نماز کی طرف رجوع کرتے تھے۔

آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

وجعلت قرة عینی فی الصلاة.

(ترجمہ) میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں رکھی گئی ہے۔

حضرت ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ کی عبادت کی مشقت کے بارے میں فرمایا:

وایکم یطیق ما کان رسول اللہ ﷺ یطیق.

(ترجمہ) تم میں سے کون طاقت رکھ سکتا ہے جس طرح حضور علیہ السلام نماز پڑھتے تھے۔

اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کی عبادت کے متعلق فرماتے ہیں:

صلیت مع رسول اللہ ﷺ فاطال حتی هممت بامر سوء قال: قیل: وما هممت به؟ قال: هممت ان اجلس وادعه. (بخاری، مسلم، ابن ماجه)

(ترجمہ) میں نے جناب نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی آپ نے نماز کو لمبا کر دیا حتیٰ کہ میں نے ایک برا خیال کیا آپ

سے پوچھا گیا آپ نے کیا برا خیال کیا تھا فرمایا میں نے خیال کیا
تھا کہ میں بیٹھ جاؤں اور آپ کے ساتھ نماز پڑھنے کو چھوڑ دوں۔

حدیث ۲: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کو ایک رات کافی تکلیف ہوئی جب صبح ہوئی تو عرض کیا گیا یا رسول اللہ آپ پر تکلیف کا اثر واضح ہے تو آپ نے فرمایا:

انی علی ماترون بحمد اللہ قد قرأت السبع الطوال.

(ترجمہ) میری یہ حالت ہے جیسا کہ تم دیکھ رہے ہو الحمد للہ میں نے اس میں سات طویل سورتیں (رات کے وقت) نوافل میں پڑھی ہیں۔

آپ نماز میں کس طرح روتے تھے اور خشوع اختیار کرتے تھے اس کے بارے میں حضرت عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں:

(حدیث) أتیت رسول اللہ ﷺ وھو یصلی وفی صدرہ ازیز کازیز المرجل من البکاء.

(ترجمہ) میں جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جب کہ آپ نماز پڑھ رہے تھے رونے کی وجہ سے آپ کے سینہ مبارک میں ایسے جوش تھا جیسے ہنڈیا میں جوش ہوتا ہے۔

حضرت عطاء فرماتے ہیں میں اور حضرت عبداللہ بن عمیر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے حضرت عبداللہ بن عمیر نے عرض کیا ہمیں آپ کسی ایسی عجیب چیز کا بیان فرمائیں جو آپ نے نبی کریم ﷺ سے دیکھی ہو تو آپ رو پڑیں اور فرمایا آپ راتوں میں سے ایک رات عبادت کیلئے کھڑے ہوئے تو فرمایا:

یا عائشۃ ذرینی أعبد لربی قالت قلت واللہ إنی لاحب قربک واحب ما یسرک قالت فقام فتطھر

ثم قام يصلي فلم يزل يبكي حتى بل حجره ثم بكى فلم يزل يبكي حتى بل الارض و جاء بلال يؤذن للصلوة فلما رآه يبكي قال يا رسول الله تبكي وقد غفر الله لک ما تقدم من ذنبک وما تأخر؟ قال: أفلا اكون عبدا شكورا لقد نزلت علي الليلة آيات ويل لمن قرأها ولم يتفكر فيها. إن في خلق السموات والارض .... الآية۔ (ال عمران:۱۹)

(ترجمہ) اے عائشہ مجھے چھوڑ دے میں اپنے رب کی عبادت کرنا چاہتا ہوں حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا خدا کی قسم میں بھی آپ کے قرب کو پسند کرتی ہوں اور اس کو بھی پسند کرتی ہوں جو آپ کو اچھا لگے حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں پھر آپ اٹھ کھڑے ہوئے وضو کیا پھر نماز پڑھنے لگے پھر آپ روتے رہے حتیٰ کہ آپ کی گود تر ہوگئی پھر آپ روتے رہے پھر اتنا روئے کہ زمین بھی تر ہوگئی پھر حضرت بلالؓ نماز کی اذان کے لئے آئے جب آپ کو روتے ہوئے دیکھا تو عرض کیا یا رسول اللہ آپ رو رہے ہیں جب کہ اللہ نے آپ کے اگلے پچھلے سب گناہ معاف کردئے ہیں تو آپ نے فرمایا کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں۔ مجھ پر آج رات یہ آیات نازل ہوئی ہیں ہلاکت ہے اس شخص کے لئے جس نے ان آیات کو پڑھا اور ان میں فکر نہ کیا وہ آیات یہ ہیں: إن في خلق السموات والارض .... الاية.

آپ کبھی کبھی ایک ایک آیت پر صبح تک رات بھر جاگتے رہتے تھے۔ چنانچہ ابن ماجہ اور ابن خزیمہ میں ایک حدیث ہے:

قام النبي ﷺ بآية حتى أصبح يرددها. والأية: إن

تعذبهم فانهم عبادک وان تغفرلهم فانک أنت العزیز الحکیم. (سورة المائدة: ۱۱۸)

(ترجمہ) اگر آپ ان کو سزا دیں تو یہ آپ کے بندے ہیں اور اگر ان کو معاف کر دیں تو آپ زبردست ہیں حکمت والے ہیں۔

حدیث ۳: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

أن النبی، صلی اللہ علیہ وسلم صلی حتی انتفخت قدماہ فقیل لہ اتکلف ھذا وقد غفر اللہ لک ما تقدم من ذنبک وما تأخر فقال افلا اکون عبداً شکوراً.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اتنی نماز پڑھی کہ آپ کے قدم مبارک ورما گئے آپ سے سوال کیا گیا کہ آپ اتنا تکلیف فرماتے ہیں حالانکہ اللہ نے آپ کے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دئے ہیں تو آپ نے فرمایا کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں۔

بخاری شریف میں یہ روایت اس طرح سے مروی ہے:

إن کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیقوم - اولیصلی - حتی ترم قدماہ. اوساقاہ. فیقول: افلا اکون عبدا شکورا.

(ترجمہ) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حالت تھی کہ آپ قیام کرتے تھے یا نماز پڑھتے تھے۔ حتیٰ کہ آپ کے قدم ورما جاتے تھے۔ یا راوی نے کہا کہ آپ کی پنڈلیاں ورما جاتی تھیں۔ پھر آپ فرماتے تھے۔ کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔

اور امام نسائی نے یہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کثرت عبادت پر "حتّٰی ترم قدماہُ" کی جگہ "حتّٰی تزلَعَ" لکھا ہے۔ یعنی آپ کے پاؤں پھٹ جاتے تھے۔

شدت مرض کے باوجود حضورؐ کا جماعت کی نماز کیلئے جانا

(حدیث) بخاری شریف میں ہے حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ فرماتے ہیں میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا۔ آپ مجھے نبی

کریم ﷺ کی وفات کے بارے میں نہیں بتائیں گی؟ آپ نے فرمایا کیوں نہیں نبی کریم ﷺ بیمار ہوئے اور پوچھا کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی ہے؟ ہم نے عرض کیا نہیں وہ آپ کی انتظار کر رہے ہیں فرمایا میرے لئے لگن میں پانی رکھ دو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ہم نے تعمیل کی آپ نے غسل کیا پھر جانے کے لئے چلے تو آپ پر بے ہوشی طاری ہوگئی۔ پھر جب افاقہ ہوا تو پوچھا کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی؟ ہم نے کہا نہیں وہ آپ کی انتظار کر رہے ہیں یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: میرے لئے لگن میں پانی رکھ دو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں پھر آپ تشریف فرما ہوئے، پھر غسل کیا، پھر جانے کے لئے چلے تو آپ پر بے ہوشی طاری ہوگئی۔ پھر افاقہ ہوا تو آپ نے فرمایا کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی؟ ہم نے عرض کیا نہیں۔ یا رسول اللہ وہ آپ کی انتظار کر رہے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میرے لئے لگن میں پانی رکھ دو۔ پھر آپ بیٹھے اور غسل کیا۔ پھر جب جانا چاہتے تھے تو غشی چھا گئی۔ پھر افاقہ ہوا تو پوچھا کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی۔ ہم نے عرض کیا نہیں یارسول اللہ وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔ اور لوگ مسجد میں بیٹھ گئے ہیں۔ نبی کریم ﷺ کا عشاء کی نماز کے لئے انتظار کر رہے ہیں۔ پھر نبی کریم ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے علئے پیغام بھیجا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں جب پیغام رساں حضرت ابوبکر صدیق ؓ کے پاس آیا اور عرض کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ آپ کو حکم دیتے ہیں کہ آپ لوگوں کو نماز پڑھائیں تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب کہ آپ رقیق القلب انسان تھے اے عمر آپ لوگوں کو نماز پڑھا دیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ سے فرمایا آپ اس کے زیادہ حق دار ہیں چنانچہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان دنوں کی نمازیں پڑھائیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

فوجد النبی ﷺ من نفسه خفة فخرج یهادی بین رجلین کانی انظر رجلیه تخطان من الوجع...... الحدیث.

(ترجمہ) پھر نبی کریم ﷺ نے اپنے بارے میں کچھ ہلکا پن محسوس کیا تو دو آدمیوں کے سہارے حجرے سے نکلے گویا کہ میں آپ کے پاؤں کی طرف دیکھ رہی تھی جو تکلیف سے زمین پر لکیریں لگاتے ہوئے جارہے تھے (یعنی آپ میں اتنا سکت نہیں تھی کہ آپ ان دونوں پاؤں کو زمین سے اوپر اٹھا سکتے)۔

(فائدہ) پھر بھی جناب نبی کریم ﷺ نے نماز باجماعت کا ایسا اہتمام فرمایا اس میں دراصل اپنی امت کو تنبیہ اور تاکید تھی کہ وہ بھی نماز باجماعت حتی الوسع نہ چھوڑیں جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کی بھرپور کوشش کریں۔

جماعت میں شریک ہونے کیلئے دور سے آنے والے صحابی کا واقعہ

امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے فرمایا انصار کے ایک آدمی کا گھر مدینہ طیبہ کے گھروں میں سے زیادہ دور تھا لیکن پھر بھی حضور ﷺ کے ساتھ ان کی ایک بھی نماز نہیں چھوٹتی تھی۔ حضرت ابی بن کعب فرماتے ہیں ہمیں ان کے لئے دکھ ہوا اور ہم نے کہا اے فلاں کاش کہ آپ گدھا خرید لیتے جو آپ کو دھوپ سے بھی بچاتا اور زمین کے زہریلے کیڑے مکوڑوں سے بھی بچاتا۔ تو انہوں نے فرمایا خدا کی قسم میں پسند نہیں کرتا کہ میرا گھر حضرت محمد ﷺ کے گھر کے ساتھ ہو۔ حضرت ابی بن کعب فرماتے ہیں میں نے اس لفظ کا کوئی اور معنی لیا۔ حتی کہ میں حضرت محمد ﷺ کی خدمت میں آیا اور آپ سے عرض کیا حضرت ابی فرماتے ہیں پھر آنحضرت ﷺ نے اس صحابی کو بلایا تو اس صحابی نے حضور ﷺ کو بھی یہی بات عرض کی اور یہ بھی ذکر کیا کہ وہ اس آنے میں اجر کی امید رکھتا ہے تو نبی پاک ﷺ نے اس سے فرمایا تمہیں وہی ملے گا جس کا تم نے ارادہ کیا ہے اور ایک اور روایت میں ہے:

ما یسرنی أن منزلی إلی جنب المسجد. إنی ارید ان یکتب لی ممشای إلی المسجد ورجوعی اذا رجعت الی اهلی. فقال رسول الله ﷺ قد جمع الله لک ذلک کله.

(ترجمہ) مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ میرا گھر مسجد کے پہلو میں ہو میں چاہتا ہوں کہ میرا مسجد تک چلنا بھی لکھا جائے اور اپنے گھر کی طرف لوٹنا بھی لکھا جائے۔ تو جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ نے تمہارے لئے سب کچھ (اعمال نامہ میں بطور نیکی کے) جمع کر دیا ہے۔

نماز باجماعت کا اہتمام

عمر بن عبدالعزیز کا ابن سعد نے طبقات الکبریٰ کے اندر حضرت سلیمان بن موسیٰ سے ذکر کیا ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے مؤذن کو دیکھا ہے جبکہ آپ خناصرہ میں خلیفہ تھے وہ حضرت عمر بن عبدالعزیز کے دروازے پر سلام کہتا تھا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَرَحْمَةُ اللہِ۔ ابھی وہ یہ سلام پورا نہ کر چکا ہوتا تھا کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز نماز کے لئے نکل پڑتے تھے۔

صحابی کا شادی کی رات والی فجر کی نماز کے لئے حاضر ہونا

حضرت حارث بن حسان رضی اللہ عنہ نے ایک رات شادی کی اور صبح جماعت کے ساتھ فجر کی نماز پڑھی۔

امام طبرانی رحمہ اللہ حضرت عنبسہ بن ازہر سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ حضرت حارث بن حسان نبی کریم ﷺ کے صحابی تھے انہوں نے شادی کی تو ان سے عرض کیا گیا آپ گھر سے نکل رہے ہیں جب کہ آپ کی آج رات اپنی گھر والی سے شادی ہوئی ہے تو انہوں نے فرمایا خدا کی قسم وہ عورت جو مجھے صبح کی نماز باجماعت سے روکے گی تو وہ بری عورت ہوگی۔

بیماری کی حالت میں جماعت کی نماز کی پابندی

امام مسلم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے:

ولقد رأيتنا وما يتخلف عنها إلا منافق معلوم النفاق.

ولقد كان الرجل يوتی به يتهادی بين الرجلين حتّٰی يقام فی الصف۔

(ترجمہ) تم نے ہمیں دیکھا ہے ہم میں سے کوئی شخص بھی جماعت سے پیچھے نہیں رہتا تھا مگر منافق جس کی منافقت معلوم ومعروف تھی آدمی نماز باجماعت میں اس حالت میں بھی آتا تھا کہ اس نے دو آدمیوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھا ہوتا تھا حتی کہ اس کو صف میں کھڑا کردیا جاتا تھا۔

امام ابن ابی شیبہ (مصنف ۱؍۳۰) میں حضرت سعد بن عبیدہ سے انہوں نے حضرت ابوعبدالرحمن سلمی سے روایت کیا ہے ان کو مسجد میں اٹھا کر لایا جاتا تھا جب کہ آپ مریض ہوتے تھے یہ کوفہ کے بڑے قاری تھے نام عبداللہ بن حبیب بن ربیعہ ابو عبدالرحمن سلمی تھا بڑے معروف اکابر قراء میں سے تھے صرف اتنا نہیں ہے بلکہ بارش کے دن بھی مسجد جانے کا حکم دیتے تھے بیماری بھی ہوتے تھے حالانکہ ان دونوں حالتوں میں یعنی بارش کے دن میں اور بیماری کے دن میں آدمی کو مسجد میں نہ جانے کی اجازت ہوتی ہے جب کہ امام ابن مبارک نے کتاب الزہد میں حضرت سعد بن عبادہ سے نقل کیا ہے کہ حضرت ابوعبدالرحمن سلمی رحمہ اللہ ان کو حکم دیتے تھے کہ وہ ان کو اٹھا کر آندھی میں اور بارش میں لے جائیں جبکہ یہ مریض ہوتے تھے۔

مشکل حالات میں مسجد میں جانا

حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے عرض کیا گیا کہ طارق آپ کو قتل کرنا چاہتا ہے آپ چھپ جائیں انہوں نے فرمایا کہاں چھپوں؟ کیا اللہ مجھ پر قادر نہیں ہوگا پھر ان سے عرض کیا گیا کہ آپ اپنے گھر بیٹھ جائیں فرمایا میں حی علی الفلاح سنتا ہوں کیا میں اس کا جواب نہ دوں (یعنی عملی اقدام کرکے مسجد تک نہ جاؤں)۔

حالت انتظار و جماعت میں موت کی حرص کرنا

حضرت عطاء بن سائب فرماتے ہیں ہم حضرت عبدالرحمن سلمی رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے جبکہ ان کو مسجد میں حالت نزع طاری تھی ہم نے ان سے عرض کیا بستر پر چلے جاتے یہ آپ کے لئے آرام دہ ہوتا فرمایا مجھے فلاں (صحابی) نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا:

لا یزال احدکم فی صلاۃ مادام فی مصلاہ ینتظر الصلاۃ.

(ترجمہ) تم میں سے کوئی ایک بھی جو اپنی نماز پڑھنے کی جگہ پر نماز کا انتظار کرتا ہے وہ نماز ہی کی حالت میں ہوتا ہے۔

اور ابن سعد کی روایت میں آگے یہ بھی ہے۔

والملائکۃ تقول: اللھم اغفر لہ اللھم ارحمہ.

(ترجمہ) اور فرشتے کہتے ہیں اے اللہ اس کو بخش دے، اس پر رحمت فرما۔

چنانچہ حضرت ابوعبدالرحمن سلمی رحمہ اللہ نے فرمایا میں چاہتا ہوں کہ میں جب فوت ہوں تو میں اپنی مسجد میں ہوں۔

ایک مسجد میں جماعت فوت ہوجائے تو دوسری مسجد میں جانا

امام بخاری رحمہ اللہ نے نقل کیا ہے کہ حضرت اسود (تابعی) رحمہ اللہ کی جب جماعت کی نماز فوت ہوجاتی تھی تو آپ دوسری مسجد میں چلے جاتے تھے۔

مسجد میں ہی اقامت اختیار کرنا

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے سے فرمایا اے بیٹے مسجد کو اپنا گھر بنالو کیونکہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے ارشاد فرمایا:

إن المساجد بیوت المتقین لمن کانت المساجد

بيوته ضمن الله له بالروح والرحمة والجواز على الصراط إلى الجنة.

(ترجمہ) مسجدیں متقین حضرات کے گھر ہیں۔ پس جن لوگوں کی مسجدیں ہی گھر ہوں اللہ ان کے لئے راحت، رحمت، اور پل صراط سے گزر کر جنت تک جانے کے ضامن ہو جاتے ہیں۔

اپنی اولاد سے نماز کی پوچھ گچھ کرنا

حضرت عبدالرزاق نے حضرت مجاہد سے روایت کیا ہے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ میں سے ایک آدمی سے سنا یہ آدمی بھی وہ تھے جنہوں نے جنگ بدر میں شرکت کی تھی۔ انہوں نے اپنے بیٹے سے کہا کیا تم نے ہمارے ساتھ نماز پڑھی۔ پھر فرمایا کیا تم تکبیر اولی میں شریک ہوئے تھے؟ عرض کیا نہیں۔ فرمایا تو پھر تم ایسی سو اونٹنیوں جیسی خیر سے محروم ہو گئے جو سب کی سب سیاہ آنکھ والی ہوں۔

جماعت کی نماز سے رہ جانے پر تنبیہ کا واقعہ

علامہ ذہبی نے سیر اعلام النبلاء ۵/۱۱۶ پر لکھا ہے حضرت عبدالعزیز بن مروان نے اپنے بیٹے حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کو مدینہ طیبہ بھیجا تاکہ وہاں جا کر ادب سیکھیں پھر حضرت صالح بن کیسان کو ان کے ادب سکھانے پر مقرر فرمایا حضرت صالح بن کیسان ان کو نماز کی پابندی کراتے تھے۔ ایک دن حضرت عمر بن عبدالعزیز جماعت سے رہ گئے تو حضرت صالح بن کیسان نے پوچھا۔ تمہیں کس چیز نے روک لیا تھا؟ عرض کیا مجھے کنگھا دینے والی (لونڈی) میرے بالوں کو درست کر رہی تھی۔ تو حضرت صالح بن کیسان نے فرمایا تیرے بالوں کا درست کرنا اس درجے کو پہنچ گیا ہے کہ تو اس کو نماز پر ترجیح دینے لگ گیا ہے پھر یہ بات ان کے والد کو لکھی تو حضرت عبدالعزیز نے حضرت عمر بن عبدالعزیز کی طرف ایک قاصد بھیجا اور اس وقت تک عمر بن عبدالعزیز سے بات نہ کی جب تک حضرت عمر بن عبدالعزیز نے اپنے بال منڈا نہ دیئے۔

فجر اور عشاء کی نماز باجماعت کی پابندی

حضرت ابن ابی لیلیٰ حضرت ابوالدرداء سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنی اس بیماری میں جس میں وہ فوت ہوگئے تھے فرمایا مجھے اٹھا کر لے چلو۔ چنانچہ لوگ ان کو اٹھا کر گھر سے باہر (مسجد میں) لے گئے۔ تو آپ نے فرمایا سنو اور میری بات اپنے بعد والوں کو پہنچا دو ان دو نمازوں عشاء اور صبح کی حفاظت کرنا۔ اگر تم جانتے ہوتے کہ ان دونوں کا کیا ثواب ہے تو ان نمازوں کے پڑھنے کے لئے تم ضرور پہنچتے اگرچہ اپنی کہنیوں اور گھٹنوں کے بل بھی۔

حکمران کا نماز باجماعت کی پابندی کرانا

حضرت ثابت بن حجاج فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نماز کی طرف نکلے لوگوں سے ملاقات ہوئی پھر آپ نے مؤذن کو حکم دیا اس نے تکبیر کہی۔ حضرت عمر بن خطاب نے فرمایا خدا کی قسم ہم اپنی نماز پڑھنے کے لئے کسی کا انتظار نہیں کرتے پھر جب نماز پوری ہوگئی تو لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے پھر فرمایا لوگوں کا کیا حال ہے جو نماز سے رہ جاتے ہیں ان کے نماز سے رہ جانے کی وجہ سے دوسرے بھی نماز سے رہ جائیں گے خدا کی قسم میرا خیال ہے کہ میں ان کے پاس کچھ لوگوں کو بھیجوں جو ان کی گردنوں کو ماریں یہاں تک کہ کہا جائے کہ نماز میں حاضری دیں۔ حضرت عمر فاروق نماز باجماعت ادا کرنے کے لئے لوگوں کا تجس رکھتے تھے۔

فجر اور عشاء کی نماز باجماعت کی پابندی کے واقعات

حکایت: امام مالک نے حضرت ابوبکر بن سلیمان بن ابی حثمہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سلیمان بن ابی حثمہ کو صبح کی نماز میں گم پایا پھر حضرت عمر صبح سویرے بازار کی طرف چلے گئے سلیمان بن ابی حثمہ کا گھر بھی بازار اور مسجد نبوی کے درمیان میں تھا چنانچہ حضرت عمر سلیمان کی والدہ "شفاء" کے پاس سے گزرے اور اس سے فرمایا میں نے سلیمان کو صبح کی نماز میں نہیں دیکھا تو انہوں نے

عرض کیا وہ ساری رات نماز پڑھتا رہا ہے اس لیے اس کی آنکھ لگ گئی تھی تو حضرت عمر نے فرمایا میں اگر صبح کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھوں یہ مجھے زیادہ محبوب ہے کہ میں ساری رات عبادت کرتا رہوں۔

حکایت: ابن ابی شیبہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو صبح کی نماز میں نہ پایا۔ تو اس کی طرف پیغام بھیج کر بلوایا اور پوچھا تم کہاں تھے عرض کیا میں بیمار تھا اگر آپ کا کوئی پیغام رساں میرے پاس نہ آتا تو میں گھر سے نہ نکلتا تو حضرت عمرؓ نے فرمایا اگر تم کسی کے لئے گھر سے نکل سکتے ہو تو نماز کے لیے بھی نکلو۔

حکایت: ابن سعد کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت سعید بن یربوع رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لے گئے اور ان کو ان کی نگاہ کے چلے جانے کا افسوس کیا اور فرمایا کہ جمعہ کو اور نماز کو مسجد رسول اللہ ﷺ میں نہ چھوڑنا تو انہوں نے عرض کیا کہ مجھے لے جانے والا کوئی نہیں ہے فرمایا ہم آپ کے پاس کوئی لے جانے والا بھیج دیں گے پھر آپ نے ایک غلام کو مقرر کر دیا جو گرفتار لوگوں میں سے تھا۔ (وہ ان کو مسجد میں لے آتا اور لے جاتا تھا)۔

حکایت: حضرت علی رضی اللہ عنہ جب راستے سے گزرتے تھے تو پکارتے ہوئے جاتے تھے الصلاۃ الصلاۃ لوگوں کو صبح کی نماز کے لئے اس لفظ کے ساتھ جگاتے تھے اور آپ کا یہ روزانہ کا معمول تھا۔

حکایت: ابن سعد نے اپنے طبقات (۳/۳۶،۳۷) پر حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ جس دن حضرت علی رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا تھا اس دن جب آپ گھر سے نکلے تو لوگوں کو پکار کر کہہ رہے تھے:

اَیُّھَا النَّاسُ الصَّلاۃَ الصَّلاۃَ۔

اے لوگو! نماز، نماز

اسی طرح سے آپ روزانہ کیا کرتے تھے۔ آپ کے ہاتھ میں ایک درہ ہوتا تھا جس سے آپ لوگوں کو بیدار رکھتے تھے۔

حکایت: نبی کریم ﷺ کی طرف سے حضرت عتاب بن اسید الاموی رضی اللہ عنہ کو

مکہ کا گورنر بنایا گیا تھا آپ اس شخص کو جو مسجد میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے سے پیچھے رہ جاتا تھا گردن مار دینے کی تنبیہ کرتے تھے۔

حضرت بلالؓ کی نماز

(حدیث) بخاری، مسلم میں روایت ہے: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم ﷺ نے صبح کی نماز کے وقت حضرت بلالؓ سے فرمایا:

یا بلال حدثنی بارجی عمل عملته فی الإسلام فانی سمعت دف نعلیک بین یدي فی الجنة. قال ما عملت ارجی عندی انی لم اتطهر طهورا فی ساعة لیل او نهار إلا صلیت بذلک الطهور ما کتب لی أن اصلی.

(ترجمہ) اے بلال مجھے اپنے اس زیادہ امید والے عمل کے بارے میں بیان کرو جو تم نے اسلام میں کیا ہو کیونکہ میں نے تمہارے جوتوں کی آواز جنت میں اپنے آگے سے سنی ہے تو حضرت بلال نے عرض کیا میں نے کوئی عمل نہیں کیا جو میرے لئے زیادہ پُر امید ہو بس میں جب بھی وضو کرتا ہوں دن کو یا رات کو تو اس وضو سے میں جتنا اللہ کی راضا میں میرے لئے لکھا ہوتا ہے میں نماز پڑھتا ہوں۔

اور امام احمد نے اس روایت میں یوں فرمایا ہے:

جب بھی میرا وضوٹوٹتا ہے میں وضو کرتا ہوں اور دو رکعات پڑھ لیتا ہوں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا تھا:

أبو بکرؓ سیدنا و اعتق سیدنا.

ابو بکر ہمارے سردار ہیں اور انہوں نے ہمارے سردار (حضرت بلال) کو آزاد فرمایا تھا۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی نماز

حضرت نافع رحمہ اللہ سے پوچھا گیا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اپنے گھر میں کیسا عمل کرتے تھے فرمایا تم اس کی طاقت نہیں رکھتے۔ وہ ہر نماز کے لئے وضو کرتے تھے اور ہر دو نمازوں کے درمیان قرآن کی تلاوت کرتے تھے۔

حضرت نافع سے ہی منقول ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی جب عشاء کی نماز با جماعت فوت ہو جاتی تو آپ باقی تمام رات جاگ کر (عبادت کی حالت میں) گزارتے تھے۔

حضرت محمد بن زید سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کا ایک بہت بڑا برتن تھا جس میں پانی ہوتا تھا آپ اس میں سے وضو کرتے تھے، اور جتنا اللہ کو منظور ہوتا تھا نماز پڑھتے تھے پھر بستر پر چلے جاتے تھے پھر ایسے ہی سوتے تھے جیسے پرندے کا سونا ہوتا ہے (یعنی بالکل معمولی سا) پھر کھڑے ہوتے اور وضو کرتے اور نماز پڑھتے تھے اسی طرح سے آپ رات میں چار یا پانچ مرتبہ کرتے تھے۔

حضرت طاؤس رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عمر جیسا کسی کو نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا۔ آپ قبلے کی طرف اپنے چہرے اور ہتھیلیوں اور پیروں کو پوری طرح متوجہ رکھتے تھے۔

حضرت نافع کی روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ ظہر اور عصر کے درمیان کا وقت جاگ کر گزارتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن واقد فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عمر کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اگر تم ان کو دیکھتے تو تم ان کو نماز میں بے قرار دیکھتے۔

حضرت ابوسفیانؓ کی نماز

حضرت سعید بن مسیّب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ گرمی میں دوپہر کے وقت نماز پڑھتے تھے اس وقت تک نماز پڑھتے تھے جس وقت تک نماز کا

وقت مکروہ نہ ہوجاتا تھا پھر آپ ظہر سے عصر تک نماز میں مصروف رہتے تھے۔

حضرت عدی بن حاتم الطائیؓ کی نماز

امام سفیان بن عیینہ فرماتے ہیں مجھے امام شعبی رحمہ اللہ سے بیان کیا گیا ہے وہ حضرت عدی رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا جب بھی نماز کا وقت داخل ہوتا ہے تو مجھے نماز کا شوق ہوجاتا ہے اور یہ بھی حضرت عدی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے جب سے مسلمان ہوا ہوں اور نماز کی اقامت کہی گی ہے تو میں وضوکی ہی حالت میں ہوتا ہوں۔

حضرت تمیم داریؓ کی نماز

حضرت محمد بن سیرین فرماتے ہیں کہ حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ ایک رکعات میں پورا قرآن پاک پڑھ لیتے تھے۔

حضرت مسروق فرماتے ہیں مجھے مکہ کے ایک آدمی نے بیان کیا یہ آپ کے بھائی تمیم داری کی نماز کی جگہ ہے۔ آپ رات بھر نماز پڑھتے تھے حتی کہ صبح ہوجاتی تھی یا صبح کے قریب کا وقت ہوجاتا تھا آپ اس آیت کو بار بار پڑھتے تھے اور روتے تھے:

أم حسب الذين اجترحوا السيئات أن نجعلهم كالذين امنوا وعملوا الصالحات سواء محياهم ومماتهم ساء ما يحكمون. (الجاثيه: ۲۱)

(ترجمہ) کیا سمجھتے ہیں وہ لوگ جو گناہ کماتے ہیں ہم ان کو ان لوگوں کی طرح کر دیں گے جو ایمان لائے اور نیک اعمال کئے ان کا جینا اور ان کا مرنا برابر ہے وہ برے دعوے کر رہے ہیں۔

حضرت منکدر بن محمد اپنے والد حضرت محمد بن منکدر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت تمیم داری ایک رات سو گئے کہ تہجد کے لئے نہ اٹھ سکے تو ایک سال تک ہر رات عبادت میں گزاری جس میں آپ نہیں سوئے یہ سزا تھی اس نیند کی جو انہیں آ گئی تھی۔

حضرت ابورفاعہ العدویؓ کی نماز

حضرت حمید بن ہلال فرماتے ہیں کہ حضرت ابورفاعہ العدوی رضی اللہ عنہ فرماتے تھے جب سے مجھے جناب نبی کریم ﷺ نے سورۃ بقرہ سکھائی ہے میں نے اس کی تلاوت کو کبھی نہیں چھوڑا میں اس کو بھی قرآن شریف کے باقی حصے کے ساتھ پڑھتا رہا کبھی بھی رات بھر کے قیام سے میری کمر کو تکلیف نہیں ہوئی۔

علامہ ذہبی سیر أعلام النبلاء میں ۳ر۱۵ میں لکھتے ہیں کہ حضرت ابورفاعہ عبادت کرنے اور تہجد پڑھنے والوں میں سے تھے۔

حضرت حمید بن ہلال فرماتے ہیں کہ حضرت ابورفاعہ ایک لشکر اسلام میں نکلے۔ اس لشکر کے سردار عبدالرحمن بن سمرہ تھے یہ ساری رات ایک قلعے کے نیچے نماز پڑھتے رہے پھر ٹیک لگا کر سو گئے اور آپ کے ساتھی سوار ہوکر چلے گئے اور ان کو سوتا ہوا چھوڑ گئے ان کو دشمن نے دیکھا تو تین پہلوان نیچے اترے اور ان کو ذبح کر دیا۔ رضی اللہ عنہ

حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کی نماز

حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ حضرت ابن زبیر جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تھے تو گویا کہ وہ لکڑی تھے اور حضرت مجاہد نے یہ بھی بیان کیا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بھی یہی حالت تھی۔

حضرت ثابت البنانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابن زبیر کے پاس سے گزرتا تھا آپ مقام ابراہیم کے پیچھے نماز پڑھ رہے ہوتے تھے گویا کہ آپ ایک خشک گاڑی ہوئی لکڑی تھے جو حرکت نہ کرتی ہو۔

حضرت یوسف بن ماجشون ایک ثقہ راوی سے باسند روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن زبیر نے اپنی عمر کو تین راتوں پر تقسیم کیا تھا ایک رات تو صبح تک عبادت میں مصروف رہتے اور ایک رات میں صبح تک رکوع کی حالت میں رہتے اور ایک رات میں صبح تک سجدہ کی حالت میں رہتے۔

حضرت مسلم بن يناق فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن زبیر نے ایک دن ایک رکعت پڑھی۔ جس میں سورۃ بقرہ، آل عمران، نساء، مائدہ کی قرأت کی اور اپنا سر نہ اٹھایا۔

(فائدہ) اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ نے دو رکعتیں پڑھیں لیکن ایک رکعت میں انہوں نے یہ سورتیں پڑھیں۔

حضرت عمرو بن دینار فرماتے ہیں کہ حضرت ابن زبیر پتھروں کی بارش میں نماز پڑھتے رہے اور منجنیق آپ پر پتھر پھینک رہی تھی مگر آپ ان کی طرف متوجہ نہیں ہوتے تھے۔

حضرت محمد بن منکدر فرماتے ہیں اگر آپ ابن زبیر کو نماز پڑھتا ہوا دیکھ لیتے تو ایسے لگتا جیسے کوئی ٹہنی ہے جس کو آندھی ہلا رہی ہے اور منجنیق کے پتھر ادھر اُدھر گر رہے ہیں۔

(فائدہ) یہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی اس وقت کی نماز ہے ایک مرتبہ حجاج بن یوسف اور ایک مرتبہ یزید کی فوج نے جب جبل ابوقبیس سے آپ پر پتھر پھینکے تھے جو انہوں نے نماز پڑھی تھی اور جو اس کی حالت تھی اس کا ان روایات میں تذکرہ ہے۔

حضرت عمر بن قیس اپنی والدہ سے نقل کرتے ہیں کہ وہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے گھر میں گئیں جب کہ وہ نماز پڑھ رہے تھے ایک سانپ آپ کے بیٹے ہاشم پر گرا تو گھر میں چیخ و پکار شروع ہوگئی سانپ، سانپ، پھر اس سانپ کو باہر پھینک دیا گیا مگر حضرت ابن زبیر نے اپنی نماز نہ توڑی۔

حضرت مجاہد فرماتے ہیں عبادت کا کوئی ایسا حصہ اور طریقہ نہیں ہے جس سے لوگ عاجز آگئے ہوں مگر حضرت ابن زبیر نے اس کو بھی نبھا دیا۔

ایک مرتبہ کعبہ شریف کے برابر (بارش کا) سیلاب آیا تو آپ نے تیر کر کعبہ شریف کا طواف کیا۔

حضرت عثمان بن طلحہ فرماتے ہیں حضرت ابن زبیر کا تین چیزوں میں کوئی ثانی نہیں نہ بہادری میں نہ عبادت میں اور نہ بلاغت میں۔

(فائدہ) کہا جاتا ہے کہ حضرت ابن زبیر کے سوا ایسے غلام تھے جن کی زبانیں مختلف تھیں۔ آپ ان کی سو زبانوں میں گفتگو کرتے تھے۔

حضرت سہیل بن عمرو خطیب قریش رضی اللہ عنہ کی نماز

جب سے آپ مسلمان ہوئے کثرت سے نماز پڑھتے تھے کثرت سے روزے رکھتے تھے۔ کثرت سے صدقہ دیتے تھے آپ اپنی جماعت کے ساتھ ملک شام کی طرف جہاد کے لئے نکلے کہا جاتا ہے کہ آپ نے اتنا رورو اور تہجد ادا کی کہ آپ کا رنگ بدل گیا آپ جب قرآن پاک کو سنتے تھے تو کثرت سے روتے تھے۔

سید التابعین حضرت اویس قرنی کی نماز

امام شاطبی رحمہ اللہ نے آپ کو صحابہ کرامؓ کے بعد عابدین کے سردار کا خطاب دیا ہے کیونکہ آپ کثرت سے عبادت کرتے تھے۔

حضرت ربیع بن خثیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں حضرت اویس قرنی رحمہ اللہ کی خدمت میں گیا آپ کو دیکھا کہ آپ صبح کی نماز سے فارغ ہو چکے تھے میں نے کہا کہ میں آپ کی تسبیح میں حرج پیدا نہیں کروں گا پھر جب نماز پڑھنے کا وقت ہوا آپ کھڑے ہوئے اور ظہر تک نماز پڑھتے رہے پھر جب ظہر کی نماز پڑھ لی تو بیٹھ کر مغرب تک اللہ کا ذکر کرتے رہے پھر جب مغرب کی نماز پڑھ لی تو صبح تک نماز پڑھتے رہے پھر جب صبح کی نماز پڑھ لی تو بیٹھے بیٹھے آپ کی آنکھ لگ گئی جب بیدار ہوئے تو میں نے ان کو یہ کلمات کہتے ہوئے سنا:

اللھم انی اعوذبک من عین نوامة وبطن لا تشبع.

(ترجمہ) اے اللہ میں آپ سے زیادہ سونے والی آنکھ سے پناہ مانگتا ہوں اور ایسے پیٹ سے بھی جو سیر نہ ہو۔

حضرت اصبغ بن زید فرماتے ہیں کہ حضرت اویس کی یہ حالت تھی کہ جب شام ہوتی تو فرماتے یہ رات رکوع کرنے کی ہے تو ساری رات رکوع میں گزار دیتے حتی کہ صبح ہو جاتی اور کبھی شام ہوتی تو یوں فرماتے یہ رات سجدہ کی ہے پھر آپ سجدہ میں

رہتے حتی کہ صبح ہو جاتی۔

آپ فرمایا کرتے تھے:

لا عبدن الله فی الارض کما تعبده الملائکة فی السماء .

(ترجمہ) میں زمین میں اللہ کی ضرور ایسی عبادت کروں گا جس طرح سے اس کی آسمان میں فرشتے عبادت کرتے ہیں۔

سید التابعین حضرت سعید بن مسیّب کی نماز

آپ علم و عمل میں سردار تھے آپ اپنے نام کے اعتبار سے عبادات کے لحاظ سے سعادت مند تھے اور گناہ اور جہالتوں سے بعید تھے عبادت میں مصروف رہتے تھے اور حرام کاموں سے بچتے تھے۔

حضرت ابو حرملہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن مسیّب نے فرمایا چالیس سال سے میری جماعت کی نماز فوت نہیں ہوئی۔

اور فرمایا پچاس سال سے میری تکبیر اولیٰ فوت نہیں ہوئی اور میں نے پچاس سال سے نماز میں لوگوں کی گدی تک کو نہیں دیکھا۔ (یعنی میں نے ادھر ادھر نہیں دیکھا)

حضرت عثمان بن حکیم سے روایت ہے کہ میں نے سعید بن مسیّب سے سنا کہ جب بھی تیس سال سے کبھی مؤذن نے اذان دی ہے تو میں مسجد میں پہلے سے ہی موجود ہوتا ہوں۔ علامہ ذہبی فرماتے ہیں اس روایت کی سند ثابت ہے۔

حضرت ابن شہاب زہری فرماتے ہیں میں نے حضرت سعید بن مسیّب سے عرض کیا کاش کہ آپ دیہات میں چلے جاتے پھر میں نے دیہات کے فائدے وہاں کی آسانی اور بکریوں کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا میں رات کی نماز مسجد میں آ کر کس طرح پڑھوں گا۔

(فائدہ) یعنی دیہات میں گاؤں ہوتے ہیں مسجد نہیں ہوتی اور جماعت بھی نہیں ہوتی تو میں کس طرح سے مسجد اور جماعت کو چھوڑ سکتا ہوں دیہات سے مراد یہاں شہر کے

باہر کے وہ حصے ہیں جہاں ایک ایک دو دو گھر ہوتے ہیں۔

حضرت حرملہ سے روایت ہے کہ حضرت سعید بن مسیب کی آنکھیں دکھنے لگیں تو لوگوں نے کہا کاش آپ وادی عقیق کی طرف نکل جاتے اور سرسبز نباتات کو دیکھتے تو آپ کے درد میں کچھ کمی آتی آپ نے فرمایا کہ میں عشاء اور صبح میں کس طرح حاضری دے سکوں گا۔

(فائدہ) وادی عقیق مدینہ طیبہ کے قریب سرسبز علاقہ ہے۔

حضرت ابن حرملہ سے روایت ہے کہ میں نے ابن مسیب کے غلام برد سے کہا کہ حضرت ابن مسیب کی نماز ان کے گھر میں کس طرح سے ہوتی تھی فرمایا مجھے معلوم نہیں بس آپ کثرت سے نماز پڑھتے تھے اور نماز میں "صٓ والقرآن ذی الذکر" کی تلاوت کرتے تھے۔

حضرت ابن مسیب کے غلام حضرت برد سے ہی روایت ہے فرمایا کہ چالیس سال سے نماز کی اذان نہیں کہی گئی مگر حضرت سعید مسجد میں ہی ہوتے تھے۔

امام اوزاعی فرماتے ہیں حضرت سعید بن مسیب کو ایک ایسی فضیلت حاصل تھی جو ہمیں تابعین میں سے کسی میں معلوم نہیں ہوئی آپ کی نماز چالیس سال سے جماعت سے نہیں چھوٹی اور بیس سال سے انہوں نے لوگوں کی گدیوں تک کو نہیں دیکھا (نماز میں)۔

حضرت سعید بن مسیب نے فرمایا میں نے اپنے سے آگے والے نمازیوں کی گدیوں کو بیس سال سے نہیں دیکھا (جب کہ میں نماز میں ہوتا ہوں)۔

حضرت سعید بن مسیب نے فرمایا جس شخص نے پانچ نمازوں کی جماعت کے ساتھ حفاظت کی تو اس نے خشکی اور سمندر کو اپنی عبادت سے بھر دیا۔

حضرت مسروق بن عبدالرحمٰن کوفی کی نماز

آپ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کے بڑے شاگرد اور تابعی تھے۔

حضرت ابو اسحاق سے روایت ہے فرماتے ہیں حضرت مسروق نے حج کیا تو

کوئی رات ایسی نہ گزری مگر اس کو سجدے کی حالت میں گذارا۔

حضرت العلاء بن ہارون فرماتے ہیں کہ حضرت مسروقؒ نے جو حج کیا ہے اس میں اپنی پیشانی کو ہی زمین پر بطور فرش کے بچھایا ہے حتیٰ کہ آپ حج سے فارغ ہوگئے۔

حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں مجھ سے حضرت مسروق کی ملاقات ہوئی تو فرمایا اے سعید کوئی ایسی چیز باقی نہیں رہی جس میں رغبت کی جائے سوائے اس کے کہ ہم اپنے چہروں کو مٹی سے آلودہ کریں اور کسی چیز پر افسوس نہیں مگر اللہ تعالیٰ کے لئے سجدہ کرنے کی خواہش ہے۔

(فائدہ) یعنی اللہ کے سامنے سجدہ ریز ہونے کی تڑپ اور خواہش ہے ہمیشہ کے لیے۔

حضرت ابوضحیٰ سے روایت ہے کہ حضرت مسروق بڑی کثرت سے قیام کرتے تھے اور نماز ادا کرتے تھے گویا کہ آپ تارک الدنیا ہیں آپ اپنے گھر والوں سے کہتے تھے:

''جو تمہارا کام ہو وہ مجھے بتادو پہلے اس کے کہ میں نماز کے لئے کھڑا ہو جاؤں۔''

حضرت ابراہیم بن محمد بن المُنتشر سے روایت ہے کہ حضرت مسروق اپنے اور اپنے گھر والوں کے درمیان میں پردہ لٹکا دیتے تھے اور اپنی نماز کی طرف متوجہ ہو جاتے تھے اور ان کو اور ان کی دنیا کو چھوڑ دیتے تھے۔

حضرت مسروق رحمہ اللہ کی اہلیہ فرماتی ہیں خدا کی قسم حضرت مسروق جب رات کی عبادت سے فارغ ہوتے ہیں تو طویل قیام نماز کی وجہ سے ان کی پنڈلیاں سوجی ہوتی ہیں اور میں ان پر ترس کھاتے ہوئے ان کے پیچھے بیٹھ کر روتی رہتی ہوں آپ کی یہ عادت تھی جب رات لمبی ہو جاتی اور آپ تھک جاتے تو آپ بیٹھ کر نماز پڑھتے تھے لیکن نماز کو نہیں چھوڑتے تھے پھر جب نماز سے فارغ ہوتے تو گھٹنوں کے بل ضعف کی وجہ سے ایسے چلتے تھے جیسے اونٹ کا گھٹنا باندھ دیا جاتا ہے۔

حضرت ابومسلم خولانیؒ کی نماز

آپ وہ تابعی ہیں جن کو اسود عنسی نے آگ میں جلانا چاہا تھا لیکن حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرح ان پر بھی آگ گلزار ہوگئی تھی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے جب ملاقات ہوئی تو آپ نے شکر کے کلمات ادا کیے تھے۔

ان کے بارے میں حضرت شرحبیل فرماتے ہیں کہ دو آدمی حضرت ابومسلم خولانی کے پاس ملنے کے لئے گئے نگران کو ان کے گھر میں نہ پایا پھر مسجد میں گئے تو وہاں ان کو رکوع کی حالت میں پایا اور انتظار کرتے رہے ان میں سے ایک آدمی نے تو آپ کی تین سو رکعات نماز کی شمار کیں اور دوسرا کہتا ہے نہیں دوسروں کی طرف متوجہ ہونے سے پہلے چار سو رکعات پڑھی تھیں پھر ایک شخص نے ان سے عرض کیا اے ابومسلم ہم آپ کے پیچھے آپ کے انتظار میں بیٹھے رہے فرمایا اگر مجھے تمہارے بیٹھنے کا علم ہوتا تو میں تمہاری طرف متوجہ ہو جاتا پہلے اس کے کہ تم میری نماز کی نگرانی کرتے میں تمہیں خدا کی قسم دیتا ہوں قیامت کے دن کے لئے سجدوں کی کثرت بہتر ہے۔

(فائدہ) سجدوں کی کثرت سے مراد کثرت سے نوافل کا ادا کرنا ہے۔

حضرت عثمان بن ابی العاتکہ سے روایت ہے کہ حضرت ابومسلم نے مسجد میں ایک کوڑا لٹکا رکھا تھا اور فرماتے تھے کہ جانوروں کی بہ نسبت میں کوڑوں کا زیادہ اہل ہوں پھر جب آپ تھک جاتے تو اپنی پنڈلی کو ایک یا دو کوڑے مارتے۔

آپ یہ بھی فرماتے تھے اگر میں جنت یا جہنم کو آنکھوں سے دیکھ لوں مجھ سے پھر بھی اس سے زیادہ عبادت نہیں ہو سکتی۔

حضرت ابومسلم خولانی رحمہ اللہ نے فرمایا اگر مجھ سے کہا جائے جہنم بھڑک چکی ہے تب بھی میرے عمل میں اضافہ نہ ہو سکے گا۔

اللہ حضرت ابومسلمؒ پر رحمت فرمائے آپ نے یہ بھی فرمایا:

ایظن اصحاب محمد ﷺ ان یسبقونا علیه ، واللہ لا زاحمهم علیه حتی یعلموا انهم خلفوا بعدهم رجالا.

(ترجمہ) کیا نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرامؓ یہ خیال کریں گے
کہ وہ عبادت کے اعتبار سے ہم سے بڑھ جائیں گے خدا کی قسم
ہم عبادت کی کثرت کے اعتبار سے ان سے مقابلہ کریں گے حتیٰ
کہ ان کو بھی معلوم ہو جائے گا کہ انہوں نے اپنے پیچھے اور بھی
کچھ لوگ چھوڑے تھے۔

حضرت عامر بن عبد قیسؒ کی نماز

مشہور تابعی حضرت کعب احبار نے فرمایا کہ حضرت عامر بن عبد قیس اس امت کے راہب ہیں راہب کے معنی تارک الدنیا کے ہیں۔

حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا کہ حضرت عامر فرمایا کرتے تھے میں کس کو پڑھاؤں پھر آپ کے پاس کچھ لوگ پڑھنے کے لئے آئے تو آپ ان کو قرآن پڑھاتے تھے پھر کھڑے ہو کر ظہر تک نماز پڑھتے رہتے تھے پھر ظہر سے عصر تک پھر مغرب تک لوگوں کو قرآن پڑھاتے تھے پھر مغرب اور عشاء کے درمیان نماز میں مصروف رہتے پھر اپنے گھر کی طرف جاتے اور ایک روٹی کھاتے اور ہلکی سی نیند سو جاتے پھر نماز کے لئے کھڑے ہو جاتے پھر سحری کے لئے ایک روٹی کھاتے اور نکل کھڑے ہوتے۔

حضرت ابوالحسین المجاشعی فرماتے ہیں کہ حضرت عامر بن عبد قیس سے کہا گیا کیا آپ کو نماز میں کچھ خیال آتا ہے فرمایا میں دل میں یہ خیال کرتا ہوں کہ قیامت کے دن میں اللہ کے سامنے کس طرح پیش ہوں گا اور میرا انجام کیا ہوگا۔

علامہ ذہبی نے سیر اعلام النبلاء ۴/۱۸ میں لکھا ہے کہ کہا جاتا ہے کہ حضرت عامر آفتاب طلوع ہونے کے بعد سے عصر تک نماز میں مصروف رہتے تھے پھر جب نماز سے پھر کر جاتے تھے تو آپ کی پنڈلیاں سوج چکی ہوتی تھیں پھر بھی آپ اپنے نفس کو مخاطب کر کے فرماتے تھے اے برائی کا حکم دینے والے تو عبادت کیلئے پیدا کیا گیا ہے۔

حضرت عامر ایک وادی میں عبادت کے لئے تشریف لے گئے وہاں آپ کے

ساتھ ایک حبشی عبادت گزار بھی تھا آپ ایک کونے میں عبادت کرتے رہتے تھے اور حبشی دوسرے کونے میں چالیس دن تک یہی حالت رہی لیکن ان دونوں کی ملاقات فرض نماز پڑھنے کے وقت کے علاوہ کبھی نہیں ہوتی تھی۔

حضرت عامر بن عبد قیس سے کہا گیا کیا آپ اپنی نماز میں بھولتے نہیں ہیں فرمایا قرآن کی بہ نسبت کون سی بات ایسی ہے جس میں میں مشغول ہو جاؤں یہ نہیں ہو سکتا۔ حبیب (یعنی اللہ) سے مناجات احساسات سے بے پرواہ کر دیتی ہے۔

سیدنا ربیع بن خثیمؒ کی نماز

آپ فرمایا کرتے تھے مجھے اپنی بیوی کے انس کی بہ نسبت مسجد کی چڑیا کی آواز سے زیادہ انس ہوتا ہے۔

جب آپ سجدے میں جاتے تو ایسے محسوس ہوتا جیسے کوئی کپڑا گرادیا گیا ہے چنانچہ چڑیاں آپ پر آ کر بیٹھ جاتی تھیں جب فالج کی وجہ سے آپ کا ایک پہلو گر گیا تھا تو آپ دو آدمیوں کے سہارے مسجد تشریف لے جاتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگرد فرماتے تھے اے ابو یزید اللہ نے آپ کو رخصت عطا فرمائی ہے کاش کہ آپ اپنے گھر میں نماز پڑھ لیتے تو وہ فرماتے مسئلہ ایسے ہی ہے جیسے آپ کہتے ہیں لیکن میں سنتا ہوں۔ مؤذن حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کی آواز دیتا ہے پس تم میں سے جو بھی حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کی آواز سنے تو اس کو جانا چاہئے چاہے گھٹنوں کے بل یا سرین کے بل۔

حضرت ابو حیانؒ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ربیع بن خثیم کو فالج ہو گیا تو آپ کو اٹھا کر نماز کے لئے لایا جاتا تھا کسی نے ان سے عرض کیا کہ آپ کو تو نہ آنے کی رخصت ہے فرمایا میں جانتا ہوں لیکن میں فلاح کی اذان سنتا ہوں۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عجلان فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ربیع بن خثیم کے پاس ایک رات گذاری تو آپ کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے جب اس آیت سے گزرے:

ام حسب الذین اجترحوا السیآت .(الجاثیہ ۲۱)

(ترجمہ) کیا سمجھتے ہیں وہ لوگ جو گناہ کماتے ہیں ہم ان کو ان لوگوں کی طرح کر دیں گے جو ایمان لائے اور نیک اعمال کئے ان کا جینا اور ان کا مرنا برابر ہے وہ برے دعوے کر رہے ہیں۔

آپ ساری رات اسی آیت کی تلاوت اور شدید رونے میں لگے رہے حتیٰ کہ صبح ہوگئی۔ آپ کے ملنے والے آپ کے بالوں کو شام کے وقت دیکھتے تھے (آپ کے بال چونکہ لمبے تھے) پھر جب صبح ہوتی تھی تو جیسے شام کو بالوں کی علامت دیکھی تھی ویسی ہی نظر آتی تھی اس سے معلوم ہوتا تھا کہ حضرت ربیع نے آج رات اپنا پہلو بستر پر نہیں لگایا۔

حضرت ربیع بن خثیم نے ایک گھوڑا تیس ہزار درہم میں خریدا تھا اور اس پر بیٹھ کر جہاد کرتے تھے پھر اپنے غلام یسار کو بھیجا کہ وہ گھوڑے کی نگرانی کرتا رہے پھر آپ کھڑے ہوگئے اور اپنے گھوڑے کو باندھ دیا پھر غلام ایک کام سے فارغ ہو کر آیا اور کہا اے ربیع آپ کا گھوڑا کہاں گیا فرمایا اے یسار چوری ہوگیا ہے پوچھا آپ اس کی طرف دیکھ رہے تھے فرمایا ہاں اے یسار میں اس وقت اپنے رب سے مناجات کر رہا تھا مجھے کوئی چیز اپنے رب کی مناجات سے مشغول نہ کر سکی اے اللہ اس نے میری چیز چرائی ہے میں نے اس کی چیز نہیں چرائی اے اللہ اگر وہ غنی ہے تو اس کو ہدایت دے دے اگر وہ فقیر ہے تو اس کو غنی کر دے، یہ دعا آپ نے تین مرتبہ فرمائی۔

اللہ ابن خثیم پر رحمت فرمائے آپ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگرد تھے جن کے متعلق ابن مسعود نے خود فرمایا:

یا ابا یزید لو رءاک رسول اللہ ﷺ لأحبک وما رأیتک إلا ذکرت المخبتین.

(ترجمہ) اے ابو یزید اگر آپ کو رسول اللہ ﷺ دیکھتے تو آپ سے محبت فرماتے اور میں نے جب بھی آپ کو دیکھا ہے تو مجھے مخبتین اور تواضع کرنے والے حضرات یاد آجاتے ہیں۔

حضرت اسود بن ہلال کی نماز

حضرت ابو وائل فرماتے ہیں میں حضرت اسود بن ہلال کے پاس گیا اور کہا کاش کہ میں اور آپ اس دنیا سے رخصت ہو گئے ہوتے آپ نے فرمایا تم نے بری بات کہی ہے کیا میں ہر دن اور رات میں چونتیس سجدے نہیں کرتا۔

اور حضرت ابو وائل سے ہی روایت ہے کہ میں نے حضرت اسود بن ہلال سے کہا میں پسند کرتا ہوں کہ آپ ایک سال سے فوت ہو چکے ہوتے تو حضرت اسود بن ہلال نے فرمایا میرا ایک دوست ہے جو تجھ سے بہتر ہے اس نے تو ایک مہینے بھر کی زندگی کو بھی برا نہیں سمجھا جس میں میں ایک سو پچاس نمازیں پڑھ لیتا ہوں اور اس کے ساتھ جو اوپر ثواب ملتا ہے وہ اس کے علاوہ ہے۔

حضرت مُرّہ الطیبؒ کی نماز

علامہ ذہبی رحمہ اللہ ان کے متعلق سیر اعلام النبلاء (۴/۷۵-۷۶) پر بیان فرماتے ہیں کہ آپ کو آپ کی کثرت عبادت اور کثرت علم کی وجہ سے مرّۃ الخیر کہا جاتا تھا۔

حضرت یحییٰ بن معین نے آپ کی توثیق فرمائی اور ہمیں حضرت مرّہ کے متعلق یہ بات بھی پہنچی ہے کہ آپ نے اللہ تعالیٰ کے لیے اتنا (کثیر اور طویل) سجدے کئے حتی کہ مٹی نے آپ کی پیشانی کو کھا لیا تھا۔ (اللہ اکبر)

حضرت عطاء بن سائب سے روایت ہے کہ میں نے حضرت مرّہ الہمدانی کی جائے نماز کو دیکھا جیسے اونٹ کے بیٹھنے کی جگہ ہو (یعنی ان کی نماز پڑھنے کی جگہ بھی زمین میں بیٹھی ہوئی تھی)۔

حضرت عطاء وغیرہ نقل کرتے ہیں کہ حضرت مرّہ رات اور دن میں چھ سو رکعات نماز پڑھتے تھے امام ذہبی فرماتے ہیں کہ یہ اللہ کے ولی، علم کی اشاعت کے لیے فارغ نہیں ہوتے تھے اسی لئے ان کی روایت کتابوں میں کثرت سے مروی نہیں ہے کہ ان کی مراد علم سے اس کا ثمرہ (یعنی اس پر عمل کرنا) تھا۔

حضرت عطاء بن سائب فرماتے ہیں کہ حضرت مرّہ روزانہ ایک ہزار رکعات ادا کرتے تھے جب جسم بھاری ہوگیا تو آپ نے چار سو رکعات روزانہ پڑھی تھیں۔ اور تم ان کی تشہد میں بیٹھنے کی جگہ کو دیکھ سکتے ہو جیسے اونٹ کے بیٹھنے کی جگہ ہو۔

حضرت العلاء بن عبدالکریم الایامی فرماتے ہیں ہم حضرت مرّہ الہمدانی کے پاس حاضر ہوتے تھے آپ ایک دن ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم نے آپ کی پیشانی آپ کے ہاتھوں اور آپ کے گھٹنوں اور آپ کے قدموں پر سجدے کے نشان دیکھے پھر آپ ہمارے ساتھ کچھ دیر بیٹھے پھر اٹھ گئے اور یہ ان کا جانا رکوع اور سجود کے لئے ہی تھا۔

حضرت ابو ہذیل فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مرّہ الہمدانی سے عرض کیا جب کہ ان کی عمر زیادہ ہوگئی تھی آپ کتنی نماز ادا کر لیتے ہیں فرمایا آدھی یعنی اڑھائی سو رکعات روزانہ۔

حضرت عمرو بن میمون الاودی کی نماز

حضرت ابراہیم نخعی فرماتے ہیں جب حضرت عمرو بن میمون بوڑھے ہو گئے تو ان کے لئے دیوار میں ایک میخ لگادی گئی جب آپ قیام سے تھک جاتے تھے تو اس کی ٹیک لگاتے تھے یا اس سے رسی باندھ کر اپنے آپ کو کھڑا رکھنے کی کوشش کرتے تھے۔

حضرت ابوعثمان النہدیؒ کی نماز

حضرت معاذ بن معاذ فرماتے ہیں کہ تابعین کا خیال تھا کہ سیدنا حضرت سلیمان تیمی رحمہ اللہ نے حضرت ابوعثمان النہدی سے عبادت کے طریقے کو سیکھا تھا۔

حضرت عاصم بن احول فرماتے ہیں مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت ابو عثمان النہدی مغرب اور عشاء کے درمیان جو نماز پڑھتے تھے اس کی ایک سو رکعات بنتی تھیں۔

حضرت علاء بن زیاد بن مطر کی نماز

علامہ ذہبی سیر اعلام النبلاء (۴/۲۰۴) پر لکھتے ہیں کہ آپ عالم ربانی، متقی اور اللہ

کے لئے خشوع وخضوع کرنے والے، اللہ کے خوف سے رونے والے بزرگ تھے۔

حضرت ہشام بن حسان فرماتے ہیں کہ حضرت العلاء نے اتنے روزے رکھے کہ جسم سبز پڑ گیا تھا اور اتنا نماز پڑھی کہ گر گئے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور حضرت حسن بصریؒ دونوں ان کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا اللہ نے آپ کو اتنا زیادہ عمل کا حکم نہیں دیا۔

حضرت ہشام بن زیاد جو کہ حضرت العلاء کے بھائی ہیں ان سے روایت ہے کہ حضرت العلاء جمعہ کی رات کو ساری رات جاگ کر عبادت میں گزارتے تھے۔

ایک مرتبہ ان کی آنکھ لگ گئی تو کوئی ان کے پاس آیا اور ان کی چوٹی سے پکڑا اور کہا اے ابن زیاد کھڑے ہو جاؤ اللہ کو یاد کرو اللہ آپ کو یاد کر رہا ہے تو آپ اٹھ کھڑے ہوئے اور یہ آپ کے بال جب سے اس نے کھینچے تھے موت کی حالت تک اٹھے رہے تھے۔

حضرت سعید بن جبیرؒ کی نماز

حضرت قاسم بن ابی ایوب فرماتے ہیں میں نے حضرت سعید کو سنا کہ آپ نماز میں بیس سے زائد مرتبہ اس آیت کو پڑھتے رہے:

واتقوا یوما ترجعون فیه إلى الله. (البقره ۲۸۱)

(ترجمہ) اور اس دن سے ڈرو جس دن تم اللہ کے سامنے پیش کئے جاؤ گے پھر ہر شخص کو اس کے عمل (خیر وشر) کا پورا پورا بدلہ ملے گا اور ان پر کوئی ظلم نہ ہوگا (نیکی کم کر کے نہ گناہ بڑھا کر)۔

حضرت ہلال بن یساف فرماتے ہیں حضرت سعید بن جبیر کعبہ شریف میں داخل ہوئے اور پورا قرآن پاک ایک رکعات میں پڑھا تھا۔

حضرت عمیر بن ہانی تابعی کی نماز

امام ترمذی نے ابواب الدعاء میں حضرت مسلمہ بن عمرو سے روایت کیا ہے کہ حضرت عمیر بن ہانی روزانہ ایک ہزار رکعات ادا کرتے تھے اور ایک لاکھ مرتبہ تسبیح

پڑھتے تھے۔
حضرت ابوالعالیہ فرماتے ہیں میں کئی کئی دن تک کسی عالم کی طرف حدیث کے سماع کے لئے سفر کرتا تھا سب سے پہلے میں اس کی نماز کو دیکھتا تھا اگر میں دیکھتا کہ وہ اچھی نماز پڑھتا ہے تو میں اس کے پاس ٹھہر جاتا تھا اور اگر میں دیکھتا کہ وہ نماز کو ضائع کرتا ہے تو میں وہاں سے چلا جاتا تھا اور اس سے کوئی حدیث نہیں سنتا تھا میں یہی کہتا تھا کہ یہ جب نماز کو ضائع کرتا ہے تو نماز کے علاوہ کی چیز کو زیادہ ضائع کرنے والا ہوگا۔
حضرت سفیان بن عیینہ فرماتے ہیں کہ برے غلام کی طرح مت بن کہ وہ اس وقت تک خدمت کے لئے نہیں آتا جب تک بلایا نہ جائے نماز کے پاس تو اذان دینے سے پہلے پہنچ جا۔

مفتیٔ مدینہ حضرت عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ کی نماز

امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبیداللہ نماز کو طویل کرتے تھے کسی کے لئے بھی نماز میں جلدی نہیں کرتے تھے۔
امام مالک فرماتے ہیں مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت علی بن حسین آپ کے پاس اس وقت تشریف لے گئے جب وہ نماز پڑھ رہے تھے تو آپ حضرت عبیداللہ کے انتظار میں بیٹھ گئے اور حضرت عبیداللہ نے بھی نماز کو لمبا کردیا اس بارے میں حضرت عبیداللہ کو عتاب کیا گیا اور کہا گیا آپ کے پاس رسول خدا ﷺ کی بیٹی کے صاحبزادے آئے ہیں اور تم ان کو اتنا انتظار میں رکھے ہوئے ہو تو انہوں نے فرمایا اے اللہ مجھے معاف کردے اس شان کے آدمی کیلئے جو اس طرح کی جستجو چاہتا ہے ضروری ہے کہ اس کو انتظار میں تھکایا جائے۔

حضرت زاذان ابوعمر کندیؒ (تابعیؒ) کی نماز

آپ کے بارے میں حضرت زبید فرماتے ہیں میں نے حضرت زاذان کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا گویا کہ آپ کھجور کا تنا ہیں (کہ کوئی اس میں حس وحرکت نہیں ہے

آپ اتنا خشوع وخضوع سے نماز پڑھ رہے تھے)۔

امام زین العابدین کی نماز

امام زین العابدین کا نام علی بن حسین تھا۔

امام زہریؒ فرماتے ہیں میں نے حضرت علی بن الحسین سے افضل کسی قریشی کو نہیں دیکھا۔

حضرت ابونوس الانصاری فرماتے ہیں کہ ایک گھر میں آگ لگی جس میں حضرت علی بن حسین سجدہ ریز تھے لوگ پکار کر کہتے رہے اے رسول اللہ کے بیٹے آگ لیکن آپ نے اپنا سر نہ اٹھایا حتی کہ آگ بجھا دی گئی پھر اس بارے میں آپ سے کہا گیا تو آپ نے فرمایا مجھے اس آگ سے آخرت کی آگ نے مشغول کر دیا تھا۔

حضرت عبداللہ بن ابی سلیمان فرماتے ہیں کہ جب حضرت علی بن حسین نماز کے لئے کھڑے ہوتے تھے تو آپ کو کپکپی طاری ہو جاتی تھی آپ سے عرض کیا گیا تو فرمایا:

تم جانتے ہو میں کس کے سامنے کھڑا ہو رہا ہوں اور کس کے سامنے مناجات کرتا ہوں۔

حضرت عبداللہ بن ابی سلیمان ہی فرماتے ہیں کہ جب آپ وضو کرتے تھے تو آپ کا رنگ پیلا پڑ جاتا تھا (خدا کی بارگاہ میں حاضر ہونے کے خوف سے)۔

امام مالک فرماتے ہیں کہ حضرت علی بن حسین نے احرام باندھا جب تلبیہ کہنے کا ارادہ کیا اور تلبیہ کہا تو آپ پر غشی چھا گئی اور آپ اپنی اونٹنی سے گر گئے اور یہ بھی مجھے بات پہنچی ہے کہ آپ روزانہ رات دن میں ایک ہزار رکعات نماز ادا کرتے تھے آپ کی وفات تک آپ کا یہی معمول رہا اپنی کثرت عبادت کی وجہ سے آپ کا نام زین العابدین پڑ گیا تھا (زین العابدین کا معنی عبادت گزاروں کی زینت)۔

اللہ حضرت امام حسین کے بیٹے حضرت علی (زین العابدین) پر رحمت فرمائے آپ کا نام ذُو الثَّفِنات پڑ گیا تھا کیونکہ آپ کے گھٹنے اونٹ کے گھٹنوں کی طرح ہو گئے تھے اس لیے کہ آپ کثرت سے سجدے میں جاتے تھے یا تشہد میں بیٹھتے تھے۔ تو

گھٹنوں پر نشان پڑ گئے تھے حتیٰ کہ ایک کتاب میں یہ بھی لکھا ہے کہ سال میں دو دفعہ آپ کے ان گھٹنوں پر پیدا شدہ نشانات کو اتار دیا جاتا تھا۔

حضرت طاؤس رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے حضرت حسین رضی اللہ عنہما سے سنا جب کہ آپ سجدے میں یہ کہہ رہے تھے۔

عبیدک بفنائک مسکینک بفنائک سائلک بفنائک فقیرک بفنائک.

(ترجمہ) آپ کا بندہ آپ کی بارگاہ میں آیا ہے، آپ کا مسکین آپ کی بارگاہ میں آیا ہے، آپ کا طلب گار آپ کی بارگاہ میں آیا ہے، آپ کا فقیر آپ کی بارگاہ میں آیا ہے۔

حضرت طاؤس فرماتے ہیں خدا کی قسم میں نے جب بھی کبھی یہ دعا مانگی ہے تو وہ دکھ مجھ سے دور ہو گیا ہے۔

حضرت ابوبکر بن عبدالرحمٰن المخزومی کی نماز

آپ مدینہ کے فقہائے سبعہ میں سے تھے۔

ابن سعد فرماتے ہیں کہ آپ کو راہب قریش کہا جاتا تھا۔ کیونکہ آپ کثرت سے نماز پڑھتے تھے لیکن آنکھوں سے نابینا تھے۔

ابن فراش فرماتے ہیں کہ آپ ائمہ مسلمین میں سے ایک تھے اور ان کے بھائی کی مثالیں دی جاتی تھیں۔

حضرت زبیر بن بکار فرماتے ہیں کہ آپ مدینہ طیبہ کے سات فقہاء میں سے ایک تھے آپ کو تارک الدنیا کہا جاتا تھا اور سادات قریش میں سے تھے۔

امام ابوداؤد فرماتے ہیں جب آپ سجدہ کرتے تھے تو اپنا ہاتھ پانی کے تھال میں رکھ دیتے تھے وہ اس لئے کہ آپ کو ایک بیماری تھی جس کی وجہ سے آپ مجبور تھے۔

امام باقرؒ کی نماز

آپ کا لقب ابوجعفر الباقر تھا نام امام محمد بن علی بن حسین تھا۔

حضرت عبداللہ بن یحییٰ فرماتے ہیں امام باقر رحمہ اللہ روزانہ رات دن میں پچاس رکعات علاوہ فرائض وغیرہ کے ادا کرتے تھے۔

حضرت عروہ بن زبیر رحمہ اللہ کی نماز

آپ حضرت زبیر بن عوام حواری رسول کے صاحبزادے تھے اور مدینہ طیبہ کے سات بڑے فقہاء میں سے ایک تھے۔

حضرت ہشام اپنے والد حضرت عروہ بن زبیر کے متعلق فرماتے ہیں کہ ان کے پاؤں میں ایک پھوڑا نکل آیا تھا ان سے عرض کیا گیا آپ کے لئے ہم کوئی طبیب نہ بلا دیں فرمایا جو تمہاری مرضی تو طبیبوں نے کہا ہم آپ کو ایسی دوا پلائیں گے جس سے آپ کی عقل ضائع ہو جائے گی فرمایا تم اپنا کام کرو میرا خیال ہے کہ کوئی چیز ایسی پیدا نہیں ہوئی جس سے عقل زائل ہو جائے اور اس کی پہچان نہ رہے چنانچہ آپ کے بائیں گھٹنے پر آری رکھی گئی تو ہم نے آپ کی زبان سے سی کی آواز تک نہ سنی جب آپ کے گھٹنے کو کاٹ دیا گیا تو آپ نے یہ کہنا شروع فرمادیا:

لئن اخذت لقد ابقیت ولئن ابتلیت فقد عافیت وما ترک جزأله بالقرآن تلک اللیة.

(ترجمہ) اگر آپ نے کچھ میرے جسم کا ایک حصہ لے لیا ہے تو آپ نے کچھ باقی بھی چھوڑ دیا ہے اور اگر آپ نے مجھے مصیبت میں مبتلا کیا ہے تو آپ نے مجھے عافیت بھی دی ہے۔ (یہ اللہ تعالیٰ سے خطاب کر کے فرمایا) لیکن اس رات بھی آپ نے وہ حصہ جو قرآن کا تلاوت کرتے تھے نہ چھوڑا۔

آپ نماز میں جو حصہ تلاوت کرتے تھے وہ قرآن پاک کی پوری ایک منزل ہوتی تھی۔

حضرت ابومحیریز عبداللہ بن محیریز کی نماز

آپ بھی تابعینؒ میں سے تھے۔

حضرت رجاء بن حَیْوہ فرماتے ہیں جب حضرت ابن محیریز کا انتقال ہوا خدا کی قسم ہم حضرت ابن محیریز کو اہل دنیا کے لئے امان سمجھتے تھے۔

امام اوزاعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جو شخص اقتداء کرنا چاہے تو اس کو چاہئے کہ ابن محیریز جیسے حضرات کی اقتداء کرے اللہ تعالیٰ اس امت کو کبھی گمراہ نہیں کرے گا۔ جس میں ابن محیریز موجود ہوں۔

حضرت رجاء بن حیوہ فرماتے ہیں اگر ہم پر اہل مدینہ اپنے عابد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی وجہ سے فخر کرتے ہیں تو ہم ان پر اپنے عابد حضرت ابن محیریز کی وجہ سے بھی فخر کرتے ہیں۔

حضرت عمرو بن عبدالرحمٰن بن محیریز فرماتے ہیں میرے دادا ہر جمعہ تک ایک ختم قرآن پاک کا کرتے تھے بسا اوقات ہم آپ کے لئے کوئی بچھونا بچھاتے تھے لیکن آپ اس پر نہیں سوتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن عوف القاری فرماتے ہیں ہم نے حضرت ابن محیریز کو بر ودس مقام پر دیکھا جب کہ پورے لشکر میں آپ سے کھلم کھلا زیادہ عبادت کرنے والا کوئی نہیں تھا لیکن جب شہرت ہوگئی تو آپ نے نماز پڑھنے کو کم کر دیا۔

امام اسود بن یزید نخعیؒ کی نماز

آپ امام تھے کنیت ابوعمرو تھی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے مشہور و معروف شاگرد تھے۔

یہ حضرت عبدالرحمٰن بن یزید کے بھائی تھے اور حضرت عبدالرحمٰن بن اسود کے والد تھے اور حضرت علقمہ بن قیس کے بھتیجے تھے اور حضرت ابراہیم نخعی کے ماموں تھے یہ تمام حضرات جن کے نام ابھی ذکر کئے گئے ہیں تابعین میں علم وعمل کے امام گزرے ہیں۔

حضرت اسود رحمہ اللہ جلالت شان، جلالت علم، فقاہت اور عمر کے اعتبار سے

حضرت مسروق رحمہ اللہ کے ہم پلہ تھے اور ان کی عبادت کی مثالیں دی جاتی تھیں۔
امام ذہبی اور امام یافعی فرماتے ہیں کہ آپ روزانہ رات دن میں سات سو رکعات نوافل ادا کرتے تھے۔

حضرت ابوعبداللہ مسلم بن یسارؒ کی نماز

حضرت علاء بن زیاد فرماتے ہیں اگر میں تمنا کروں تو میں یہ تمنا کروں گا کہ اللہ تعالیٰ مجھے حضرت حسن بصری کی فقہ اور حضرت محمد بن سیرین کی پرہیزگاری اور حضرت مطرف جیسی درستگی اور حضرت مسلم بن یسار جیسی نماز عطا فرمادیں۔
حضرت جعفر بن حیان فرماتے ہیں کہ حضرت مسلم بن یسار کی خدمت میں ان کے نماز میں کم متوجہ ہونے کا ذکر کیا گیا تو آپ نے فرمایا تمہیں کیا معلوم میرا دل کہاں ہوتا ہے۔
حضرت حبیب بن شہید سے روایت ہے کہ حضرت مسلم بن یسار کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے آپ کے پہلو میں آگ لگ گئی آپ کو محسوس تک بھی نہ ہوا حتی کہ آگ کو بجھا دیا گیا۔
حضرت عبداللہ بن مسلم بن یسار اپنے والد کے متعلق روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک دن نماز پڑھی اہل شام کا ایک آدمی گھر میں داخل ہوا تو گھر والوں کو گھبراہٹ ہوئی سب گھر والے جمع ہو گئے جب وہ واپس گیا تو حضرت مسلم بن یسارہ سے ان کی بیوی نے عرض کیا یہ شامی گھر میں گھسا تھا اور گھر والے گھبرا گئے تھے آپ نے ان کی طرف کوئی توجہ نہیں کی تو آپ نے فرمایا کہ مجھے کچھ بھی محسوس نہیں ہوا تھا۔
حضرت معتمر فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت مسلم بن یسار نے اپنے گھر والوں کو کہہ رکھا تھا جب میں نماز پڑھ رہا ہوں۔ اور تمہیں کوئی کام ہو تو تم بات کر سکتے ہو۔
حضرت عبداللہ بن مسلم بن یسار اپنے والد کے متعلق بیان کرتے ہیں فرمایا کہ میں نے جب بھی آپ کو کبھی نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو میں نے یہی سمجھا کہ آپ مریض ہیں۔

حضرت ابن شوذبؒ فرماتے ہیں کہ حضرت مسلم بن یسار نے اپنے گھر والوں سے کہہ رکھا تھا جب میں اپنے گھر میں نماز کو شروع کروں تو تم جو چاہو بات کرو میں تمہاری بات کو نہیں سنتا۔

(فائدہ) یہ نماز میں انہماک اور توجہ الی اللہ کا مقام تھا کہ جب نماز شروع کر لیتے تھے تو ماسوائے اللہ کے غافل ہو جاتے تھے۔

حضرت میمون بن حیان فرماتے ہیں میں نے حضرت مسلم بن یسار کو کبھی بھی نماز میں ادھر اُدھر متوجہ ہوتے نہیں دیکھا نہ معمولی سا اور نہ زیادہ طویل حتیٰ کہ ایک مرتبہ مسجد کا ایک حصہ گر گیا تو بازار والے اس مسجد کے حصے کے گرنے سے گھبرا گئے آپ اس وقت مسجد میں نماز پڑھ رہے تھے لیکن آپ نے پھر بھی کوئی توجہ نہ فرمائی۔

حضرت عبداللہ بن مسلم بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت مسلم بن یسار جب گھر میں داخل ہوتے تو گھر والے خاموش ہو جاتے آپ ان کی کوئی بات نہیں سنتے تھے لیکن جب آپ نماز کے لئے کھڑے ہو جاتے تھے تو گھر والے باتیں بھی کرتے تھے اور ہنستے بھی تھے۔

حضرت غیلان بن جریر فرماتے ہیں کہ حضرت مسلم بن یسار کو جب نماز کی حالت میں دیکھا جاتا تھا تو ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے کوئی کپڑا گرا دیا گیا ہو۔ (یعنی بے حس و حرکت معلوم ہوتے تھے)۔

حضرت ابن عون سے روایت ہے کہ حضرت مسلم بن یسار جب نماز سے باہر ہوتے تھے پھر بھی ایسے معلوم ہوتا تھا جیسے نماز میں ہوں۔

حضرت ابن عون فرماتے ہیں میں نے حضرت مسلم بن یسار کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا گویا کہ آپ ایک میخ تھے نہ تو آپ ایک قدم پر مائل ہوتے تھے نہ دوسرے قدم پر مائل ہوتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن مسلم بن یسار سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے حضرت مسلم کو سجدہ کی حالت میں دیکھا آپ سجدہ میں یہ عرض کر رہے تھے۔

مَتٰی اَلْقَاکَ وَاَنْتَ عَنِّی رَاضٍ۔

میں آپ سے کب ملوں گا جبکہ آپ مجھ سے راضی ہوں گے۔

پھر آپ طویل دعا فرماتے تھے پھر یہی فرماتے تھے: مَتٰی اَلْقَاکَ وأنْتَ عَنِّی رَاضٍ. میں آپ سے کب ملوں گا جبکہ آپ مجھ سے راضی ہوں گے۔

حضرت وہب بن منبہؒ کی نماز

آپ اہل کتاب کے علوم کے بھی ماہر تھے نہایت عابد وزاہد تابعین میں سے تھے۔

حضرت مثنّٰی بن مصباح فرماتے ہیں حضرت وہب بن منبہ بیس سال تک اس حالت میں رہے کہ عشاء اور صبح کے درمیان ان کو وضو بنانے کی ضرورت نہ پڑی۔

حضرت مسلم بن زنجی فرماتے ہیں کہ حضرت وہب بن منبہ چالیس سال تک اس حالت میں رہے کہ آپ بستر پر نہیں سوئے اور بیس سال ایسے گزرے کہ انہیں عشاء اور صبح کے درمیان میں وضو کرنے کی ضرورت نہیں پڑی۔

حضرت عبدالصمد بن معقل فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے چچا حضرت وہب کی خدمت میں کئی مہینے گزارے آپ نے عشاء کے وضو سے صبح کی نماز پڑھی تھی۔

حضرت کثیر سے روایت ہے کہ وہ حضرت وہب کے ساتھ سفر میں گئے تو ایک آدمی کے پاس سادہ مکان پر رات گذاری اس آدمی کی بیٹی گھر سے نکلی تو اس نے ایک چراغ کو جلتا ہوا دیکھا تو گھر کے مالک کو اطلاع دی تو گھر کے مالک نے دیکھا تو آپ کے دونوں قدموں میں ایسی روشنی پھوٹ رہی تھی جیسے سورج کی چمک ہوتی ہے تو اس آدمی نے عرض کیا میں نے آج رات آپ کو اس حالت میں دیکھا ہے اور پھر ساری صورت بیان کی تو حضرت وہب نے فرمایا جو کچھ تم نے دیکھا ہے اس کو چھپا کے رکھو (یعنی کسی کو بیان نہ کرنا)۔

حضرت عبدالرزاق بن ہمام اپنے والد سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت وہب کو دیکھا جب آپ وتر کی نماز کے لئے کھڑے ہوئے۔ تو یہ کلمات کہے:

لک الحمد سرمدا حمدا لا یحصیه العدد و لا

یقطعه الابد کما ینبغی لک ان تحمد و کما انت له اهل و کما هو لک علینا حق.

(ترجمہ) آپ کے لئے دائمی حمد ہوایسی حمد جس کو عدد شمار نہ کر سکے اور جس کو زمانہ ختم نہ کر سکے آپ کی حمد اس طرح سے ہو جس طرح سے آپ کی حمد کی جانی چاہئے اور جس طرح سے آپ اس کے اہل ہیں اور جس طرح سے حمد کرنا ہم پر لازم ہے۔

(فائدہ) قارئین کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ حضرت وہب کے یہ کلمات حمد یاد کریں اور کثرت سے ان کو پڑھیں ان شاء اللہ یہ بہت بڑے کلمات ہیں اور ان کا بہت بڑا اجر وثواب ہوگا جس کا اندازہ لگانا کسی انسان کے بس میں نہیں ہے۔

حضرت طلق بن حبیب کی نماز

حضرت حماد بن زید حضرت ایوب سختیانی سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے حضرت طلق بن حبیب رحمہ اللہ سے زیادہ عبادت گزار کسی کو نہیں دیکھا۔

حضرت طلق بن حبیب تابعی تھے۔

حضرت ابن اعرابی فرماتے ہیں کہ یہ بات معروف تھی کہ فقہ حضرت حسن بصری کی اور پرہیزگاری حضرت ابن سیرین کی اور بردباری حضرت مسلم بن یسار کی اور عبادت حضرت طلق بن حبیب کی ہے۔

حضرت سفیان بن عیینہ نے فرمایا میں نے حضرت عبدالکریم سے سنا کہ حضرت طلق جب قرآن شریف کی تلاوت نماز میں شروع کرتے تھے تو اس وقت تک رکوع نہیں کرتے تھے جب تک سورۃ العنکبوت تک نہ پہنچ جائیں اور فرمایا کرتے تھے میری خواہش ہے کہ میں اتنا قیام کروں کہ نماز میں میری کمر دکھنے لگ جائے۔

حضرت طلق فرماتے ہیں کہ مسلمان کو چاہئے کہ وہ دو نیکیوں کے درمیان میں فوت ہو ایک نیکی تو وہ جس کو وہ ادا کر چکا ہو اور دوسری نیکی وہ جس کی وہ انتظار میں ہو یعنی ایک نماز پڑھ چکا ہو اور دوسری نماز کے پڑھنے کے انتظار میں لگا ہوا ہو۔

حضرت عبدالرحمٰن بن اسود بن یزیدؒ کی نماز

آپ بہت بڑے فقیہ اور امام ابن الامام تھے بڑے عبادت گزاروں میں سے تھے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے سب سے بڑے شاگرد تھے۔

امام شعبی فرماتے ہیں کہ یہ پورا گھرانہ ہی جنت کے لئے پیدا کیا گیا تھا حضرت علقمہ، حضرت اسود، حضرت عبدالرحمٰن اسی جنتی گھر کے افراد تھے۔

حضرت حکم سے روایت ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن اسود کی جب وفات کا وقت قریب آیا تو رو پڑے۔ پوچھا گیا کہ آپ کیوں روتے ہیں؟ تو فرمایا مجھے نماز اور روزے پر افسوس ہے (یعنی نہ میں نماز پڑھ سکتا ہوں اور نہ روزہ رکھ سکتا ہوں لیکن آپ قرآن کی تلاوت کرتے رہے حتیٰ کہ اسی حالت میں فوت ہوگئے (کیونکہ تلاوت تو زبان کا کام ہے اور زبان تو چل سکتی ہے روزہ بھی ایک طویل عمل ہے اور نماز بھی ایک مستقل کام ہے)۔

حضرت عبدالرحمٰن بن یزید بن معاویہؒ کی نماز

آپ یزید بن معاویہؒ بن ابی سفیان کے بیٹے تھے اور متقی اور عابدین اولیاء میں سے تھے حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ جیسے حضرات ان کا نام سن کر آنسو بہاتے تھے اس لئے کہ ان کا عبادت میں بہت اونچا مقام تھا۔

امام ذہبی نے سیر اعلام النبلاء (۵۰/۵) پر لکھا ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن یزید نے عبادت میں اتنا محنت اور مشقت اٹھائی تھی کہ آپ خشک مشکیزے کی طرح سوکھ گئے تھے۔

حضرت مفضل الغلابی فرماتے ہیں کہ قریش میں جتنے بھی عبدالرحمٰن نام کے حضرات تھے۔ سب عبادت گزار تھے جیسے (۱) حضرت عبدالرحمٰن بن زیاد بن ابی سفیان (۲) حضرت عبدالرحمٰن بن خالد بن ولید (۳) حضرت عبدالرحمٰن بن ابان بن عثمان (۴) حضرت عبدالرحمٰن بن یزید بن معاویہ۔ رضی اللہ عنہم (یہ سب تابعین تھے)۔

نماز کے لئے تنبیہ

اے بھائی اگر تم مخدوم (اللہ) سے محبت کرتے ہوتے تو تمہارا دل بھی اس کی خدمت میں حاضر ہو جاتا افسوس یہ لوہا مقناطیس کا عاشق ہے جہاں بھی لوہا ملتا ہے اس کو لپٹ جاتا ہے ایک انسان کا دل ہے جو اللہ سے محبت نہیں کرتا اگر اس کو بھی اللہ سے محبت ہوتی تو یہ بھی اللہ کی خدمت میں وابستہ رہتا اے اپنے جسم کے ساتھ نماز پڑھنے والے تیرا دل غائب ہے جو کچھ تو نے عبادت کی شکل میں جنت کے لئے خرچ کیا ہے وہ اس کا مہر نہیں بن سکتا جنت کی قیمت کیسے بن سکتا ہے؟

برادرم! نماز ایک پیمانہ ہے جس نے نماز کو پورا ادا کیا اس کو پورا پورا اجر ملے گا جس نے نماز میں کوتاہی کی اس کے اجر میں بھی کمی کر دی جائے گی تم اس جماعت میں سے بن جاؤ جنہوں نے اپنے خالق کی طرف جاتے وقت خوب کوشش کی اور خدا کے شوق میں جوان کو دکھ ہوا وہ اس میں پگھل گئے تجھے کس چیز نے روکا ہے کہ تو ایسے اکابرین کے ساتھ ملنے سے پیچھے رہا ان لوگوں نے نماز کے محرابوں کو اپنایا اور خدا کا خوف ان کے دلوں میں پیوست رہا اور اس آیت کے گرد ان کی عقل گھومتی رہی۔

یخافون یوما تتقلب فیه القلوب والابصار (النور ۳۷)

(ترجمہ) وہ اس دن سے ڈرتے رہتے ہیں جس میں دل اور آنکھیں الٹ جائیں گی۔

حضرت بلال بن سعدؒ کی نماز

آپ کے بارے میں امام اوزاعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت بلال بن سعد عبادت کے اس درجے پر پہنچے ہوئے تھے کہ ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے کسی کے بارے میں اس طرح کے حالات نہیں سنے۔

امام ذہبی سیر اعلام النبلاء (۵/۹۰) پر لکھتے ہیں کہ امام اوزاعی نے فرمایا آپ

عبادت میں اتنا آگے بڑھ چکے تھے کہ ہم نے کسی کو نہیں سنا کہ اتنی قوت عبادت کرنے پر حاصل ہوئی ہو آپ روزانہ رات دن میں ایک ہزار رکعات نفل ادا کرتے تھے۔ اللہ اس امام ربانی پر رحمت فرمائے۔ جس کے بارے میں امام ابن مبارک رحمہ اللہ نے فرمایا کہ حضرت بلال بن سعد ملک شام ومصر میں وہ مقام رکھتے تھے جیسا حضرت حسن بصری رحمہ اللہ بصرہ میں۔

میرے بھائی تم نے نبی کریم ﷺ کا ارشاد نہیں سنا آپ نے فرمایا:

الصلوۃ خیر موضوع فمن اراد ان یستکثر فلیستکثر.

(ترجمہ) نماز بہترین عمل ہے جو اس کو زیادہ کرنا چاہے وہ اس کو زیادہ کرے۔

یہ اللہ کے ساتھ تجارت ہے اور یہ آخرت کی میٹھی ترین تجارت ہے اللہ اس شخص پر رحمت فرمائے جو اس بات کو سنے پھر نماز کی کثرت میں لگ جائے اور ان کثرت سے عبادت کرنے والے اکابرین کے طریقے پر چل پڑے جن میں سے ایک۔

حضرت امام سلیمان بن مہران اعمشؒ کی نماز

تھے آپ امام تھے بہت بڑے قاری قرآن تھے بخاری شریف میں آپ کی قرأت کی روایتیں مروی ہیں راوی حدیث بھی تھے مفتی دین بھی تھے کثیر العمل بھی تھے قلیل الامل بھی تھے۔

امام وکیع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام اعمش کی عمر ستر سال کی ہوگئی تھی لیکن کبھی پہلی تکبیر فوت نہیں ہوئی تھی میں آپ کے پاس دو سال تک آتا جاتا رہا۔ میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ ان کی ایک رکعات بھی جماعت سے چھوٹ گئی ہو۔

حضرت امام یحییٰ بن سعید القطان رحمہ اللہ جب امام اعمش کا ذکر کرتے تھے تو فرماتے تھے آپ بڑے عبادت گزار تھے نماز باجماعت کی اور پہلی صف میں شامل ہونے کی بڑی پابندی کرتے تھے۔

امام ابراہیم تیمیؒ کی نماز

آپ بہت بڑے فقیہ تھے، کوفہ کے عابد تھے۔

امام اعمش آپ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابراہیم تیمی سجدہ کرتے تھے تو گویا کہ دیوار میں ایک کیل گاڑ دیا ہے جس کی پشت پر چڑیاں آ کر بیٹھ جاتی ہیں۔

حضرت ابراہیم تیمی نے فرمایا جب تو کسی آدمی کو دیکھے کہ وہ پہلی تکبیر میں شامل ہونے سے سستی کرتا ہے تو اس سے اپنا ہاتھ دھو لے یعنی اس کے ساتھ ملنا جلنا چھوڑ دے۔

شیخ الاسلام حضرت عطاء بن ابی رباحؒ کی نماز

امام ابن جریج فرماتے ہیں کہ مسجد ہی حضرت عطاء بن ابی رباح کی بیس سال تک بچھونا رہی یعنی بیس سال تک آپ مسجد میں رہے اور آپ سب سے زیادہ خوبصورت طریقے سے نماز ادا کرتے تھے۔

امام ربانی حضرت عامر بن عبداللہ بن زبیر کی نماز

حضرت مصعب فرماتے ہیں حضرت عامر نے مؤذن سے جب اذان کی آواز سنی اس وقت آپ موت کی کشمکش میں مبتلا تھے اس وقت بھی فرمایا کہ میرا ہاتھ پکڑ کر مسجد میں لے چلو عرض کیا گیا آپ تو بیمار ہیں فرمایا میں اللہ کی طرف پکارنے والے کی آواز کو سن رہا ہوں میں اس کا جواب کیوں نہ دوں چنانچہ لوگوں نے آپ کے ہاتھ سے پکڑا اور آپ نے مغرب کی نماز امام کے ساتھ شروع کی ابھی ایک رکعت ہی پڑھی تھی کہ موت آ گئی۔

سیدنا ثابت البنانیؒ کی نماز

حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ خیر کی چابیاں ہوتی ہیں اور حضرت ثابت خیر کی چابیوں میں سے ایک چابی ہیں۔

حضرت ثابت رحمہ اللہ نے فرمایا کہ عابد کو اس وقت تک عابد نہیں کہا جا سکتا

اگرچہ اس میں ساری نیکی کی خصلتیں موجود ہوں جب تک کہ یہ دو خصلتیں نہ پائی جائیں روزہ اور نماز اور یہ دونوں عبادتیں حضرت ثابت کے گوشت اور خون کا جز بن چکی تھیں۔

حضرت حماد بن سلمہ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ حضرت ثابت فرمایا کرتے تھے:

اللھم ان کنت اعطیت احدا الصلوۃ فی قبرہ فاعطنی الصلوۃ فی قبری فیقال : ان ھذہ الدعوۃ استجیبت لہ وانہ رئی بعد موتہ یصلی فی قبرہ.

(ترجمہ) اے اللہ اگر کسی ایک کو بھی آپ نے اس کی قبر میں نماز پڑھنے کی توفیق دی ہو تو مجھے بھی اپنی قبر میں نماز پڑھنے کی توفیق دینا۔

چنانچہ کہا جاتا ہے کہ حضرت ثابت کی یہ دعا قبول ہوئی اور آپ کی وفات کے بعد آپ کو دیکھا گیا کہ آپ قبر میں کھڑے ہو کر نماز ادا کر رہے تھے۔

حضرت ثابت رحمہ اللہ کھڑے ہو کر نماز پڑھا کرتے تھے جب تھک جاتے تھے تو بیٹھ کر نماز پڑھتے تھے اور بیٹھ کر حبوہ بنا کر تلاوت کرتے تھے جب آپ سجدہ کرنے کا ارادہ کرتے تھے تو اپنے حبوے کو کھول دیتے تھے۔

حضرت ثابت رحمہ اللہ نے فرمایا نماز زمین میں اللہ کی خدمت ہے اگر اللہ کے علم میں نماز سے بہتر کوئی چیز ہوتی تو آپ یہ نہ فرماتے:

فنادتہ الملائکۃ وھو قائم یصلی فی المحراب.

(ال عمران : ۳۹)

(ترجمہ) پھر ان (حضرت زکریاؑ) کو فرشتوں (یعنی جبرائیلؑ) نے آواز دی جبکہ وہ محراب میں نماز میں کھڑے تھے۔

حضرت مبارک بن فضالہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ثابت البانی کی خدمت میں ان کی بیماری کی حالت میں حاضر ہوا آپ اپنی بیماری میں تکلیف میں تھے اور اپنے دوستوں کا ذکر کر رہے تھے جب بھی ہم آپ کے پاس جاتے تھے تو آپ فرماتے تھے

اے بھائیو! مجھے گذشتہ رات نماز پڑھنے کی ہمت نہیں ہوئی جس طرح سے میں نمازیں پڑھا کرتا تھا اور میں اس طرح سے روزہ نہیں رکھ سکا جس طرح سے روزہ رکھتا تھا اور میرے اندر طاقت نہیں کہ میں اپنے دوستوں کے پاس جا سکوں میں اللہ کا اس طرح سے ذکر کروں جس طرح سے ان کے ساتھ مل کر اللہ کا ذکر کرتا تھا۔

پھر فرمایا:

اللھم اذ حبستنی عن ثلاث فلا تدعنی فی الدنیا ساعة اذ حبستنی ان اصلی کما ارید واصوم کما ارید واذکرک کما ارید فلا تدعنی فی الدنیا ساعة.

(ترجمہ) اے اللہ جب تو نے مجھے تین کاموں سے لاچار کر دیا ہے تو مجھے دنیا میں ایک پل کے لئے بھی زندہ نہ رکھ جب آپ نے مجھے اس سے لاچار کیا ہے کہ میں اس طرح سے نماز نہیں ادا کر سکتا جس طرح سے میں چاہتا ہوں اور ایسے روزہ نہیں رکھ سکتا جیسے میں چاہتا ہوں اور ایسا آپ کا ذکر بھی نہیں کر سکتا جیسا میں چاہتا ہوں پس آپ مجھے دنیا میں ایک لمحہ کے لئے بھی باقی نہ رکھیں۔

اس دعا کے فوراً بعد ہی آپ فوت ہو گئے۔

امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہمیں حضرت ثابت بنانی رحمہ اللہ نے بیان فرمایا کہ عابدین میں سے ایک آدمی تھا جو یہ دعا کرتا تھا

''جب میں سو جاؤں پھر بیدار ہو جاؤں پھر سونے کے لئے جاؤں تو خدا تعالیٰ میری آنکھوں کو نیند عطا نہ کرے۔''

حضرت جعفر صادق رحمہ اللہ نے فرمایا ہم سمجھتے تھے کہ حضرت ثابت رحمہ اللہ نے اپنے آپ کو ہی مراد لیا تھا۔

امام جعفر صادق رحمہ اللہ نے آپ کے بارے میں فرمایا کہ یہ بات معروف تھی

کہ حضرت ثابت بنانی میں فقہ تو کوفی ہے اور عبادت بصری ہے۔

حضرت ابن شوذب رحمہ اللہ نے فرمایا بسا اوقات میں حضرت ثابت بنانی رحمہ اللہ کے ساتھ سفر میں جاتا ہوں کسی مریض کی عیادت کے لئے تو آپ پہلے مریض کے گھر میں جو مسجد موجود ہوتی ہے وہاں جا کر نماز پڑھتے ہیں پھر مریض کے پاس پوچھنے کے لئے آتے ہیں۔

حضرت حمید نے فرمایا ہم حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوتے تھے۔ ہمارے ساتھ حضرت ثابت بھی ہوتے تھے جب بھی ہم کسی مسجد کے پاس سے گزرتے تھے تو آپ اس میں نماز پڑھتے تھے پھر ہم حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوتے تھے تو آپ پوچھتے تھے ثابت کہاں ہیں؟ ثابت کہاں ہیں؟ ثابت تو ایسے آدمی ہیں جن سے میں محبت کرتا ہوں۔

حضرت حرمی فرماتے ہیں ایک آدمی نے حضرت ثابت بنانی سے ایک قاضی کے پاس لے جا کر کے ایک کام کے لئے مدد چاہی تو حضرت ثابت بنانی جس مسجد کے پاس سے گزرتے تھے وہاں وضو کر کے نماز پڑھتے تھے حتیٰ کہ اسی حالت میں قاضی تک پہنچے تو قاضی کی عدالت کا وقت ختم ہو چکا تھا لیکن آپ نے قاضی سے اس آدمی کے کام کی بات کی تو اس قاضی نے اس کام کو پورا کر دیا پھر حضرت ثابت اس آدمی کی طرف متوجہ ہوئے۔ اور فرمایا شاید کہ تم نے جو میری حالت دیکھی وہ تمہیں تکلیف دہ ہوئی ہوگی اس نے عرض کیا جی ہاں تو آپ نے فرمایا میں نے جو نماز بھی پڑھی ہے اس میں میں نے تمہاری اللہ کے سامنے حاجت پوری ہونے کی دعا کی ہے۔

امام جعفر صادق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ثابت بنانی ہمارے پاس تشریف لاتے تھے ہم قبلہ رخ بیٹھ جاتے تھے تو آپ فرماتے تھے اے جوانوں کی جماعت تم میرے اور میرے رب کے سامنے حائل ہو گئے ہو کہ میں اس کے سامنے کیسے سجدہ کروں۔ آپ کی یہ حالت تھی کہ آپ کی طبیعت میں نماز محبوب کر دی گئی تھی۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے حضرت ثابت رحمہ اللہ سے فرمایا تھا تمہاری آنکھیں حضور ﷺ کی آنکھوں کے کتنا مشابہ ہیں جب حضرت ثابت نے یہ بات سنی

تو آپ اس فرط محبت سے اتنا روئے کہ آپ کی آنکھیں چندھیا گئیں۔

حضرت ثابت رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں چالیس سال گزارے ہیں میں نے آپ سے زیادہ کسی کو عبادت گذار نہیں دیکھا۔

حضرت ربیعہ بن یزید القصیرؒ کی نماز

امام ذہبی رحمہ اللہ سیر اعلام النبلاء (۵/۲۳۹-۲۴۰) پر لکھتے ہیں کہ حضرت فرج بن فضالہ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ حضرت ربیعہ رحمہ اللہ کو حضرت مکحول شامی پر عبادت کے اعتبار سے فضیلت دی جاتی تھی۔

حضرت سعید بن عبدالعزیز فرماتے ہیں ہمارے ہاں کوئی شخص بھی عبادت کے اعتبار سے حضرت ربیعہ سے بہتر انداز سے عبادت کرنے والا نہیں تھا۔ آپ حضرت مکحول سے بھی زیادہ سلیقے سے عبادت کرنے والے تھے۔

حضرت ابومسہر فرماتے ہیں ہمیں حضرت عبدالرحمٰن بن عمرو نے بیان کیا کہ حضرت ربیعہ بن یزید سے یہ کہتے ہوئے سنا کبھی بھی چالیس سال سے ظہر کی اذان مؤذن نے نہیں دی مگر میں مسجد میں ہوتا تھا ہاں اگر میں مریض یا مسافر ہوں تو الگ بات ہے۔

حضرت علی بن عبداللہ بن عباسؓ کی نماز

آپ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بیٹے تھے اور ابومحمد الہاشمی السجاد آپ کا لقب اور کنیت تھی۔ آپ کے بارے میں امام اوزاعی نے بیان کیا ہے کہ آپ روزانہ ایک ہزار سجدے کرتے تھے۔

حضرت علی بن ابی حملہ فرماتے ہیں میں حضرت علی بن عبداللہ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ لحیم وجسیم تھے گندم گوں شکل تھی۔ میں نے آپ کے چہرے پر سجدے کا بہت بڑا نشان دیکھا۔

حضرت امام عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں آپ کے پانچ سو درخت تھے آپ

روزانہ ہر درخت کے پاس جا کر دو رکعت نماز ادا کرتے تھے۔

امام القراء حضرت عاصم بن ابی نجودؒ کی نماز

حضرت زیاد بن ایوب فرماتے ہیں حضرت ابوبکر نے بیان کیا کہ حضرت عاصم جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تھے ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے لکڑی گاڑ دی گئی ہے۔ جمعہ کا دن ہوتا تو آپ جمعہ کے دن سے لے کر عصر تک مسجد میں رہتے۔ آپ بہت بہترین عبادت گزار آدمی تھے۔ ہمیشہ نماز میں مصروف رہتے تھے جب کسی کام کے لئے جاتے سامنے مسجد نظر آتی تو آپ فرماتے تم ہمارا انتظار کرو ہمارا ایک کام ہے رہ نہ جائے پھر آپ مسجد میں داخل ہوکر کہ نماز ادا کرتے تھے۔

حضرت صفوان بن سلیم الزہریؒ کی نماز

حضرت عبدالعزیز بن ابی حازم فرماتے ہیں حضرت صفوان بن سلیم رحمہ اللہ میرے ساتھ مکے تک ایک ہی اونٹ کے کجاوے میں سوار تھے آپ نے پورا سفر آنے اور جانے میں کبھی اونٹ کے کجاوے میں اپنی ٹیک نہیں لگائی (یعنی عبادت میں مصروف رہے)۔

حضرت سلیمان بن سالم فرماتے ہیں کہ حضرت صفوان بن سلیم گرمی میں گھر کے اندر نماز پڑھتے تھے اور جب سردی ہوتی تھی تو گھر کی چھت پر نماز پڑھتے تھے تاکہ نیند نہ آئے۔

حضرت امام مالک بن انس فرماتے ہیں کہ حضرت صفوان سردی میں چھت پر نماز پڑھتے تھے اور گرمی میں گھر کے اندر تاکہ سردی اور گرمی سے بیدار ہیں اسی طرح سے صبح ہو جاتی تھی پھر فرماتے تھے یہ تو صفوان کی طرف سے کوشش ہے اے اللہ آپ اس کو بہتر جانتے ہیں۔

آپ کے قدم ورما جاتے تھے حتیٰ کہ جب رات بھر عبادت کر کے فارغ ہوتے تو گر پڑتے تھے۔ آپ کے بدن میں سبز رگیں نمودار ہوگئی تھیں۔

امام مالک فرماتے ہیں حضرت صفوان بن سلیم قمیض میں نماز پڑھتے تھے تاکہ آپ کو نیند نہ آئے۔

حضرت ابوضمرہ انس بن عیاض فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت صفوان بن سلیم کو دیکھا اگر ان کو یہ کہا جائے کہ کل کو قیامت ہوگی تو جو عبادت وہ کر رہے ہیں وہ اس سے زیادہ نہ کرسکیں (یعنی اپنے پورے رات دن کو انہوں نے عبادت پر مشتمل کر رکھا تھا)۔

حضرت ابوغسان نہدی فرماتے ہیں میں نے حضرت سفیان بن عیینہ سے سنا اور اس بات کے روایت کرنے میں سفیان بن عیینہ کے بھائی حضرت محمد نے بھی ساتھ دیا کہ حضرت صفوان نے قسم اٹھائی تھی کہ وہ اپنا پہلو زمین پر نہیں لگائیں گے حتیٰ کہ اللہ سے ملاقات ہو آپ اسی طرح تیس سال تک رہے جب ان کی وفات کا وقت قریب آیا اور موت کی تکلیف تیز ہوئی آپ بیٹھے ہوئے تھے تو آپ کی صاحبزادی نے عرض کیا اے ابا جان کاش کہ آپ اپنا پہلو سے سہارا لے لیتے فرمایا اے بیٹی پھر تو میں نے جو حلف اور نذر اٹھائی ہے اللہ کے لئے اس کو پورا نہیں کرسکوں گا چنانچہ جب آپ فوت ہوئے تو بیٹھے ہوئے تھے۔

حضرت سفیان بن عیینہ فرماتے ہیں کہ مجھے قبر کھودنے والے نے جو مدینہ طیبہ کی قبریں کھودتا تھا یہ خبر دی تھی کہ میں نے ایک آدمی کی قبر کھودی تو ایک اور قبر کھل گئی وہاں میں نے ایک کھوپڑی دیکھی جس کی ہڈی میں سجدہ کرنے کا نشان تھا میں نے کسی سے پوچھا یہ کس کی قبر ہے تو اس نے کہا تمہیں پتہ نہیں یہ حضرت صفوان بن سلیم کی قبر ہے۔

حضرت محمد بن منصور فرماتے ہیں کہ حضرت صفوان بن سلیم نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے میں نے یہ عہد کیا ہے کہ میں اپنا پہلو بستر پر نہیں لگاؤں گا حتیٰ کہ میں اللہ سے جا ملوں چنانچہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت صفوان اس کے بعد چالیس سال تک زندہ رہے لیکن انہوں نے اپنا پہلو نہ لگایا پھر جب موت کا وقت آیا تو آپ سے کہا گیا اللہ آپ پر رحم فرمائے آپ لیٹ نہیں جاتے تو فرمایا کہ میں پھر اللہ سے اپنا وعدہ تو نہیں نبھا سکوں گا چنانچہ آپ کو سہارا دیا گیا اور آپ اسی حالت میں رہے حتیٰ کہ آپ کی جان نکل گئی اہل مدینہ فرمایا کرتے تھے کثرت سجدہ سے آپ کی پیشانی ہی باقی رہ گئی تھی یعنی

گوشت نظر نہیں آتا تھا۔

حضرت ابن ابی حازم فرماتے ہیں میں اپنے والد کے ساتھ حضرت صفوان کی خدمت میں حاضر ہوا اپنی جائے نماز پر وہ نماز پڑھ رہے تھے میرے والد بھی ان کے پاس بیٹھے رہے جب ہم لوگ نکلے تو آپ کو اپنے بستر پر لٹایا گیا ان کی ایک لونڈی نے اطلاع کی ابھی جب تم نکلے تھے تو حضرت صفوان فوت ہو گئے تھے۔

شیخ الکوفہ امام ابواسحاق سبیعیؒ کی نماز

حضرت ابوالاحوص فرماتے ہیں کہ ہمیں حضرت ابواسحاق نے بیان کیا اے جوانو اپنی قوت اور شباب کو غنیمت جانو بہت کم ہی کوئی ایسی رات گذرتی ہے مگر میں اس میں ایک ہزار آیت تلاوت کرتا ہوں اور میں اس میں سورۃ البقرہ ایک رکعت میں پڑھتا ہوں اور حرمت والے مہینوں کے روزے رکھتا ہوں اور ہر مہینے میں تین دن کے روزے رکھتا ہوں اور سوموار اور خمیس کے بھی روزے رکھتا ہوں۔

حضرت ابوبکر فرماتے ہیں کہ حضرت ابواسحاق رحمہ اللہ نے فرمایا میری نماز چلی گئی اور میں ضعیف ہو گیا میں جب نماز پڑھتا ہوں تو کھڑے کھڑے سوائے سورۃ البقرۃ اور ال عمران کے زیادہ نہیں پڑھ سکتا۔

محدث منصور بن معتمرؒ کی نماز

آپ کے بارے میں امام ذہبی سیر اعلام النبلاء (۴۰۲/۵) میں لکھتے ہیں کہ

کان من اوعیة العلم صاحب اتقان وتأله وخیر

(ترجمہ) آپ علم کا سمندر تھے روایت علم میں معتمد تھے، آہ و نالہ کرنے والے تھے بہترین آدمی تھے۔

حضرت عبداللہ بن اجلح فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت منصور بن معتمر کو دیکھا کہ آپ لوگوں کے اعتبار سے نماز کے قیام کو سب سے بہترین انداز سے ادا کرتے تھے۔

حضرت علاء بن سالم العبدی فرماتے ہیں کہ حضرت منصور گھر کی چھت پر نماز

پڑھتے تھے جب فوت ہوئے تو ایک بچے نے اپنی ماں سے کہا اے اماں جان وہ کھجور کا تنا جو فلانے کی چھت پر تھا وہ مجھے نظر نہیں آ رہا تو اس خاتون نے کہا اے بیٹے وہ تنا نہیں تھا بلکہ وہ حضرت منصور تھے جو فوت ہو گئے ہیں۔

(فائدہ) یعنی آپ جب قیام کرتے تھے تو قیام اتنا طویل ہوتا تھا کہ دیکھنے والے اس کو درخت کا تنا سمجھتے تھے اس لیے بھی کہ آپ جب قیام کرتے تھے تو حرکت بھی آپ کے جسم میں محسوس نہیں ہوتی تھی۔

حضرت زائدہ فرماتے ہیں کہ حضرت منصور بن معتمر نے ساٹھ سال روزے رکھے۔ ساری رات کھڑے ہو کر عبادت کرتے تھے اور سارا دن روزہ رکھتے تھے اور روتے بھی تھے آپ سے آپ کی والدہ نے فرمایا اے بیٹے تو نے کسی کو قتل کر دیا ہے تو آپ فرماتے تھے میں جانتا ہوں کہ میں نے اپنے نفس کے ساتھ کیا کیا ہے جب صبح ہوتی تو آپ اپنی آنکھوں میں سرمہ لگاتے تھے سر کو تیل لگاتے اور اپنی مانگ نکالتے اور لوگوں کے لئے باہر آتے تھے۔

حضرت جریر بن عبدالحمید فرماتے ہیں کہ حضرت منصور کی والدہ نے آپ سے فرمایا کہ آپ کی آنکھوں کا بھی آپ پر حق ہے آپ کے جسم کا بھی آپ پر حق ہے تو آپ نے ان سے عرض کیا آپ منصور کی پرواہ چھوڑ دیں کیونکہ قیامت کے دو نفخوں کے درمیان طویل نیند کا فاصلہ ہوگا۔

(فائدہ) قیامت کو دو صور پھونکے جائیں گے پہلے اور دوسرے صور کے درمیان تقریباً چالیس سال کا عرصہ گذرے گا۔

حضرت ابوبکر بن عیاش فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ حضرت منصور پر رحمت فرمائے۔ آپ خوب روزہ رکھنے والے اور خوب قیام کرنے والے تھے۔ (قیام سے مراد یہاں رات کی عبادت ہے)۔

امام ربانی حضرت منصور بن زاذانؒ کی نماز

آپ قراء اور جوانوں کی زینت تھے قرآن کی تلاوت آپ کیلئے آسان کر دی گئی

تھی علم وعمل کے لحاظ سے واسط کے شیخ تھے (واسط ایک معروف شہر کا نام ہے)

حضرت ابن سعد فرماتے ہیں کہ آپ ثقہ اور حجت تھے بہت تیزی سے قرآن پڑھتے تھے آپ چاہتے تھے کہ میں آرام آرام سے پڑھوں لیکن آرام سے نہیں پڑھ سکتے تھے صبح سے لے کر چاشت کی نماز تک ختم کر لیتے تھے۔

حضرت یزید بن ہارون فرماتے ہیں کہ حضرت منصور بن زاذان پورا قرآن پاک چاشت کی نماز میں پڑھ لیتے تھے آپ ظہر سے لے کر عصر تک ایک اور ختم کرتے تھے اس طرح سے دن بھر میں آپ کے دو قرآن پاک ختم ہوتے تھے اور ساری رات آپ نماز پڑھتے تھے۔

حضرت ہشیم فرماتے ہیں کہ حضرت منصور کو اگر کہا جاتا کہ ملک الموت آپ کے دروازے پر ہے تو بھی آپ اپنے نیک اعمال میں اضافہ نہ کر سکتے تھے آپ آفتاب کے طلوع ہونے سے نماز کو شروع کرتے تھے عصر تک نماز میں مصروف رہتے تھے پھر مغرب تک تسبیح میں مشغول ہو جاتے تھے۔

حضرت ابو حمزہ فرماتے ہیں میں نے حضرت منصور بن زاذان کا جنازہ دیکھا اس میں مرد علیحدہ تھے، عورتیں علیحدہ تھیں، یہودی علیحدہ تھے اور عیسائی علیحدہ تھے (سب ان کے جنازے میں شامل ہوئے)۔

حضرت ابو عبداللہ کرز بن وبرہ الحارثیؒ کی نماز

حضرت فضیل بن غزوان فرماتے ہیں کہ حضرت کرز نے چالیس سال تک آسمان کی طرف نگاہ اٹھا کر نہیں دیکھا آپ کی محراب کے پاس ایک لکڑی تھی جب آپ کو اونگھ آتی تھی تو اس کی ٹیک لگا لیتے تھے۔

حضرت فضیل بن عیاض فرماتے ہیں کہ حضرت کرز اتنا نماز پڑھتے تھے کہ آپ کے قدموں پر ورم آجاتا تھا۔

کہا گیا کہ حضرت کرز کسی جگہ نہیں اترتے مگر وہاں نماز کے لئے مسجد کی نیت کر کے نماز پڑھتے تھے۔

حضرت خلف بن تمیم فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے سنا فرمارہے تھے کہ ہمارے پاس حضرت کرز بن وبرہ الحارثی جرجان شہر سے تشریف لائے تو کوفہ کے قراء آپ کے پاس کھچے چلے گئے میں بھی ان آنے والوں میں سے تھا میں نے آپ سے صرف دو کلمے سنے ایک یہ فرمایا کہ اپنے نبی ﷺ پر درود پڑھو کیونکہ تمہارا درود آپ پر پیش کیا جاتا ہے۔ اور دوسرا یہ جملہ فرمایا:

اللهم اختم لنا بخير

اے اللہ ہمارا خاتمہ خیر پر فرما۔

میں اس امت میں کرز سے زیادہ عبادت گزار نہیں دیکھا آپ اونٹ کے کجاوے میں سفر کے دوران بھی نماز کو نہیں چھوڑتے تھے اور جب کجاوے سے اترتے تھے تب بھی نماز سے افتتاح کرتے تھے۔

حضرت ابن شبرمہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت کرز کے ساتھ سفر میں رہا آپ جب بھی کسی صاف جگہ سے گزرتے تھے تو اتر کر نماز پڑھتے تھے۔

حضرت ابوسلیمان المکتب فرماتے ہیں میں حضرت کرز کے ساتھ مکے تک سفر میں رہا آپ جب اترتے تھے تو اپنے کپڑے اتارتے تھے اور ان کو کجاوے میں رکھتے تھے اور نماز کے لیے علیحدہ ہو جاتے تھے پس جب اونٹ کے بلبلانے کی آواز سنتے تھے تو متوجہ ہوتے تھے ایک دن آپ کہیں بے وقت رک گئے۔ تو آپ کے ساتھیوں نے آپ کی طلب اور تلاش شروع کی میں بھی آپ کی تلاش میں تھا میں نے آپ کو ایک ایسی جگہ پر پایا جہاں آپ گرم گھڑی میں نماز پڑھ رہے تھے اور ایک بدلی آپ پر سایہ کر رہی تھی جب مجھے دیکھا تو میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا اے ابوسلیمان مجھے آپ سے ایک کام ہے میں نے کہا اے ابوعبداللہ آپ کا کیا کام ہے۔ فرمایا میں چاہتا ہوں کہ جو تم نے دیکھا ہے اس کو چھپا دو میں نے عرض کیا کہ اے ابوعبداللہ یہ آپ کی منشاء پر ہے فرمایا مجھے پکا وعدہ دو تو میں نے قسم اٹھائی کہ میں یہ بات کسی کو بھی نہیں بتاؤں گا یہاں تک کہ آپ کا انتقال ہو جائے۔

حضرت ابوداود الحفری فرماتے ہیں کہ میں حضرت کرز بن وبرہ کی خدمت میں

ان کے گھر حاضر ہوا آپ رو رہے تھے میں نے عرض کیا آپ کیوں روتے ہیں؟ فرمایا میرا دروازہ بند ہے اور میرا پردہ لٹکا ہوا ہے اور پھر بھی میں گذشتہ رات اپنے وظیفے سے محروم رہا یہ کسی گناہ کی وجہ سے ہے جو مجھ سے سرزد ہوا ہے۔

حضرت فضیل بن غزوان فرماتے ہیں میں حضرت کُرز کی خدمت میں ان کے گھر حاضر ہوا آپ کی جائے نماز کے پاس ایک گڑھا تھا جو خس و خاشاک سے بھرا ہوا تھا اس پر ایک چادر بچھی ہوئی تھی اور یہ گڑھا آپ کے طول عبادت کی وجہ سے زمین میں پڑ گیا تھا۔

حضرت ابو بشر فرماتے تھے کہ حضرت کُرز بن وبرہ لوگوں میں سب سے زیادہ عبادت گزار تھے اور کھانا کھانے سے بہت پرہیز کرتے تھے حتیٰ کہ آپ کے جسم پر گوشت باقی نہیں رہا تھا سوائے اتنی مقدار کے جتنا چڑیا کے جسم پر گوشت ہوتا ہے آپ کئی کئی دن تک کھانا نہیں کھاتے تھے جب نماز میں داخل ہوتے نہ تو اپنا دایاں کندھا اوپر اٹھاتے اور نہ بایاں آپ اللہ کے خاص محبین میں سے تھے اور اس محبت میں آپ دیوانگی کی حد تک چلے گئے تھے بڑی مدت کے بعد کبھی کسی کے کلام کا جواب دیتے تھے اس لئے کہ آپ کو اللہ سے شدید تعلق تھا اور اللہ کی طرف توجہ کا اشتیاق تھا۔

حضرت ذہبی فرماتے ہیں سلف کا زہد اور عبادت ایسی ہی تھی۔

یہ حضرات خوف، خشوع، عبادت اور اللہ کے سامنے قیام کرنے والے حضرات میں سے تھے۔

امام ربانی حضرت محمد بن واسع رحمہ اللہ کی نماز

آپ کو حضرت حسن بصریؒ زین القراء کا خطاب دیتے تھے۔

حضرت موسیٰ بن یسار فرماتے ہیں کہ میں حضرت محمد بن واسع کے ساتھ مکہ تک سفر میں رہا آپ ساری رات نماز میں مصروف رہتے تھے اور اونٹ کے کجاوے میں بھی بیٹھ کر اشارے سے نماز پڑھتے رہتے تھے۔

شیخ الاسلام حضرت سلیمان التیمیؒ کی نماز

حضرت مثنی بن معاذ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں میں حضرت سلیمان تیمی کی عبادت کو اس جوان آدمی کی عبادت کے ساتھ تشبیہ دیتا ہوں جو وہ شروع شروع شوق سے داخل ہوا ہو یہ اس لئے کہ آپ بہت شدت اور محنت کے ساتھ نماز میں مصروف رہتے تھے۔

حضرت حماد بن سلمہ فرماتے ہیں جب بھی ہم حضرت سلیمان تیمی کی خدمت میں حاضر ہوئے جس جس وقت میں اللہ کی اطاعت کی جاتی ہوتی تھی ہم نے ان اوقات میں ان کو اللہ کا فرمانبردار دیکھا اگر نماز کا وقت ہوتا تو ہم آپ کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھتے اور اگر نماز پڑھنے کا وقت نہ ہوتا تو ہم آپ کو دیکھتے یا تو آپ وضو کر رہے ہوتے تھے یا کسی مریض کی عیادت کر رہے ہوتے تھے یا جنازے میں شریک ہو رہے ہوتے تھے یا مسجد میں بیٹھے ہوئے ہوتے تھے فرمایا کہ ہم دیکھتے تھے کہ آپ اللہ کی نافرمانی کو بالکل اچھا نہیں سمجھتے تھے۔

حضرت معتمر بن سلیمان تیمی نے حضرت محمد بن عبدالاعلی سے فرمایا اگر تم ہمارے گھرانے سے تعلق نہ رکھتے ہوتے تو ہم تمہیں اپنے والد کی یہ بات نہ بیان کرتے میرے والد چالیس سال تک اس حالت میں رہے کہ ایک دن روزہ رکھا اور ایک دن چھوڑ دیا اور صبح کی نماز عشاء کے وضو سے پڑھتے تھے اور آپ بسا اوقات بغیر نیند کئے بھی وضو تازہ کر لیتے تھے۔

حضرت یحیٰی بن مغیرہ فرماتے ہیں کہ حضرت جریر کا خیال ہے کہ حضرت سلیمان تیمی پر کوئی وقت بھی نہیں گزرتا تھا مگر آپ کسی نہ کسی چیز کا صدقہ دیتے تھے اور اگر کوئی چیز صدقہ دینے کی نہ ہوتی تو آپ دو رکعات نماز ادا کرتے تھے۔

حضرت محمد بن عبداللہ الانصاری فرماتے ہیں کہ حضرت تیمی رحمہ اللہ نے ایک زمانہ تک عشاء اور صبح کی نماز کو ایک وضو سے ادا کیا اور جب بھی نماز کا وقت ہوتا تھا تو آپ نماز میں مصروف ہوتے تھے، آپ عصر کے بعد سے مغرب تک تسبیح پڑھتے تھے

اور زندگی بھر روزے رکھتے اور جب لوگ عید کے دن میدان سے واپس آ رہے تھے اوران کو بارش نے گھیر لیا تو لوگ مسجد میں داخل ہو گئے اور رش پڑ گیا وہاں ایک آدمی کو دیکھا جس نے منہ چھپایا ہوا تھا اور کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہا تھا جب انہوں نے غور سے دیکھا تو وہ حضرت سلیمان تیمی تھے۔

حضرت یحیٰی بن سعید قطان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سلیمان تیمی مکہ کی طرف گئے تو آپ عشاء کے وضو سے صبح کی نماز ادا کرتے تھے اور حضرت حسن بصریؒ کی اس بات کو انہوں نے اپنا طریقہ عمل بنالیا تھا کہ جب ان کے دل پر نیند کا غلبہ ہوتا تو آپ وضو کرتے تھے حضرت یحیٰی بن سعید قطان رحمہ اللہ حضرت سلیمان تیمی کی اس برداشت سے حیران ہوتے تھے۔

حضرت سلیمان تیمی نے اپنے گھر والوں سے کہا آؤ ہم رات کو تقسیم کر لیں اگر تم چاہو تو میں تمہاری طرف سے شروع حصے کی کفایت کرتا ہوں اور اگر تم چاہو تو میں رات کے اخیر حصے کی کفایت کرتا ہوں یعنی چاہو تو میں شروع میں عبادت کرلوں گا چاہو تو آخر میں۔

حضرت معمر حضرت تیمی رحمہ اللہ کے مؤذن تھے فرماتے ہیں کہ حضرت سلیمان تیمی نے عشاء کی نماز کے بعد میرے پہلو میں نماز شروع کی میں نے ان سے تبٰرک الَّذِیْ بِیَدِہِ الْمُلْکُ پڑھتے ہوئے سنا جب آپ اس آیت پر پہنچے:

فلمارأوه زلفة سيئت وجوه الذين كفروا (الملک: ۲۷)

(ترجمہ) پھر جب وہ اس کو پاس آتا دیکھیں گے تو کافروں کے منہ بگڑ جائیں گے۔

تو آپ اس کو دہراتے رہے حتیٰ کہ اہل مسجد خوف زدہ ہوئے (اس آیت کے مضمون سے) تو مسجد سے چلے گئے یہ مؤذن بھی کہتے ہیں کہ میں بھی مسجد سے چلا گیا اور آپ کو تنہا چھوڑ دیا جب میں فجر کی اذان کے وقت واپس لوٹا تو میں نے دیکھا کہ آپ اس وقت بھی اسی آیت کو پڑھ رہے تھے اور میں نے آپ سے اس وقت بھی یہی آیت سنی: فلما رواه زلفة سيئت وجوه الذين كفروا. (پھر جب وہ اس کو

پاس آتا دیکھیں گے تو کافروں کے منہ بگڑ جائیں گے)۔

حضرت حماد بن سلمہ فرماتے ہیں کہ حضرت سلیمان تیمی نے اپنے بستر کو چالیس سال تک کے لئے لپیٹ دیا تھا اور اپنا پہلو بیس سال تک زمین پر نہیں ٹکایا تھا۔

حضرت معاذ بن معاذ فرماتے ہیں کہ میں حضرت سلیمان تیمی کو دیکھتا تھا گویا کہ وہ ایک نوجوان لڑکے ہیں انہوں نے عبادت کو جب سے شروع کیا تھا اور دیکھنے والوں کی رائے یہی تھی کہ آپ نے اس عبادت کے طور طریقے کو حضرت ابو عثمان النہدی سے حاصل کیا تھا۔

حضرت ابن سعد فرماتے ہیں کہ حضرت سلیمان تیمی رحمہ اللہ محنت کش عبادت گزاروں میں سے تھے بہت سی احادیث کے حافظ تھے، اور روایت حدیث میں ثقہ تھے، ساری رات عشاء کے وضو سے نماز پڑھتے تھے یہ اور ان کے بیٹے رات کے وقت مساجد کی طرف گھومتے تھے، کبھی اس مسجد میں نماز پڑھتے تھے۔ اور کبھی اس مسجد میں نماز پڑھتے تھے حتیٰ کہ صبح ہو جاتی۔

حضرت کھمس بن حسن الدعاءؒ کی نماز

حضرت ہیثم بن معاویہ اپنے ساتھیوں کے شیخ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ حضرت کھمس رات دن میں ایک ہزار رکعات ادا کرتے تھے جب تھک جاتے تو اپنے نفس سے کہتے کھڑے ہو جاؤ اے برائی کی جڑ خدا کی قسم میں ایک لمحہ کے لئے بھی تم سے راضی نہیں ہوں گا اللہ بھی تم سے راضی نہیں ہوگا۔

آپ رات کے درمیان میں یہ مناجات کرتے تھے:

اراک معذبی وانت قرۃ عینی، یا حبیب قلباہ.

(ترجمہ) کیا آپ مجھے عذاب دیں گے جبکہ آپ میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہیں اے میرے دل کے دوست۔

حضرت امام سفیان ثوریؒ کی نماز -

آپ کے بارے میں امام شعبہ فرماتے ہیں کہ امام سفیان ثوری امیر المؤمنین فی الحدیث ہیں۔ (یعنی تمام احادیث کے حافظ و عالم ہیں)۔

امام ابن عیینہ حضرت سفیان ثوری کے بارے میں فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرامؓ کے بعد لوگوں کے امام تین ہیں۔ حضرت ابن عباس اپنے زمانے میں امام تھے۔ امام شعبی اپنے زمانے میں امام تھے اور امام سفیان ثوریؒ اپنے زمانے میں امام تھے حضرت بشر بن حارث نے فرمایا سفیان ثوری میرے نزدیک لوگوں کے امام ہیں۔

حضرت عبدالرزاق بن ہمام رحمہ اللہ نے فرمایا کہ حضرت سفیان نے کھانا مانگا پھر اس کو کھایا اور کھجور بھی اور مکھن بھی کھایا پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھتے رہے زوال آفتاب سے لے کر عصر تک پھر فرمایا کہ اس زنگی (یعنی کالے نفس) کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو، پھر اس کو تکلیف میں ڈال دو۔

حضرت عبدالرزاق نے یہ بھی فرمایا کہ جب حضرت سفیان ہمارے پاس تشریف لائے تو آپ کے لئے سکباج (سرکہ میں پکے ہوئے گوشت) کی ہانڈی تیار کی گئی آپ نے اس کو کھایا پھر میں آپ کے پاس طائف کی کشمش لایا آپ نے اس کو بھی کھایا پھر فرمایا اے عبدالرازق گدھے کو چارہ ڈال دو (یعنی نفس رجاؤ پھر عبادت کیلئے کھڑا کردو) اور پھر اس سے محنت لو چنانچہ اس کے بعد آپ کھڑے ہوئے اور صبح تک نماز پڑھتے رہے۔

حضرت ابن وہب فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سفیان ثوریؒ کو مغرب کے بعد حرم میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا پھر جب آپ نے سجدہ کیا تو سجدہ سے نہ اٹھے حتیٰ کہ عشاء کی اذان ہوگئی۔

حضرت احمد بن یونس فرماتے ہیں کہ ہمیں علی بن فضیل رحمہ اللہ نے فرمایا میں نے حضرت سفیان ثوریؒ کو سجدہ کرتے ہوئے دیکھا میں نے سات طواف کر لئے لیکن آپ نے ابھی تک سر نہیں اٹھایا تھا۔

حضرت مؤمّل بن اسماعیل فرماتے ہیں کہ حضرت سفیان ثوریؒ مکہ میں ایک سال تک رہے تھے آپ عصر سے مغرب تک کے علاوہ کسی بھی وقت میں عبادت سے فارغ نہیں ہوتے تھے عصر سے مغرب کے درمیان آپ محدثین کے پاس بیٹھتے تھے اور یہ بھی عبادت تھی۔

حضرت عبدالرحمٰن بن مہدی فرماتے ہیں کہ میں حضرت سفیان ثوریؒ کی تلاوت کو ان کی کثرت گریہ وزاری کی وجہ سے سننے کی ہمت نہیں رکھتا تھا۔

حضرت سفیان نے فرمایا جب کہ وہ دائمی رات کو عبادت کرنے والے تھے پانچ مہینے تک میری رات کی عبادت ایک گناہ کی وجہ سے چھوٹ گئی جو مجھ سے سرزد ہوا تھا۔

حضرت مزاحم بن زُفر فرماتے ہیں کہ ہمیں حضرت سفیان ثوری نے مغرب کی نماز پڑھائی جب تلاوت کی اور اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ تک پہنچے تو روتے رہے حتیٰ کہ آپ کی تلاوت رک گئی پھر دوبارہ آپ نے **الحمد للہ** سے شروع کیا۔

حضرت یحییٰ بن سعید قطان فرماتے ہیں میں نے کسی شخص کو بھی حضرت سفیان ثوریؒ سے افضل نہیں دیکھا اگر حدیث کی روایت نہ ہوتی (تو ہر وقت وہ دوسری عبادتوں میں مصروف رہتے) آپ ظہر اور عصر کے درمیان بھی نماز میں مصروف رہتے تھے مغرب اور عشاء کے درمیان بھی نماز میں مصروف رہتے تھے اور جب حدیث کا مذاکرہ سنتے تھے تو نماز چھوڑ کر اس مذاکرے میں شریک ہو جاتے تھے۔

حضرت عبدالرحمٰن بن اسحاق الکنانی فرماتے ہیں جب حضرت سفیان ثوری فوت ہوئے میں نے آپ کے جسم کو اٹھا کر غسل کرنے والے تختے پر رکھا اور آپ کے تہبند کو کھولا تو اس تہبند میں ایک رقعہ تھا کہ جس میں حدیث کے اطراف لکھے ہوئے تھے۔

حضرت حواری بن ابی الحواری فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سفیان ثوریؒ کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا جب ان پر نیند غالب ہونے لگی تو آپ بیٹھ کر نماز پڑھنے لگے حتیٰ کہ جب تھک گئے تو لیٹ گئے اور لیٹ کر نماز پڑھنے لگے۔

حضرت فریابی فرماتے ہیں کہ حضرت سفیان ثوری نماز پڑھتے تھے پھر جوانوں کی طرف متوجہ ہو کر فرماتے تھے کہ تم اب نماز نہیں پڑھو گے تو کب پڑھو گے؟

حضرت یحیٰ بن یمان فرماتے ہیں میں نے حضرت سفیان کو رات کے وقت گھومتے ہوئے دیکھا کہ اپنی آنکھوں پر پانی مارتے تھے حتیٰ کہ نیند کا اثر زائل ہو جائے۔

حضرت اسحاق بن ابراہیم الحنینی فرماتے ہیں کہ ہم حضرت سفیان ثوری کی مجلس میں بیٹھے تھے آپ ایک ایک آدمی سے پوچھ رہے تھے کہ اس نے رات کو کیا عبادت کی اور ہر آدمی بتا رہا تھا حتیٰ کہ آپ نے سب لوگوں سے پوچھا پھر ان لوگوں نے کہا اے ابو عبداللہ آپ نے ہم سے پوچھ لیا اور ہم نے آپ کو بتا دیا اب آپ بتائیں کہ آپ نے رات میں کیا عمل کیا ہے تو آپ نے فرمایا کہ شروع رات میں میں نے آرام کیا جتنا دیر نیند آئی میں نے اس کو نہیں روکا پھر جب بیدار ہوا تو پھر میں نہیں سویا۔

حضرت ابن مہدی فرماتے ہیں کہ مجھے آپ سے حیاء اور ہیبت کی وجہ سے قدرت نہیں تھی کہ میں حضرت سفیان ثوری کی طرف دیکھ سکوں۔

حضرت ابوزید عبثر فرماتے ہیں کہ حضرت سفیان نے رات کے وقت

إِنَّا كُنَّا من قَبْلُ في أَهْلِنَا مُشْفِقِيْن. (الطور: ۲۶)

(ترجمہ) ہم اس سے پہلے (دنیا میں) اپنے گھروں میں ڈرتے رہتے تھے۔

پڑھی تو منہ چھوڑ بھاگ پڑے حتیٰ کہ لوگوں نے پیچھے سے جا کے پکڑا اور آپ کو قسم دی کہ تم جس درجہ زیادہ عبادت کر رہے ہو اس کو کم کردو۔

حضرت عبداللہ بن الفرج فرماتے ہیں کہ جب حضرت سفیان ثوریؒ نے اپنا حج ادا کر لیا اور بصرہ کی طرف آگئے تو حضرت یحیٰ بن سعید اور حضرت عبدالرحمٰن بن مہدی کے پڑوس میں ایک سبزی فروش کے گھر میں اقامت اختیار کی اس سبزی فروش نے مجھ سے بیان کیا کہ آپ رات بھر نماز کی جستجو کرتے رہے حتیٰ کہ میں نے پچاس مرتبہ آپ کی اس خواہش کو شمار کیا اور رات کے اخیر وقت میں آپ کا انتقال ہو گیا۔

حضرت قبیصہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سفیان ثوری کو نیند میں دیکھا اور عرض کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا ہے تو فرمایا:

نظرت إلى ربي كفاحا فقال لي هنيئاً رضائي عنك يا ابن سعيد

فقد كنت قواما إذا قبل الدجى — بعبرة مشتاق وقلب عميد
فدونك فاختر أي قصراً ردته — وزرني فاني منك غير بعيد

(ترجمه)

(۱) میں نے اپنے رب کو اپنے سامنے دیکھا مجھ سے اللہ نے فرمایا اے ابن سعید تجھے میری رضا مبارک ہو۔
(۲) تم جب رات آتی تھی تو مشتاق آنسوؤں کے ساتھ اور متوجہ دل کے ساتھ خوب عبادت کرتے تھے۔
(۳) پس جو محل تمہیں پسند ہو وہ لے لو اور میری زیارت کر، میں تم سے دور نہیں ہوں۔

امام اہل الشام امام اوزاعیؒ کی نماز

آپ سے نماز کے خشوع کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا آنکھوں کو نیچا رکھنا اور کندھوں کو جھکا دینا اور دل کو نرم کرنا (یعنی حزن اور خوف کو دل میں طاری رکھنا)۔

حضرت ولید بن مزید فرماتے ہیں کہ امام اوزاعی اس درجے کی عبادت کرتے تھے کہ ہم نے کسی کے بارے میں نہیں سنا کہ اس کو اتنی قوت اور ہمت حاصل ہوتی ہو جب بھی ہم نے آپ کو دیکھا تو آپ کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے۔

امام اوزاعی فرماتے ہیں کہ جس نے رات کو لمبا قیام کیا (عبادت کی) تو اس کے لئے اللہ کے سامنے قیامت کے دن کھڑا ہونا آسان ہو گیا۔

حضرت ولید بن مسلم فرماتے ہیں میں نے امام اوزاعی سے زیادہ عبادت میں محنت کرنے والا کوئی نہیں دیکھا۔

حضرت ضمرہ بن ربیعہ فرماتے ہیں کہ ہم نے امام اوزاعی کے ساتھ ۱۵۰ھ میں حج کیا میں نے آپ کو کبھی بھی کجاوے میں نہ رات کو نہ دن کو سوتے ہوئے نہیں دیکھا آپ نماز پڑھتے تھے جب نیند کا غلبہ ہوتا تھا تو کجاوے کی لکڑی کی ٹیک لگا لیتے تھے۔

حضرت عبیدہ بن عثمان فرماتے ہیں جس نے امام اوزاعی کو دیکھا اس کے لئے ان کی زیارت کافی ہے اس اعتبار سے جو اس نے ان پر عبادت کا اثر دیکھا تھا میں جب آپ کو کھڑے ہو کر نماز پڑھتے ہوئے دیکھتا تھا گویا کہ ان کی یہ حالت تھی کہ جیسے تم کسی ایسے بدن کی طرف دیکھو جس میں روح نہ ہو۔

(فائدہ) یعنی غایت خشوع وخضوع پورے جسم میں کوئی حرکت نہیں ہوتی تھی اس طرح سے آپ نماز پڑھتے تھے۔

حضرت بشر بن منذر فرماتے ہیں کہ میں نے امام اوزاعی کو دیکھا گویا کہ آپ خشوع و خضوع کی وجہ سے نابینا ہو چکے ہیں۔ (یعنی اپنی آنکھوں کو اتنا نماز میں خشوع میں رکھتے تھے)۔

حضرت ابومسہر آپ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ آپ رات بھر نماز، تلاوت اور رونے کی حالت میں گزارتے تھے اور مجھے میرے بعض دوستوں نے جو بیروت کے رہنے والے تھے بتایا کہ آپ کی والدہ امام اوزاعی کے گھر میں گئیں اور آپ کی جائے نماز کو دیکھا تو رات کے آنسوؤں کی وجہ سے بھیگی ہوئی تھی۔

ایک عورت امام اوزاعی رحمہ اللہ کی بیوی کے پاس گئی ان دونوں کا آپس میں ربط اور تعلق تھا اس نے امام اوزاعی کی نماز کی سجدے کی جگہ پر تری دیکھی تو امام اوزاعی کی بیوی سے کہا تیری ماں تجھے گم کرے میرا خیال ہے کہ بچوں کا خیال نہیں رکھتی حتیٰ کہ وہ شیخ کی مسجد میں پیشاب کر دیتے ہیں تو انہوں نے فرمایا تو تباہ ہو جائے یہ جگہ صبح کے وقت شیخ کے سجدے میں آنسوؤں کے گرنے کی وجہ سے ایسی ہی ہوتی ہے۔

شیخ عراق حضرت مسعر بن کدامؒ کی نماز

حضرت سفیان ثوری آپ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مسعر سے زیادہ افضل آدمی نہیں دیکھا حضرت مسعر سچائی کی کان تھے۔

حضرت خالد بن عمرو فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مسعر کو دیکھا گویا کہ آپ کی پیشانی کثرت سجدوں کی وجہ سے ہرنی کا گھٹنا بن چکی تھی یعنی اس پر نشان پڑ چکا تھا۔

حضرت ابوالولید الضبی فرماتے ہیں کہ میں نے ایک بوڑھے سن رسیدہ کو دیکھا جس نے ڈنڈے پر ٹیک لگائی ہوئی تھی وہ حضرت مسعر بن کدام سے ملنا چاہتا تھا لیکن آپ کو نماز پڑھتے ہوئے پایا اور حضرت مسعر نے بھی نماز کو لمبا کر دیا تھا جس سے وہ بوڑھا تھک کر بیٹھ گیا جب حضرت مسعر نماز سے فارغ ہوئے تو بوڑھے نے کہا کہ اپنی نماز کا کچھ کفیل بنالو تو حضرت مسعر نے اس سے فرمایا تم بھی اسی کی طلب میں لگ جاؤ جس کا نفع تمہارے لئے باقی رہے۔

امیر المؤمنین فی الحدیث حضرت شعبہ بن الحجاج کی نماز

حضرت یحیٰی بن معین فرماتے ہیں کہ شعبہ متقین کے امام ہیں۔

اور سفیان ثوری نے فرمایا کہ ہمارے استاد شعبہ نے کیسا عمل کیا۔

حضرت ابوقطن فرماتے ہیں کہ میں نے جب بھی حضرت شعبہ کو رکوع کرتے ہوئے دیکھا تو میں نے یہی سمجھا کہ آپ رکوع کر کے بھول گئے ہیں اور جب وہ دو سجدوں کے درمیان بیٹھے تب بھی میں نے یہی کہا کہ آپ اگلے عمل کو بھول گئے ہیں فرمایا کہ حضرت شعبہ کے کپڑے مٹی کی طرح کے تھے آپ کثرت سے نماز پڑھتے تھے اور سخی تھے۔

حضرت ابو بحر البکر اوی فرماتے ہیں کہ میں نے کسی کو حضرت شعبہ سے زیادہ اللہ کا عبادت گزار نہیں دیکھا انہوں نے اللہ کی اس طرح عبادت کی کہ ان کا چمڑا ان کی ہڈیوں پر سوکھ گیا تھا اور کالے پڑ گئے تھے حتیٰ کہ آپ کا چمڑا آپ کی پشت پر بھی خشک ہو گیا کہ چمڑے اور ہڈیوں کے درمیان گوشت نہیں رہا تھا۔

حضرت عبدالسلام بن مطہر فرماتے ہیں کہ میں نے کسی کو حضرت شعبہ سے زیادہ عبادت میں متوجہ نہیں دیکھا۔

حضرت عبدالعزیز بن ابی رواد فرماتے ہیں کہ حضرت شعبہ جب اپنے جسم کو کھرچتے تھے تو اس سے مٹی جھڑتی تھی آپ سخی تھے کثرت سے نماز ادا کرنے والے تھے۔

شیخ الاسلام حضرت حماد بن سلمہؒ

امام عبدالرحمٰن بن مہدی فرماتے ہیں کہ اگر حماد بن سلمہ سے کہا جاتا کہ تم کل فوت ہو جاؤ گے تو بھی وہ اپنے نیک اعمال میں مزید اضافہ نہ کر سکتے تھے (یعنی ان کے تمام اوقات عبادت میں مصروف ہو چکے تھے)۔

حضرت موسیٰ بن اسماعیل نے فرمایا اگر میں تمہیں کہوں کہ میں نے حضرت حماد بن سلمہ کو ہنستے ہوئے نہیں دیکھا تو میں سچ کہوں گا آپ مشغول ہوتے تھے یا حدیث پڑھانے میں یا تلاوت میں یا تسبیح میں یا نماز میں آپ نے دن کو انہی اعمال پر تقسیم کر رکھا تھا۔

حضرت یونس بن محمد المؤدب فرماتے ہیں کہ حضرت حماد بن سلمہ کی وفات مسجد میں نماز کی حالت میں ہوئی تھی۔

شیخ الاسلام حضرت ابوبکر بن عیاشؒ کی نماز

حضرت احمسی فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوبکر بن عیاش سے کسی کو بہتر نماز پڑھنے والا نہیں دیکھا۔

حضرت ابوعبداللہ النخعی فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر بن عیاش کے لئے پچاس سال سے بستر نہیں بچھایا گیا تھا یعنی آپ رات کو آرام نہیں کرتے تھے۔

حضرت یزید بن ہارون فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر بن عیاش بہترین اور فاضل شخص تھے آپ نے چالیس سال تک زمین پر اپنا پہلو نہیں ٹکایا۔

مفتی دمشق حضرت سعید بن عبدالعزیز التنوخیؒ

امام ابوحازم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابومسہر حضرت سعید کو امام اوزاعی سے مقدم سمجھتے تھے۔

امام حاکم حضرت سعید بن عبدالعزیز کے بارے میں فرماتے ہیں کہ آپ اہل شام میں فقہ، امانت اور تقدم کے اعتبار سے ایسے ہیں جیسے امام مالک اہل مدینہ کے

لئے تھے۔

آپ کے بارے میں حضرت اسحاق بن ابراہیم ابوالنضر فرماتے ہیں کہ میں حضرت سعید بن عبدالعزیز کے نماز میں چٹائی پر آنسوؤں کے گرنے کی آواز سنتا تھا۔

حضرت احمد بن ابی الحواری فرماتے ہیں کہ مجھے ابوعبدالرحمٰن الاسدی نے بیان کیا کہ میں نے حضرت سعید بن عبدالعزیز سے عرض کیا تھا یہ نماز میں جو آپ کو رونا طاری ہوتا ہے یہ کیوں ہے؟ فرمایا اے بھتیجے تم یہ کیوں پوچھنا چاہتے ہو فرمایا شاید کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس کے جواب سے نفع پہنچائے فرمایا کہ جب میں نماز پڑھنے کے لئے کھڑا ہوتا ہوں تو جہنم میرے سامنے ہوتی ہے۔

امام محمد بن المبارک الصوری فرماتے ہیں کہ حضرت سعید کی جب جماعت کی نماز فوت ہو جاتی تو آپ روتے رہتے تھے۔

خدا کی قسم یہ مردوں کا رونا ہے۔

حضرت ولید بن مسلم فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن عبدالعزیز ساری رات بیدار ہو کر عبادت کرتے تھے جب فجر طلوع ہوتی تھی تو نیا وضو کر کے مسجد کی طرف جاتے تھے۔

محدث ربانی حضرت بشر بن منصورؒ

آپ محدث حضرت علی بن مدینیؒ اور حضرت عبدالرحمٰن بن مہدیؒ اور حضرت بشر حافیؒ کے استاد تھے اور حضرت علی بن مدینیؒ اور حضرت عبدالرحمٰن بن مہدیؒ دونوں امام بخاری رحمہ اللہ کے قابل فخر اساتذہ میں سے ہیں۔

ان کے بارے میں حضرت عبدالرحمٰن بن مہدی فرماتے ہیں کہ میں نے ان جیسا آدمی نہیں دیکھا۔

حضرت عباس بن ولید بن نصر فرماتے ہیں کہ حضرت بشر بن منصورؒ پسند کرتے تھے کہ (اوقات مکروہہ کے علاوہ) تمام اوقات میں نماز پڑھی جائے نماز کے لئے اوقات نہ سوچے جائیں۔

حضرت غسان بن فضل فرماتے ہیں کہ حضرت بشر بن منصور ان لوگوں میں سے تھے جن کی زیارت کی جائے تو اللہ یاد آجائے جب ان کے چہرے کو دیکھوتو آخرت یاد آجائے۔

حضرت بشر بن منصور کے بھتیجے حضرت اسید بن جعفر فرماتے ہیں کہ حضرت بشر بن منصور کی کبھی بھی تکبیر اولی قضاء نہیں ہوئی۔

حضرت ابن مہدی فرماتے ہیں کہ میں نے کسی شخص کونہیں دیکھا جو پرہیز گاری اور رقتِ قلب کے اعتبار سے ان سے آگے ہو۔

امام علی بن مدینی فرماتے ہیں کہ میں نے کسی شخص کو بشر بن منصور سے زیادہ خدا سے ڈرانے والانہیں دیکھا آپ روزانہ پانچ سو رکعات ادا کرتے تھے۔

حضرت سہل بن منصور فرماتے ہیں کہ حضرت بشر نماز پڑھتے تھے اور طویل نماز پڑھتے تھے ایک آدمی پیچھے آکر بیٹھا وہ آپ کو دیکھتا رہا آپ نے سمجھ لیا جب سلام پھیرا تو فرمایا جوتو نے مجھ سے عبادت دیکھی ہے تو سمجھ لو ابلیس نے فرشتوں کے سامنے ایک زمانہ تک عبادت کی تھی۔

شیخ الاسلام حضرت جریر بن عبدالحمیدؒ کی نماز

حضرت علی بن المدینی فرماتے ہیں کہ حضرت جریر بن عبدالحمیدؒ رات کو عبادت کرنے والے حضرات میں سے تھے آپ کی ایک رسی تھی کہا جاتا ہے کہ جب آپ تھکتے تھے تو اس سے لٹک جاتے تھے آپ کا مقصد یہ تھا کہ جاگ کر نماز پڑھتے رہیں۔

امام وکیع بن الجراحؒ

آپ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے شاگرد تھے اور امام شافعی رحمہ اللہ کے استاد تھے۔

حضرت یحیٰی بن ایوب فرماتے ہیں مجھے حضرت وکیع کے بعض شاگردوں نے بیان کیا جو ہمیشہ ان کیساتھ رہتے تھے کہ حضرت وکیع اس وقت تک نہیں سوتے تھے جب تک کہ ہر رات میں ایک تہائی قرآن پاک کی تلاوت نہ کرلیں پھر رات کے اخیر

میں بھی کھڑے ہوتے ہیں اور قرآن پاک کا حصہ مفصلات کا جو ہے وہ تلاوت کرتے ہیں پھر بیٹھ کر کے استغفار کرتے رہتے ہیں حتیٰ کہ فجر طلوع ہو جاتی ہے۔

حضرت ابراہیم بن وکیع فرماتے ہیں کہ میرے والد نماز پڑھتے تھے ہمارے گھر میں کوئی ایک ایسا نہیں ہوتا تھا مگر وہ بھی نماز شروع کر دیتا تھا یہاں تک کہ ہماری کالی لونڈی بھی۔

حضرت احمد بن سنان فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت وکیع رحمہ اللہ کو دیکھا جب وہ نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو جسم کی کوئی چیز حرکت نہیں کرتی تھی نہ تو آپ ایک جگہ سے ہٹتے تھے نہ ایک پاؤں سے دوسرے پاؤں کی طرف مائل ہوتے تھے۔

امام عبدالرحمٰن بن مہدیؒ

آپ امام بخاری رحمہ اللہ کے ان اساتذہ میں سے ہیں جن پر امام بخاری رحمہ اللہ کو فخر تھا حضرت عبدالرحمٰن کے بیٹے حضرت یحییٰ فرماتے ہیں کہ ان کے والد رات کو کھڑے ہوئے اور ساری رات عبادت کی جب صبح ہوئی تو اپنے آپ کو بستر پر ڈال دیا پھر سو گئے حتیٰ کہ آفتاب طلوع ہو گیا لیکن صبح کی نماز سے رہ گئے پھر فرمایا یہ بستر پر سونے کی شامت ہے پھر انہوں نے ایسا کیا کہ اپنے اور زمین کے درمیان کوئی چیز نہ بچھائی دو مہینوں تک جس سے آپ کی پنڈلیاں زخمی ہو گئیں۔

حضرت عبدالرحمٰن رستہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عبدالرحمٰن بن مہدی سے ایک آدمی کے بارے میں پوچھا جو نئی شادی کرتا ہے کیا وہ کئی دن تک جماعت چھوڑ سکتا ہے فرمایا نہیں ایک نماز بھی نہیں چھوڑ سکتا اور میں آپ کے پاس تو اس صبح کو حاضر ہوا جب ان کی بیٹی کی شادی ہوئی تھی آپ نکلے اور اذان دی پھر اپنی بیٹی اور اس کے دولہا کے دروازے پر گئے اور لونڈی سے کہا ان دونوں کو کہو کہ نماز کے لئے نکلیں یہ بات کہنے سے عورتیں اور لونڈیاں باہر نکلیں اور کہنے لگیں سبحان اللہ یہ کیا بات ہے تو آپ نے فرمایا کہ میں اس وقت تک یہاں سے نہیں جاؤں گا جب تک کہ یہ نماز کے لئے نہیں نکلیں گے چنانچہ حضرت عبدالرحمٰن بن مہدی کے نماز پڑھنے کے بعد یہ دونوں

نکلے اور مسجد کی طرف ان کو ابن مہدی نے بھیجا۔

امام ذہبی فرماتے ہیں کہ سلف خیر پر اس طرح سے حریص ہوتے تھے۔

امام یزید بن ہارون بن زاذی السلمی کی نماز

آپ کے بارے میں علامہ ذہبی سیر اعلام النبلاء (۳۵۸/۹) میں فرماتے ہیں کہ آپ علم وعمل کے سردار تھے ثقہ اور حجت تھے، بڑی شان رکھتے تھے۔

حضرت احمد بن سنان القطان فرماتے ہیں کہ ہم نے کسی عالم کو نہیں دیکھا جس نے حضرت یزید بن ہارون سے خوبصورت نماز پڑھی ہو آپ اس طرح سے قیام کرتے تھے جیسے کوئی ستون ہو آپ رات دن کسی وقت نماز نہیں چھوڑتے تھے۔

حضرت عاصم بن علی فرماتے ہیں کہ میں اور حضرت یزید بن ہارون حضرت قیس بن ربیع کے پاس تھے۔ حضرت یزید بن ہارون کی یہ حالت تھی کہ جب آپ عشاء کی نماز پڑھ لیتے تھے تو ساری رات عبادت میں گزر جاتی تھی حتی کہ صبح کی نماز بھی اسی وضو سے پڑھتے تھے آپ کی یہ حالت چالیس سال سے زائد عرصہ تک رہی۔

حضرت محمد بن اسماعیل الصائغ جو مکہ میں اقامت پذیر ہوئے تھے فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت یزید بن ہارون سے پوچھا آپ رات کا کتنا حصہ عبادت کرتے ہیں تو آپ نے فرمایا کیا میں رات کو کبھی سوتا بھی ہوں اگر ایسا ہو تو اللہ تعالی میری آنکھوں کو کبھی نیند میں بتلا نہ کریں۔

حضرت احمد بن سنان فرماتے ہیں کہ حضرت یزید اور حضرت ہشیم رات اور دن طویل نماز ادا کرنے میں مشہور ومعروف تھے۔

محدث اور قاری بصرہ حضرت یعقوب بن اسحاق حضرمی کی نماز

آپ قرأت عشرہ کے آئمہ میں سے ایک امام ہیں بہت بڑے مشہور محدث اور قاری ہیں۔

امام ابو القاسم ہذلی نے اپنی کتاب الکامل میں لکھا ہے کہ آپ کی طرح کا آدمی

آپ کے زمانے میں نہیں دیکھا گیا آپ عربی زبان اور اس کے وجوہِ استعمال کے عالم تھے قرآن اور اس کے اختلافات معانی کے عالم تھے فاضل اور متقی پرہیزگار اور زاہد عالم تھے۔ یہ بات ہم تک پہنچی ہے کہ ان کی اوڑھنی ان کے کندھے سے اتار کر چوری کی گئی آپ نماز میں تھے لیکن آپ کو معلوم نہ ہو سکا پھر ان کی چادر ان کو واپس لوٹائی گئی تب بھی آپ کو معلوم نہ ہوا کیونکہ آپ اپنے رب تعالیٰ کی عبادت میں مصروف تھے۔

حضرت ہُدْبَہ بن خالد القیسی کی نماز

آپ اکابر علماء عاملین میں سے تھے آپ کی مثال مشکل سے ملتی تھی۔

حضرت عبدان اللہ ہوازی فرماتے ہیں کہ ہم حضرت ہدبہ کے پیچھے ان کی نماز کے طویل کرنے کی وجہ سے نماز نہیں پڑھتے تھے۔ آپ رکوع اور سجود میں پینتیس (۳۵) دفعہ کے قریب تسبیحات پڑھتے تھے آپ اللہ کی مخلوق میں سے حضرت ہشام بن عمار کے مشابہ تھے ان کی داڑھی ان کے چہرے اور ہر چیز میں حتیٰ کہ نماز کے اعتبار سے بھی۔

امام اعظم ابوحنیفہؒ کی نماز

آپ ایک مرتبہ بیت اللہ شریف میں حاضر ہوئے اور کعبہ شریف کے اندر ایک رکعت میں پورا قرآن پاک ختم کیا۔

حضرت امام مسعر بن کدام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک شخص کو مسجد میں نماز پڑھتے دیکھا کافی طویل قیام کیا میں نے کہا ابھی سورۃ بقرہ پر رکوع کرے گا پھر خیال کیا کہ ال عمران پر کرے گا اسی طرح سورۃ بہ سورۃ مجھے خیال آتا رہا لیکن میں نے دیکھا کہ اس شخص نے ساری رات جاگ کر نماز میں گذاری صبح ہوئی تو پڑھانے بیٹھ گئے پھر دوپہر کو قیلولہ کیا پھر عصر تک درس وتدریس کا سلسلہ رہا پھر مغرب تک پھر عشاء تک پھر عشاء کے بعد نماز کے لئے کھڑے ہو گئے ساری رات اسی طرح سے گذر گئی

اور صبح کی نماز عشاء کے وضو سے پڑھی اسی طرح سے دوسری رات، تیسری رات میں نے دیکھا پھر میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ تو انہوں نے کہا یہ امام ابوحنیفہ ہیں تو میں نے کہا یہ بہت نیک آدمی ہیں میں ان کے ساتھ رہوں گا جب تک یہ زندہ رہیں گے چنانچہ ایسے ہی ہوا امام مسعر بن کدام امام صاحب کی وفات تک ان کے ساتھ رہے جب کہ خود بہت بڑے محدث اور عبادت گذار تھے۔

ایک مرتبہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ ایک راستے پر جا رہے تھے تو دو آدمیوں نے آہستہ آہستہ آپس میں کہا یہ وہ ہیں جو ساری رات عبادت میں گزار دیتے ہیں امام صاحب نے فرمایا آپ لوگوں کا میرے بارے میں یہ گمان ہے تو میں کیوں نہ ساری رات عبادت کروں اس وقت سے آپ ساری رات عبادت میں مصروف رہتے تھے۔

قاضی القضاۃ امام ابو یوسفؒ کی نماز

قاضی ابن سماعہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا دن کے وقت دو سو رکعات پڑھنے کا معمول تھا۔

امام احمد بن حنبلؒ کی نماز

آپ کے بیٹے حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ میرے والد روزانہ رات دن میں تین سو رکعات نماز پڑھتے تھے پھر جب حکومت کی طرف سے کوڑے لگنے کی وجہ سے بیمار ہوئے اور کمزور ہو گئے تو روزانہ ڈیڑھ سو رکعات ادا کرتے تھے۔

(فائدہ) خلق قرآن کے فتنے میں امام احمد بن حنبل کو ظالم حکومت نے کوڑے مارے تھے جس کی طرف اس روایت میں اشارہ ہے۔

حضرت سیدنا ہناد بن سریؒ کی نماز

حضرت احمد بن سلمہ النیشاپوری فرماتے ہیں کہ حضرت ہناد رحمہ اللہ بہت رونے والے تھے۔ ایک دن تلاوت قرآن کی بجائے ہمارے لئے فارغ ہوئے لیکن پھر بھی وضو کیا اور

مسجد میں چلے گئے اور زوال تک مسجد میں نماز پڑھتے رہے میں بھی آپ کے ساتھ مسجد میں رہا پھر آپ وہاں سے اپنے گھر کی طرف لوٹ گئے اور وضو کیا پھر ہمارے ساتھ آکر ظہر کی نماز پڑھی پھر قرآن شریف کی تلاوت میں مصروف رہے حتیٰ کہ مغرب کی نماز پڑھی میں نے آپ کے ایک پڑوسی سے پوچھا کہ یہ کتنا عرصے سے اس طرح عبادت میں مصروف ہیں تو اس نے کہا ستر سال سے آپ دن میں اسی طرح عبادت میں مصروف رہتے ہیں تمہاری کیا حالت ہوگی جب تم ان کی رات کی عبادت دیکھ لو آپ کو کوفے کا تارک الدنیا کہا جاتا تھا۔

سیدنا حاتم اصمؒ کی نماز

آپ کے بارے میں علامہ ذہبیؒ نے سیر أعلام النبلاء (۱۱/۴۸۴-۴۸۵) میں لکھا ہے کہ حاتم بن عنوان بن یوسف بلخ کے رہنے والے تھے واعظ تھے حکمت کی گفتگو کرتے تھے شہرت اصم کے لفظ سے تھی آپ نے زہد، مواعظ اور حکمت میں بڑا جلیل القدر کلام فرمایا ہے آپ کو اس امت کا لقمان حکیم کہا جاتا تھا۔

حضرت رباح الہروی فرماتے ہیں کہ حضرت عصام بن یوسف حضرت حاتم اصم رحمہ اللہ کے پاس سے گذرے جب کہ حضرت حاتم اپنی مجلس میں گفتگو فرما رہے تھے تو انہوں نے فرمایا اے حاتم آپ نماز اچھی طرح پڑھ سکتے ہیں فرمایا ہاں تو انہوں نے پوچھا آپ کس طرح سے نماز پڑھتے ہیں۔ فرمایا اللہ کے حکم کی وجہ سے کھڑا ہوتا ہوں اور خوف وخشیت کے ساتھ چلتا ہوں اور نیت کر کے نماز میں چلتا ہوں اور عظمت کے ساتھ اللہ کی تکبیر ادا کرتا ہوں اور ترتیل اور فکر کے ساتھ قرآن کی قرأت کرتا ہوں خشوع کے ساتھ رکوع کرتا ہوں تواضع کے ساتھ سجدہ کرتا ہوں، اور پوری طرح تشہد کی ادائیگی کے لئے بیٹھتا ہوں اور طریقۂ سنت کے مطابق سلام پھیرتا ہوں اور نماز کو اخلاص کے ساتھ اللہ کی بارگاہ میں پیش کر دیتا ہوں اور اپنے نفس کی طرف خوف کی صورت میں لوٹتا ہوں، مجھے یہ ڈر ہوتا ہے کہ شاید میری یہ نماز قبول نہ ہوئی ہو اور اسی کوشش کے ساتھ میں موت تک نماز کی حفاظت کرتا رہوں گا اس پر حضرت عصام بن

یوسف نے فرمایا کہ آپ گفتگو کریں آپ اچھی طرح سے نماز پڑھتے ہیں۔

حضرت حاتم اصم رحمہ اللہ نے فرمایا میری جماعت کی نماز فوت ہوگئی تو حضرت ابواسحاق بخاری رحمہ اللہ نے تنہا مجھے تعزیت اور افسوس کیا اور اگر میرا کوئی بچہ فوت ہو جاتا تو دس ہزار سے بھی زیادہ لوگ مجھے افسوس کرنے کے لئے آتے دین کی مصیبت لوگوں کے نزدیک دنیا کی مصیبت سے ہلکی ہوگئی ہے۔

شیخ الشافعیہ امام مزنیؒ کی نماز

آپ رحمہ اللہ کی جب جماعت کی نماز فوت ہوجاتی تھی تو آپ وہ نماز پچیس مرتبہ ادا کرتے تھے۔

فقیہ مغرب حضرت ابوعبداللہ محمد بن ابراہیم بن عبدوس کی نماز

آپ امام سحنون مالکی رحمہ اللہ کے شاگرد تھے۔

حضرت عبداللہ بن اسحاق بن التبان فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عبدوس چودہ سال اس حالت میں رہے کہ آپ نے عشاء کے وضو سے صبح کی نماز پڑھی تھی آپ غایت درجہ تواضع اختیار فرماتے تھے۔

امیر المؤمنین فی الحدیث حضرت امام بخاریؒ کی نماز

حضرت مسبح بن سعید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام بخاری رحمہ اللہ رمضان المبارک میں دن کو روزانہ ایک ختم کرتے تھے اور تراویح کے بعد نماز میں تین رات میں ایک ختم کرتے تھے۔

امام محمد بن ابی حاتم فرماتے ہیں کہ امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ کو اپنے شاگردوں کے ایک باغ میں دعوت دی گئی جب آپ نے لوگوں کو ظہر کی نماز پڑھائی اور نوافل شروع کیے جب نماز سے فارغ ہوئے تو اپنی قمیص کا دامن اٹھا کر اپنے پاس ایک ساتھی کو کہا دیکھو میری قمیص کے نیچے کوئی چیز تمہیں نظر آتی ہے تو ایک بھڑ نظر آیا ان

کوسولہ یا سترہ جگہ پر ڈنک مار چکا تھا جس سے آپ کا جسم ورما گیا تھا تو آپ سے حاضرین میں سے ایک آدمی نے کہا جب آپ کو پہلی دفعہ اس نے ڈنک مارا تھا تو آپ نماز سے فارغ کیوں نہ ہوئے تو فرمایا میں ایک سورت پڑھ رہا تھا میں چاہتا تھا کہ میں اس کو پورا کرلوں۔

امام اہل الریّ امام ابوزرعہ رازیؒ کی نماز

آپ کی طرف امام محدث اسحاق بن راہویہ رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ میں آپ کی وجہ سے روزانہ خوشی میں اضافہ پاتا ہوں اللہ کی تعریف ہے جس نے آپ کو ان لوگوں میں سے بنایا ہے جو نبی کی سنت کی حفاظت کرتے ہیں۔

حضرت محمد بن یحیٰ النیشاپوری رحمہ اللہ نے فرمایا: مسلمان اس وقت تک خیر کے ساتھ رہیں گے جب تک کہ اللہ تعالیٰ ان کے لئے امام ابوزرعہ جیسے حضرات کو زندہ رکھیں گے۔

امام ابوزرعہ رازی رحمہ اللہ بیس سال تک نماز میں مصروف رہے آپ کی محراب میں کچھ لکھا ہوا تھا تو اس محراب کی لکھائی کے متعلق سوال کیا گیا اور یہ کہا گیا کہ بعض سلف صالحین نے نماز کی سامنے والی جگہ میں لکھائی کو مکروہ قرار دیا ہے اور یہ بھی کہا کہ یہ لکھائی آپ کے محراب میں بھی موجود ہے کیا آپ کو علم نہیں فرمایا سبحان اللہ جب آدمی اللہ کے سامنے حاضر ہو جائے اس کو کیا پتہ کہ اس کے سامنے کیا لکھا ہوتا ہے۔

شیخ الاسلام امام اہل مغرب حضرت بَقِی بن مَخلدؒ کی نماز

حضرت ابوعبیدہ فرماتے ہیں کہ حضرت بقی رحمہ اللہ ہر رات میں تیرہ رکعات کے اندر قرآن پاک ختم کرتے تھے اور دن کو سو رکعات نماز ادا کرتے تھے اور عمر بھر روزہ رکھتے تھے اور کثرت سے جہاد میں شریک ہوتے تھے اور علم دین میں فاضل شخص تھے آپ کے پوتے حضرت عبدالرحمٰن بن احمد بن بقی فرماتے ہیں کہ میرے دادا نے اپنی زندگی کو نیک کاموں پر تقسیم کر رکھا تھا جب صبح کی نماز پڑھ لیتے تھے تو قرآن کریم

کو دیکھ کر اپنا مقرر شدہ چھٹا حصہ تلاوت کرتے تھے اور اسی طرح سے آپ نماز میں رات اور دن میں ایک مرتبہ قرآن شریف بھی ختم کر دیتے تھے اور رات کی آخری تہائی میں روزانہ رات کو مسجد کی طرف نکلتے تھے اور فجر کے طلوع ہونے تک پورا قرآن پاک ختم کر لیتے تھے اور قرآن پاک کو دیکھ کر اپنا کچھ حصہ تلاوت کرنے کے بعد طویل ترین نوافل ادا کرتے تھے پھر گھر کی طرف آتے تھے جب کہ آپ کی مسجد میں طلباء جمع ہو چکے ہوتے تھے۔ آپ تازہ وضو کرتے اور ان کی طرف نکل جاتے تھے پھر جب سورج ڈھل جاتا تھا۔ تو آپ مسجد کے اذان دینے والے مینار کی طرف چلے جاتے تھے وہاں ظہر تک نوافل پڑھتے تھے پھر خود ہی اذان دیتے تھے پھر اس اذان کی جگہ سے اتر کر نماز پڑھتے تھے اور عصر تک احادیث سناتے تھے اور نماز میں مشغول رہتے تھے اور حدیث کا سماع کرتے تھے بسا اوقات آپ باقی دن میں وہاں سے نکل کر قبرستان کے درمیان بیٹھ کر روتے تھے اور عبرت پکڑتے تھے پھر جب سورج غروب ہو جاتا تھا تو اپنی مسجد میں آجاتے تھے پھر نماز پڑھتے تھے اور اپنے گھر کی طرف جا کر افطار کرتے تھے اسی طرح سے مسلسل جمعہ کے دن تک روزہ رکھتے تھے پھر مسجد کی طرف چلے جاتے تھے مسجد میں جانے کے بعد اپنے پڑوسیوں کے پاس جاتے تھے ان کے ساتھ ان کی دین و دنیا کے بارے میں گفتگو کرتے تھے پھر عشاء کی نماز پڑھتے تھے پھر اپنے گھر میں آتے تھے اور گھر والوں سے بات چیت کرتے تھے پھر تھوڑی سی دیر سو جاتے تھے یعنی جتنا نفس کو خواہش ہوتی تھی پھر اٹھ کر رات کے وقت عبادت میں لگ جاتے تھے۔ آپ کا یہی طریقہ رہا حتی کہ آپ کا انتقال ہو گیا۔

سید الطائفہ حضرت جنید بغدادیؒ کی نماز

علامہ ذہبی نے سیر اعلام النبلاء (۶۶/۱۴-۷۰) میں لکھا ہے کہ آپ نے علم میں بڑی مہارت حاصل کر لی تھی پھر آپ اللہ کی محبت اور عبادت کی طرف منتقل ہو گئے تھے اور حکمت کی باتیں فرماتے تھے اللہ تعالیٰ حضرت جنید پر رحمت فرمائے علم و عمل کے اعتبار سے جنید کا ہم مثل کہاں ہے۔

حضرت ابوالحسین بن الدراج فرماتے ہیں کہ حضرت جنید بغدادی رحمہ اللہ نے اللہ کی پہچان رکھنے والے حضرات کا ذکر کیا اور اس کا بھی کہ اہل معرفت حضرات اوراد اور عبادات کی کس طرح رعایت کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ان کے ساتھ کیا لطف و کرامات کا انعام فرمایا ہے اس کے بعد حضرات جنید بغدادی نے فرمایا کہ عارفین کے لئے عبادت بادشاہوں کے سروں پر تاج سے بھی زیادہ خوبصورت ہے۔

علامہ ذہبی رحمہ اللہ نے سیر اعلام النبلاء (۶۸/۶۷/۱۴) پر لکھا ہے کہ کہا جاتا ہے کہ حضرت جنید بغدادی رحمہ اللہ روزانہ تین سو رکعات نوافل ادا کرتے تھے اسی طرح سے کئی کئی ہزار تسبیحات بھی آپ کے ورد میں شامل تھیں۔

حضرت ابن نجید فرماتے ہیں کہ حضرت جنید بغدادی اپنی ایک دوکان نما کمرے کا دروازہ کھول کر اس میں داخل ہو جاتے تھے اور پردہ لٹکا کر چار سو رکعات نماز پڑھتے تھے حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا اگر کوئی شخص اللہ کے معاملے میں دس لاکھ مرتبہ بھی صداقت کا اظہار کرے پھر ایک لحظہ کے لئے بھی توجہ ہٹالے تو جو کچھ اس نے اس توجہ کے ہٹانے میں نقصان اٹھایا ہے وہ اس نفع سے زیادہ ہے جو اس نے دس لاکھ مرتبہ اللہ کے متعلق اپنے صدق لہجہ کا اظہار کیا ہے۔

حضرت محمد بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جنید بغدادی رحمہ اللہ کو خواب میں دیکھا اور عرض کیا اللہ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا تو آپ نے فرمایا: جو اشارات تصوف کے تھے یا جو عبارات تھیں وہ سب اڑ گئیں اور علوم فنون سب فنا ہو گئے اور جو رسوم تھے وہ سب مٹ گئے ہمیں سوائے ان رکعات کے کسی چیز نے فائدہ نہیں دیا جو ہم سحری کے درمیان ادا کیا کرتے تھے۔

شیخ الاسلام حضرت محمد بن نصر مروزیؒ کی نماز

حضرت ابوبکر الصبغی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے دو اماموں سے ملاقات کی ہے لیکن ان سے مجھے سماع حدیث کا شرف حاصل نہیں ہوا۔ ایک امام ابوحاتم رازی اور ایک حضرت محمد بن نصر المروزی۔ اور حضرت نصر المروزی رحمہ اللہ کی تو یہ حالت تھی

کہ میں نے ان سے بہتر نماز پڑھنے والا کوئی شخص نہیں دیکھا مجھے ان کے بارے میں یہ بات پہنچی ہے کہ ایک بھڑ نے آپ کی پیشانی پر بیٹھ کر کہ ایک دفعہ ڈنک مارا تو آپ کی پیشانی سے خون بہہ نکلا لیکن آپ نے حرکت تک نہ فرمائی۔

حضرت محمد بن یعقوب بن اخرم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت محمد بن نصر سے بہتر نماز پڑھنے والا نہیں دیکھا زہریلی مکھی آپ کے کان پر بیٹھتی تھی اور خون بہنے لگتا تھا لیکن آپ اپنے آپ کا اس سے دفاع نہیں کرتے تھے ہم آپ کے حسن نماز سے حسن خشوع سے اور نماز کے طریقہ ادا سے حیران ہوتے تھے آپ اپنی ٹھوڑی کو اپنے سینے پر رکھ کر قیام کے لئے کھڑے ہو جاتے تھے اور ایسا لگتا تھا جیسے کوئی لکڑی گاڑ دی گئی ہو۔

حضرت سیدنا ابوالحسین النوریؒ کی نماز

آپ حضرت سری سقطی رحمہ اللہ کے صحبت یافتہ تھے اور حضرت جنید بغدادی رحمہ اللہ آپ کی بڑی تعظیم فرماتے تھے۔

آپ کو النوری اس لئے کہتے تھے کہ جب آپ مسجد میں جاتے تھے تو مسجد روشن ہو جاتی تھی (جامع کرامات الاولیاء)۔

حضرت علی بن عبدالرحیم فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابوالحسین النوری رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے آپ کے قدموں کو دیکھا کہ پھولے ہوئے تھے میں نے ان کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ میرے جی نے کھجور کھانے کی خواہش کی تھی میں اس کو ٹالتا رہا لیکن وہ بھی شدت سے اصرار کرتا رہا میں نے کھجور خریدی اور اس کو کھا لیا پھر میں نے کہا اے نفس کھڑا ہو اور نماز پڑھ اس نے انکار کیا تو میں نے کہا میں اللہ کے لئے اپنے اوپر یہ نذر مانتا ہوں کہ میں چالیس دن تک زمین پر نہیں بیٹھوں گا چنانچہ ایسا ہوا کہ میں زمین پر نہ بیٹھا یعنی نماز میں مصروف رہا نماز کی حالت میں قیام رکوع، سجود، تشہد تو ہوتا رہا لیکن فارغ نہیں ہوا۔

امام ابوبکر عبداللہ بن زیاد النیشاپوریؒ کی نماز

آپ شافعی المسلک فقیہ تھے۔ اور امام مزنی کے شاگرد تھے اور امام مزنی امام شافعی رحمہ اللہ کے شاگرد تھے۔

حضرت ابی الفتح یوسف القواس فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوبکر النیشاپوری رحمہ اللہ سے سنا آپ نے فرمایا تو ایسے آدمی کو جانتا ہے جس نے چالیس سال تک رات کو نیند نہیں کی اور پانچ دانے روز کھا کر اپنی روزی پر گذارہ کیا اور صبح کی نماز عشاء کے وضو سے پڑھتا رہا پھر فرمایا وہ میں ہوں۔

محدث عصر حضرت ابوالعباس محمد بن یعقوب الاصمؒ کی نماز

آپ کے والد حضرت محدث اسحاق بن راہویہ رحمہ اللہ کے شاگردوں میں سے تھے۔

امام حاکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں آپ کا مذہب اور دینداری بہت اچھے انداز کی تھی اور یہ بھی مجھے بات پہنچی ہے کہ آپ نے اپنی مسجد میں ستر سال تک اذان دی تھی جب کبھی ان کو طلب معاش میں محتاجی ہوتی تھی تو آپ دین کی کتابیں لکھتے تھے اور اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھاتے تھے۔

جب کہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

من اذن ثنتی عشرة سنة ، وجبت له الجنة وكتب له بتاذينه في كل يوم ستون حسنة وباقامته ثلاثون حسنة

(ترجمہ) جس شخص نے بارہ سال اذان دی اس کے لئے جنت واجب ہوگئی اور اس کے لئے اس کے ہر دن کی اذان دینے کے بدلے میں ساٹھ نیکیاں لکھی جائیں گی اور اس کی اقامت کہنے کے بدلے میں تیس نیکیاں لکھی جائیں گی۔

امام ابو شیخ الاصبہانیؒ کی نماز

آپ کے بعض شاگرد بیان کرتے ہیں کہ ہم جب بھی امام شیخ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ نماز میں مصروف تھے۔

محدث ابن جمیعؒ کے والد ابو بکر احمد الغسانی الصیداویؒ کی نماز

آپ کے پوتے اپنے دادا کے خادم حضرت طلحہ سے نقل کرتے ہیں کہ ان کے والد حضرت ابو بکر رحمہ اللہ ساری رات عبادت میں مصروف رہتے تھے صبح کی نماز پڑھ لیتے تھے تو چاشت کی نماز تک سو جاتے تھے اور جب ظہر کی نماز پڑھتے تھے تو عصر تک نوافل میں مصروف رہتے تھے یہی آپ کی عادت مبارکہ تھی۔

شیخ امام ابو عبداللہ محمد بن خفیف شیرازیؒ کی نماز

آپ کے متعلق ابن باکو یہ فرماتے ہیں کہ میں نے خفیف سے سنا آپ نے فرمایا کہ میں اپنے شروع زمانہ عبادت میں بسا اوقات پورا قرآن پاک ایک رکعت میں پڑھ لیتا تھا۔

حضرت ابن خفیف رحمہ اللہ سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ کو کوکھ کا درد ہوتا تھا۔ جب وہ درد شروع ہوتا تھا تو آپ کو حرکت کرنے سے بٹھا دیتا تھا لیکن جب اذان دی جاتی تھی تو آپ کو ایک آدمی کی پشت پر اٹھا کر مسجد میں لے جایا جاتا تھا آپ کو اس بارے میں کہا گیا کہ کاش آپ اپنے نفس کو کچھ سکون پہنچائیں تو آپ نے فرمایا تم جب حیّ علی الصلوٰۃ سن لو اور مجھے نماز کی صف میں نہ دیکھو۔ تو پھر مجھے قبرستان میں تلاش کرنا۔

حضرت امام ابو بکر بن باقلانیؒ کی نماز

آپ کے بارے میں حضرت ابو بکر خطیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آپ ہر رات بیس تروتیح نوافل سفر اور حضر میں ادا کرتے تھے۔

بیس ترویحے اسی رکعات نوافل بنتی ہیں۔

شیخ عابد حضرت محمد بن عبید اللہ الصرامؒ کی نماز

آپ شعبان میں ۹۷۲ھ میں فوت ہوئے نوے سال کی عمر ہو چکی تھی آپ دو رکعات میں پورا قرآن پڑھ لیتے تھے اور ہمیشہ عبادت اور تلاوت میں مصروف رہتے تھے۔

برکۃ المسلمین ابو العباس احمد المعروف با بن طلایہؒ کی نماز

آپ کے بارے میں امام سمعانیؒ فرماتے ہیں کہ آپ بہت بڑے شیخ تھے۔ اپنی عمر کو عبادت اور نماز اور روزے میں مصروف رکھا تھا آپ نے اپنی عمر کا کوئی لحظہ بھی بغیر عبادت کے خرچ نہیں کیا تھا اور عبادت کرتے کرتے آپ کی کمر جھک گئی تھی حتیٰ کہ قیام اور رکوع میں معمولی سا فرق محسوس ہوتا تھا۔

حکایت۔ ☆ حضرت ابو المظفر ابن الجوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے مشائخ حربیہ سے سنا ہے جو اپنے آباؤ اجداد سے نقل کرتے تھے کہ سلطان مسعود جب بغداد میں آئے تھے یہ علماء اور صالحین کی زیارت کو پسند کرتے تھے انہوں نے خواہش کی تھی کہ حضرت ابن الطلایہ بھی تشریف لے آئیں۔ چنانچہ ایک پیغام رساں بھیجا آپ نے سلطان کے اس قاصد سے فرمایا میں اس مسجد میں ہوتا ہوں اور اللہ کی طرف پکارنے والے کی دن بھر پانچ مرتبہ انتظار کرتا رہتا ہوں چنانچہ یہ پیغام لے کر وہ قاصد سلطان کے پاس گیا تو سلطان نے کہا مجھے چاہئے کہ میں ایسے بزرگ کی طرف خود چل کر جاؤں چنانچہ وہ آپ کی زیارت کے لئے آیا تو آپ کو دیکھا کہ آپ چاشت کی نماز میں مصروف تھے اور نماز بھی طویل رکعات کے ساتھ ادا کرتے تھے چنانچہ سلطان نے بعض رکعتیں آپ کے ساتھ شامل ہو کر ادا کیں پھر خادم نے حضرت ابن الطلایہ کو مخاطب کر کے کہا سلطان آپ کے سر پر موجود ہیں تو آپ نے فرمایا مسعود کہاں ہے سلطان نے کہا میں یہاں ہوں فرمایا اے مسعود عدل کر اور میرے لئے اللہ سے دعا کر

بس اس کے بعد اللہ اکبر کہا اور نماز میں داخل ہو گئے اور بادشاہ روتا رہا پھر ایک رقعہ اپنے ہاتھ سے لکھا کہ جتنے ٹیکس وغیرہ ہیں یہ سب ختم کر دو اور سچی توبہ کر لی۔

فقیہ حنبلی حضرت جعفر بن حسن الدرزیجانی رح کی نماز

آپ اللہ کے نیک بندوں میں سے تھے نیکی کا حکم کرتے تھے اور گناہ سے روکتے تھے ہمیشہ روزہ، تہجد اور نماز میں مصروف رہتے تھے آپ نے قرآن پاک کے بہت دفعہ ختم کئے تھے اور ہر ختم ان کا ایک رکعت میں ہوتا تھا جب آپ کی وفات ہوئی تو سجدہ کی حالت میں ہوئی۔ آپ کی وفات کا سال ۵۰۶ھ ہے۔ رحمہ اللہ

شیخ الاسلام حضرت عبدالغنی بن عبدالواحد المقدسی رح کی نماز

آپ اپنی زندگی کا تھوڑا سا حصہ بھی بلا فائدے کے ضائع نہیں کرتے تھے جب آپ فجر کی نماز پڑھ لیتے تھے تو قرآن پاک پڑھاتے تھے اور بسا اوقات زبانی تلقین کر کے حدیث شریف بھی پڑھاتے تھے۔ پھر کھڑے ہوتے پھر وضو کرتے۔ اور تین سو رکعات سورۃ فاتحہ اور آخری دو سورتوں کے ساتھ ظہر تک ادا کرتے تھے پھر تھوڑی سی دیر سو جاتے تھے پھر ظہر کی نماز پڑھتے تھے پھر یا تو حدیث کے سننے میں مشغول ہو جاتے تھے یا کتابوں کی تصنیف میں مشغول ہو جاتے تھے اور اگر روزہ دار ہوتے تھے تو روزہ افطار کرتے تھے ورنہ مغرب سے لے کر عشاء تک نماز میں مصروف رہتے تھے اور عشاء کی نماز پڑھتے تھے پھر آدھی رات تک یا اس کے کچھ بعد تک سوتے تھے۔ پھر کھڑے ہوتے تھے گویا کہ کوئی انسان آپ کو جگا رہا ہوتا تھا پھر کچھ دیر سو کر نماز پڑھتے تھے پھر وضو کرتے تھے اور فجر کے قریب تک پھر نماز پڑھتے رہتے تھے بسا اوقات آپ سات مرتبہ یا آٹھ مرتبہ رات کو وضو کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ مجھے نماز پڑھنا اچھا نہیں لگتا جب تک کہ میرے اعضاء تر نہ رہیں پھر آپ ہلکی سی نیند صبح کی نماز تک سوتے تھے یہی آپ کا طور طریقہ تھا۔

حضرت موفق الدین ابن قدامہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حافظ عبدالغنی رحمہ اللہ علم

وعمل کے جامع تھے اور بچپن میں اور طالب علمی کے زمانہ میں میرے رفیق رہے ہیں ہم جس چیز میں سبقت کرنا چاہتے تھے آپ ہم سے پہلے اس تک پہنچ جاتے تھے مگر بعض باتوں میں میں ان سے آگے نکل جاتا تھا اللہ نے ان کی فضیلت کو اہل بدعت اور دشمنوں کو اذیت میں مبتلا کرنے کے ساتھ کامل فرما دیا تھا۔

ضیاء الدین مقدسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت محمود بن سلامہ التاجر الحرانی نے بیان کیا کہ حضرت عبدالغنی رحمہ اللہ میرے پاس اصبہان میں مہمان رہے اور رات کے وقت بہت کم سوتے تھے بلکہ نماز پڑھتے اور تلاوت کرتے تھے اور روتے تھے۔

میں نے حافظ عبدالغنی مقدسی رحمہ اللہ سے سنا کہ اصبہان کے ایک آدمی نے میری ضیافت کی، جب ہم نے عشاء کا کھانا کھانا چاہا تو اس آدمی کے پاس ایک آدمی تھا اس نے بھی ہمارے ساتھ کھایا جب ہم نماز کے لئے کھڑے ہوئے تو اس نے نماز نہ پڑھی میں نے کہا اس کو کیا ہے لوگوں نے کہا یہ آدمی سورج پرست ہے یہ بات سن کر میرے دل میں گھٹن ہوئی اور میں نے اس آدمی سے کہا تو نے میری مہمانی بھی کافر کے ساتھ کردی ہے تو اس نے کہا یہ منشی ہے اور ہمیں اس کی وجہ سے بڑی راحت ہے پھر میں رات کی نماز میں کھڑا ہو گیا اور وہ (کافر) سن رہا تھا جب اس نے قرآن پاک سنا تو اس کی چیخ نکل گئی اور کچھ دنوں کے بعد وہ مسلمان ہو گیا اور کہا کہ جب میں نے آپ کو قرآن پڑھتے ہوئے سنا تو اسلام میرے دل میں اتر چکا تھا۔

شیخ الاسلام ابوعمر محمد بن احمد بن قدامہ المقدسیؒ کی نماز

آپ امام اور محدث تھے اور شیخ ابن قدامہ کے بھائی تھے جنہوں نے المغنی ابن قدامہ لکھی تھی۔

آپ کی سیرت وسوانح دو جلدوں میں حافظ ضیاء المقدسی رحمہ اللہ نے لکھی ہے آپ فرماتے ہیں کہ آپ نے جوانی کے زمانہ سے رات کی عبادت کو اور تہجد کو نہیں چھوڑا تھا جب آپ کچھ لوگوں کے ساتھ سفر میں ہوتے تھے تو لوگ سو جاتے تھے۔ آپ نماز پڑھتے پڑھتے ان کی چوکیداری کرتے تھے۔

امام ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آپ صالح اور عابد تھے، عالم ربانی تھے، عبادت گذار تھے، خشوع کرنے والے تھے، مخلص تھے، بے مثال تھے، بڑی شان رکھتے تھے کثیر الاوراد والذکر تھے اور مروۃ اور فتوۃ اور صفات حمیدہ کے مالک تھے بہت کم آنکھوں نے ان جیسا آدمی دیکھا ہوگا کہا جاتا ہے کہ جب آپ تہجد پڑھتے تھے اور اونگھ آتی تھی تو اپنے پاؤں کو چھڑی مارتے تھے تاکہ اونگھ ختم ہو جائے، آپ کثرت سے روزے رکھتے تھے اور ہر رات میں پورے اطمینان کے ساتھ نماز میں قرآن پاک کی ایک منزل پڑھتے تھے اور دن میں بھی دو نمازوں کے درمیان قرآن پاک کا ساتواں حصہ پڑھ لیتے تھے اور جب فجر کی نماز پڑھ لیتے تھے تو آیات حفاظت اور سورۃ یٰسین اور سورۃ واقعہ اور سورۃ الملک کی تلاوت کرتے تھے پھر قرآن پاک لوگوں کو پڑھاتے تھے پھر دن چڑھنے تک لوگوں کو قرآن کریم کی تلاوت کی تلقین کرتے تھے پھر چاشت کی نماز پڑھتے تھے اور بہت طویل کرکے پڑھتے تھے پھر مغرب اور عشاء کے درمیان بھی طویل نماز پڑھتے تھے اور صلوۃ التسبیح ہر جمعہ کی رات کو ادا کرتے تھے اور جمعہ کے دن آپ دو سو رکعات پڑھتے تھے اور ہر رکعات میں سو مرتبہ قل ھو اللہ احد پڑھتے تھے۔

کہا گیا ہے کہ آپ کے نوافل کی تعداد ہر رات دن میں بہتر رکعات ہوتی تھی۔

ولی کامل فتح بن سعید الموصلیؒ کی نماز

حضرت ابراہیم بن عبداللہ فرماتے ہیں حضرت فتح موصلی رحمہ اللہ کو سر کا درد ہوا اور بہت زیادہ ہوا تو آپ نے فرمایا اے رب مجھے انبیاء کی بیماری میں مبتلا کیا ہے اس کا شکر یہ ہے کہ میں آج رات چار سو رکعات نماز پڑھوں گا۔

محدث بصرہ حضرت ابو قلابہؒ کی نماز

آپ کی والدہ کو خواب میں دکھایا گیا کہ آپ کو ان سے حمل تھا گویا کہ انہوں نے ایک ہدہد جنا ہے تو تعبیر دینے والے نے ان کو یہ تعبیر دی اگر آپ کا خواب سچا ہے تو

آپ کا ایسا لڑکا پیدا ہوگا جو کثرت سے نماز ادا کرے گا حضرت احمد بن کامل القاضی فرماتے ہیں کہ کہا جاتا تھا کہ حضرت ابو قلابہ رحمہ اللہ رات اور دن میں چار سو رکعات نوافل ادا کرتے تھے۔

غور کرنے کی بات ہے کہ دولت مند مال سے قرب حاصل کرتے ہیں اور دنیا سے بے تعلق اللہ پاک اور نماز سے قرب حاصل کرتے ہیں۔

حضرت خلدی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ مجھے حضرت ابو احمد القلانسی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ایک آدمی نے فقیروں اور محتاجوں کو چالیس ہزار درہم تقسیم کئے مجھ سے حضرت سمنون نے فرمایا تمہارا کیا خیال ہے اس نے جو کچھ تقسیم کیا ہے اس نے کتنا بڑا عمل کیا ہے ہمارے پاس کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو ہم فقیروں پر خرچ کریں آؤ ہم ایک جگہ چلتے ہیں چنانچہ ہم مدائن چلے گئے اور وہاں ہم نے چالیس ہزار رکعات ادا کیں۔

تکلیف کے حالات میں عبادت

صالحین کے حالات میں مروی ہے کہ حضرت داؤد بن رشید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میرا بھائی رات کے درمیان میں جو کچھ اللہ نے ان کو توفیق دی تھی عبادت کے لئے کھڑے ہوئے رات بڑی شدید سردی والی تھی انہوں نے وضو کیا اور اچھی طرح سے وضو کیا جس سے آپ کو سردی لگ گئی کپڑے بھی آپ کے باریک تھے جب اپنی نماز کی محراب میں کھڑے ہوئے تو شدید سردی کی وجہ سے رونے لگے پھر جب سجدہ کیا تو سجدے میں نیند آ گئی کسی ہاتف نے پکار کر کہا کہ ہم نے لوگوں کو سلا دیا ہے اور آپ کو اپنی بارگاہ میں کھڑا کر دیا ہے کیا اس کا صلہ یہی ہے کہ آپ ہمارے سامنے روتے ہیں یہ ہماری کتنا کم شکر گذاری ہے۔

عبادت گذار کے لئے کتنی طہارتوں کی ضرورت ہے

عبادت گذار کے لئے لازم ہے کہ وہ غسل اور وضو کی طہارتوں کے ساتھ ایک تیسری طہارت کی بھی پابندی کرے اور وہ ہے دل کی اور اعضاء کی طہارت ہر اس چیز

سے جس کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا چاہے وہ غلط معاملے کی قسم سے ہو یا چھوٹے یا بڑے گناہ کے ارادے سے ہو اگر اللہ کے ہاں یہ طہارت قبول ہو جائے گی تو اس کی نماز بھی قبول ہوگی اور اس کی نماز میں کمال بھی ہوگا اور اس کی نماز کا اتمام بھی ہوگا جب آدمی نماز کو اس کی حدود اور احکام کے مطابق ادا کرے گا اور اپنے دل کو حاضر رکھے گا جب آدمی کو یہ طہارت حاصل ہوگی اور وہ غلطیوں کی گندگیوں سے پاک صاف ہوگا اور اللہ کی مخالفت کی میل کچیل سے دور ہوگا اور نیکیوں کے فضائل کے ساتھ مزین ہوگا اور قبیح اور رذیل چیزوں سے پاک ہوگا تو اللہ کے نزدیک جمیل بھی ہوگا اور مقرب بھی ہوگا اور مکرم بھی ہوگا۔

اور اگر اس کا چہرہ بدشکل ہو، دیکھنے میں اکتاہٹ ہو، کپڑے میلے ہوں اور ظاہری باطنی طہارتیں بھی عبادت گذار کو حاصل نہ ہوں تو یہ شخص اللہ کے نزدیک قبیح ہوگا اور اس کی کوئی عزت نہیں ہوگی بلکہ اس سے بعید ہوگا اور تنہا ہوگا اور اگر چہرہ بھی صاف ستھرا رکھتا ہو اور دیکھنے میں خوش شکل نظر آتا ہو کپڑے بھی صاف ستھرے رکھتا ہو تو پھر خوبصورت شکل اعمال سے قائم ہوتی ہے نہ کہ بدن اور مال سے۔

ایک چوتھی قسم کی طہارت بھی ہے اور یہ دل کی طہارت ہے کہ آدمی اللہ کے سوا ہر چیز سے تعلق کو توڑ دے اور کسی اور کی طرف نظر نہ رکھے اور اللہ کے علاوہ کسی کی طرف بھی توجہ اور التفات نہ کرے اگر چہ غیر اللہ کی طرف توجہ کرنا مباح ہے یہ انبیاء کرام صلوات اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی طہارت ہے اگرچہ اس درجے کی طہارت کی طمع نہیں کی جا سکتی لیکن بعض علماء صدیقین کے مقام پر پہنچ کر اس طہارت کو بھی حاصل کرتے تھے۔

حضرت منصور بن زاذان رحمہ اللہ نے ایک دن وضو کیا جب وضو سے فارغ ہوئے تو اونچی آواز سے رونے لگے آپ سے عرض کیا گیا اللہ آپ پر رحمت فرمائے یہ کیا حالت بنائی ہے تو فرمایا کہ میری اس حالت سے بڑی حالت کون سی ہو سکتی ہے میں اس ذات کے سامنے حاضر ہونا چاہتا ہوں جس کو نہ اونگھ آتی ہے نہ نیند لیکن ڈر ہے کہ وہ مجھ سے منہ نہ پھیر لے۔

یہی حالت حضرت علی بن الحسین (امام زین العابدین رحمہ اللہ) کی تھی۔

اس درجے کو وہی شخص پہنچ سکتا ہے جس کو کمال درجہ کی طہارت حاصل ہو ظاہری طہارت بھی اور باطنی طہارت بھی اگر کوئی شخص اپنی طہارت سے غافل ہو تو وہ ایسے مقامات کو کہاں پا سکتا ہے۔

نفلی سجدے دعا کا خاص مقام ہیں

امام مسلم رحمہ اللہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی سند سے یہ حدیث روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اقرب مایکون العبد من ربه وهو ساجد فاجتهدوا فی الدعاء.

(ترجمہ) آدمی اپنے رب کے سب سے زیادہ قریب اس وقت ہوتا ہے جب وہ سجدے میں ہو اس لیے دعا کی زیادہ کوشش کیا کرو۔

(فائدہ) یعنی نفلی نماز کے سجدوں میں کثرت سے دعا کیا کرو یہ اللہ کے ہاں سب سے زیادہ قرب کا مقام ہے اس وقت انسان کی دعا قبول ہوتی ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إذا قرأ ابن آدم السجدة فسجد اعتزل الشيطان يبكى، يقول يا ويلتاه امر ابن ادم بالسجود فسجد فله الجنة. وامرت بالسجود فعصيت فلى النار.

(ترجمہ) جب انسان سجدہ کی آیت پڑھتا ہے اور سجدہ کرتا ہے تو شیطان الگ ہو کر روتا ہے اور کہتا ہے ہائے ہلاکت، انسان کو سجدے کا حکم دیا گیا اور اس نے سجدہ کیا تو اس کے لئے جنت ہوئی اور مجھے سجدے کا حکم دیا گیا تو میں نے نافرمانی کی تو میرے لئے جہنم کا فیصلہ ہوا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد

فرمایا: جب کہ آپ نے ان عذاب پانے والے لوگوں کا ذکر کیا تھا جن کو شفاعت کے ذریعے سے جہنم سے نکالا جائے گا۔

یعرفونهم فی النار باثر السجود تاکل النار من ابن آدم اِلا اثر السجود حرم الله علی النار اِن تاکل اثر السجود.

(ترجمہ) کہ فرشتے ایسے مسلمانوں کو جہنم سے سجدوں کے نشان سے پہچانیں گے انسان (مسلمان) کے جسم کو آگ کھائے گی مگر سجدے کی جگہ کو نہیں کھائے گی کیونکہ اللہ نے جہنم پر حرام کر دیا ہے کہ وہ سجدہ کی جگہ کو کھائے۔

حضور علیہ الصلوۃ والسلام کا اس ارشاد سے یہ مقصود ہے کہ فرشتے ایسے مسلمان لوگوں کو جو جہنم میں ہوں گے اور عذاب دیئے جارہے ہوں گے ان کے کبیرہ گناہ ان کی نیکیوں سے زیادہ ہوں گے ایسے لوگوں کو فرشتے سجدے کے اس نشان سے پہچانیں گے اور جہنم سے نکل کر جنت کی طرف لے جائیں گے اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے عذاب و عقاب سے محفوظ رکھے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ اللہ کو ایک سجدہ کرنے کا کتنا بڑا ثواب ہے تو آپ نے فرمایا کہ اگر تم اس ثواب کو جاننا چاہتے ہو تو تم اس آدمی کے سجدے کی سزا کو سامنے رکھو جس نے بت کے لئے سجدہ کیا ہو تو اس نے عرض کیا جو آدمی بتوں کو سجدہ کرے گا اس کی سزا ہمیشہ کے لئے جہنم ہے تو حضرت عبداللہ بن عباس نے فرمایا اسی طرح اسے جو شخص اللہ کو سجدہ کرے گا اس سجدے کا انعام ہمیشہ کی جنت ہے۔

حضرت ابو العباس احمد بن محمد الدینوری فرماتے ہیں ذکر اس ذات کی طرف لے جانے کا راستہ ہے جس کا ذکر کیا جاتا ہے اور عبادت اس معبود کی طرف جانے کا راستہ ہے جس کی عبادت کی جاتی ہے اور سجدہ اس مسجود کی طرف جانے کا راستہ ہے جس کے لئے سجدہ کیا جاتا ہے۔

تارک نماز کا حکم

نبی کریم ﷺ نے حضرت بُسر بن محجن سے فرمایا تھا جب کہ یہ بیٹھے ہوئے تھے اور باقی حضرات نماز پڑھ رہے تھے۔

ما منعک ان تصلی مع الناس، الست برجل مسلم.

(ترجمہ) تمہیں کس چیز نے روکا ہے کہ تم نماز نہیں پڑھتے لوگوں کے ساتھ۔ کیا تم مسلمان آدمی نہیں ہو۔

نبی کریم ﷺ نے اس ارشاد میں جو آدمی نماز نہ پڑھے اس کے مسلمان نہ ہونے کا اشارہ دیا ہے۔

اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو آدمی نماز کو چھوڑے اس کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں ہے۔

مسجد میں رہنا

مروی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا مساجد میں رہا کرو اور اپنے گھروں کو مسافر کے آرام اور رات گزارنے کی طرح اختیار کرو۔

حضرت حاتم اصم رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ لوگ تین قسموں پر صبح کرتے ہیں۔

ایک قسم تو وہ ہے جن کو اللہ کے دروازہ پر سے ہٹا دیا جاتا ہے۔

اور ایک قسم وہ ہے جن کو اللہ کی خدمت سے دور رکھا جاتا ہے لیکن دروازہ سے نہیں ہٹایا جاتا۔

اور ایک قسم کے لوگ وہ ہیں جن کو اللہ کی عبادت اور خدمت میں لگا کر عزت افزائی کی جاتی ہے۔

پس شاکر پر شکر کرنا اس طرح سے واجب ہے کہ وہ یوں کہے:

الحمد لله الذی لم یجعلنی من المطرودین عن بابه وهم

الکفار ولا من المطرودین عن خدمته وھم الفساق،
وجعلنی من المکرمین بخدمته وھم اھل المساجد.
(ترجمہ) تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھے اپنے دروازے سے بھاگے ہوئے لوگوں سے نہیں بنایا اور یہ بھگائے ہوئے لوگ کافر ہیں اور نہ ہی اپنی خدمت سے ہٹائے جانے والے لوگوں میں سے بنایا اور یہ خدمت سے ہٹائے جانے والے لوگ فاسق ہیں اور ان لوگوں میں سے بنایا جو اس کی خدمت اور عبادت کرنے کی وجہ سے قابل عزت واکرام ہیں اور یہ لوگ اہل مساجد ہیں۔

گناہگاروں پر عذاب نہ آنے کی وجہ

بعض علماء فرماتے ہیں کہ جب زمین میں ناقوس بجایا جاتا ہے اور جاہلیت کے کاموں کی بات کا دعویٰ کیا جاتا ہے اور بڑے گناہ عمل میں لائے جاتے ہیں تو اللہ کا غضب ظاہر ہوتا ہے پھر جب اللہ مدرسے میں پڑھنے والے بچوں کی طرف دیکھتے ہیں اور مسجدوں کو آباد کرنے والے حضرات کی طرف دیکھتے ہیں اوراذان دینے والوں کی آواز کو سنتے ہیں تو بردباری فرماتے ہیں اور بخشش فرماتے ہیں اللہ کا ارشاد ہے:

اِنَّهٗ کان حلیمًا غَفُوْرًا. (الاسراء: ۴۴)
بے شک اللہ کی ذات بردبار اور بخشنے والی ہے۔

جماعت کی فضیلت اور جماعت کی طرف جانے اور اسکے انتظار کا ثواب

حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا اگر کسی کو اس کی والدہ عشاء کی نماز میں شامل ہونے سے بطور شفقت کے روکے تب بھی نمازی آدمی اپنی ماں کا کہنا نہ مانے
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی عصر کی نماز جماعت سے فوت ہوگئی تو آپ نے اس کے بدلے میں ایک زمین کو بطور صدقہ کے دے دیا جس کی قیمت ایک لاکھ درہم (یعنی ایک کروڑ پچاس لاکھ روپے) بنتی تھی۔

اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بیٹے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی بھی جب نماز باجماعت فوت ہوتی تھی تو آپ وہ پوری رات عبادت میں گزار کر بیدار رہتے تھے۔

حضرت سعید بن مسیّب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ چالیس سال ہونے کو ہیں میں کبھی بھی لوگوں کو نماز پڑھ کر آتے ہوئے نہیں ملا (اس کا مطلب یہ ہے کہ چالیس سال سے آپ کی کبھی بھی باجماعت نماز فوت نہیں ہوئی)۔

حضرت وکیع بن الجراح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب تم کسی آدمی کو دیکھو کہ اس کی جماعت کی نماز فوت ہو جاتی ہے اور اس کو اس پر صدمہ نہیں ہوتا۔ تو اس سے اپنے ہاتھ دھولو۔

حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب تم میں سے کسی کی نماز باجماعت فوت ہو جائے تو اس پر اس کو اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پڑھنا چاہئے کیونکہ یہ بھی ایک مصیبت ہے۔

امام مسلم رحمہ اللہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی یہ بات نقل فرمائی ہے کہ جس آدمی کو یہ بات اچھی لگے کہ وہ کل اللہ کو مسلمان ہونے کی حالت میں ملے تو اس کو چاہئے کہ جب ان نمازوں کے لئے اذان دی جاتی ہو تو یہ ان نمازوں کی حفاظت کرے کیونکہ اللہ عزوجل نے تمہارے نبی کے لئے ہدایت کے طریقوں کو مشروع قرار دیا ہے اور یہ نمازیں ہدایت کے طریقے ہیں اور اگر تم اپنے گھروں میں نماز پڑھو گے جس طرح سے جماعت سے رہ جانے والا آدمی اپنے گھر میں نماز پڑھتا ہے تو تم اپنے نبی کی سنت کو چھوڑ بیٹھو گے اور اگر تم اپنے نبی کی سنت کو چھوڑ دو گے تو تم گمراہ ہو جاؤ گے اور جو شخص بھی طہارت حاصل کرتا ہے اور اچھے طریقے سے طہارت کو حاصل کرتا ہے پھر ان مساجد میں سے کسی ایک مسجد میں جانے کا ارادہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر قدم اٹھانے کے بدلے میں جو بھی وہ قدم اٹھائے گا ایک نیکی لکھ دیتے ہیں اور اس کے بدلے میں ایک درجہ بلند کر دیتے ہیں اور اس کے بدلے میں اس کی ایک بدی کو مٹا دیتے ہیں اور تم ہمیں دیکھتے ہو کہ ہم میں سے کوئی شخص بھی جماعت میں پیچھے نہیں رہتا مگر منافق جس کی منافقت معلوم و معروف ہو صحابہ کے

زمانہ میں یہ حالت تھی کہ آدمی کو بیماری کی حالت میں دو آدمیوں کے سہارے جماعت میں لایا جاتا تھا حتیٰ کہ اس کو جماعت کی صف میں کھڑا کر دیا جاتا تھا۔

امام مالک رحمہ اللہ حضرت نافع سے وہ حضرت ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

صَلٰوۃُ الْجَمَاعَۃِ اَفْضَلُ مِنْ صَلٰوۃِ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَّ عِشْرِیْنَ دَرَجَۃً

(ترجمہ) جماعت کی نماز تنہا نماز پڑھنے سے ستائیس درجے افضل ہے۔

حضرت محمد بن صالح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں دنیا سے قطع تعلق کرنے والے اور عبادت کرنے والے حضرات کے مقامات میں گیا وہاں میں نے ایک آدمی کو دیکھا جو بہت رو رہا تھا اور دھاڑیں مار مار کر چیخ رہا تھا میں نے اس کے بارے میں لوگوں سے پوچھا تو لوگوں نے کہا یہ وہ شخص ہے جس نے گذشتہ رات ساری رات عبادت میں گزاری لیکن آج صبح کی نماز باجماعت سے نیند کی وجہ سے رہ گیا اسی وجہ سے یہ رو رہا ہے چنانچہ میں اس شخص کے قریب گیا اور کہا اے شیخ آپ امید کے سمندروں میں سے خوف کی سواری پر سوار ہیں ناامیدی کے سمندروں میں تو سوار نہیں ہیں تو اس نے مجھے کہا خاموش رہو اللہ تمہیں عافیت دے اگر تم خون کے آنسو بھی روؤ تو جو تمہاری نماز باجماعت چھوٹ گئی ہے تمہارا یہ خون کے آنسو رونا بھی اس کا کفارہ نہ بن سکیں تم بھی اللہ کی طرف متوجہ ہو جاؤ اس۔ کے بعد وہ بزرگ اس اعتراض کرنے والے سے توجہ ہٹا کر ایک گھڑی پھر اپنے رونے میں مستغرق ہو گئے پھر میری طرف سر اٹھا کر کہا وہ شخص اللہ کی محبت میں سچا نہیں ہے، جو اللہ کی رضا کا محبت کرنے والوں سے پہلے شوق نہ رکھتا ہو۔

وضو کے بعد نماز کا احترام

(حدیث) امام ابوداؤد نے حضرت کعب بن عُجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ

جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إذا توضأ احدكم فاحسن وضوءه، ثم خرج عامداً إلى المسجد فلا يشبكن يديه فانه في صلوة.

(ترجمہ) جب تم میں سے کوئی آدمی وضو کرے پھر اچھی طرح سے وضو کرے پھر مسجد کی طرف جانے کے ارادہ سے نکلے تو وہ اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو ایک دوسرے میں دے کر ہرگز کڑاکے نہ نکالے کیونکہ وہ نماز میں ہے۔

(فائدہ) یعنی نماز کے ثواب میں ہے۔

امام سفیان ثوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ تکبیر (اقامت) ہونے سے پہلے نماز کی طرف جانا نماز کا اکرام اور وقار ہے۔

اذان سنتے ہی نماز کی طرف جانا

واقعہ۔ ❁ حضرت ابراہیم الصائغ رحمہ اللہ ثقہ محدثین میں سے تھے ان کی یہ حالت تھی کہ جب مؤذن سے اذان کی آواز سنتے تھے تو اپنا ہتھوڑا اپنے ہاتھ سے رکھ دیتے تھے اور اگر اٹھایا ہوا ہوتا تھا تو اپنا ہاتھ وہیں کھول دیتے تھے اس ہتھوڑے کو زیور پر نہیں مارتے تھے اور مؤذن کی پکار پر اٹھ کر نماز کے لئے چلے جاتے تھے۔

(فائدہ) حضرت ابراہیم زیور بنانے کا کام کرتے تھے اس لئے اس روایت میں ہتھوڑے کے مارنے کا ذکر آیا ہے۔

نماز میں خشوع

نماز میں خشوع اختیار کرنا نماز کی روح، زندگی، نور اور روشنی ہے اسی کی وجہ سے نماز ملاء اعلی کی طرف اٹھتی اور اوپر آسمان کی طرف جاتی ہے۔

خشوع دل کی انکساری، لگاؤ اور اللہ کے لئے تواضع اختیار کرنے کا نام ہے۔ اسی کے سامنے اپنے آپ کو نمازی عاجز سمجھے اور اسی کی وجہ سے اپنے اعضاء کو سکون میں رکھے اللہ جل شانہ نے مؤمنین کی صفات میں اپنی کتاب میں سورۃ مؤمنون کے اندر سب سے پہلے اسی بات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ. اَلَّذِیْنَ فِیْ صَلَاتِھِمْ خَاشِعُوْنَ.

(المؤمنون: ۱، ۲)

(ترجمہ) بے شک ایمان والے کامیاب ہوگئے۔ جو اپنی نماز میں عاجزی کرتے ہیں۔

اور اللہ سبحانہ وتعالی کا ارشاد

اِنَّ اِبْرَاھِیْمَ لَحَلِیْمٌ اَوَّاہٌ مُنِیْبٌ. (سورۃ ھود: ۷۵)

(ترجمہ) بلاشبہ ابراہیم تحمل والے، نرم دل، رجوع کرنے والے تھے۔

مذکورہ آیت کے لفظ الاواہ کی تفسیر الخاشع المتضرع، الکثیر الدعاء والرغبۃ کے ساتھ کی گئی ہے۔ یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام خشوع کرنے والے عاجزی اور زاری کرنے والے اور کثرت سے دعا کرنے والے اور اللہ کی طرف خوب رغبت کرنیوالے تھے۔

(حدیث) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اذا توضا العبد فاحسن وضوء ہ ثم قام إلی الصلوۃ فاتم

ركوعها وسجودها. والقراءة فيها قالت له الصلوة حفظك الله كما حفظتني ثم يصعد بها إلى السماء ولها ضوء ونور، وفتحت لها ابواب السماء حتى تنتهي إلى الله تبارك و تعالى فتشفع لصاحبها. وإذا ضيع وضوءها وركوعها وسجودها والقراءة فيها قالت له الصلوة ضيعك الله كما ضيعتني، ثم صعدبها إلى السماء فغلقت دونها ابواب السماء ثم تلف كما يلف الثوب الخلق ثم يضرب بها وجه صاحبها.

(ترجمہ) جب کوئی آدمی وضو کرتا ہے اور بہت اچھے طریقے سے وضو کرتا ہے (وضو کی سنتیں اور مستحبات اور آداب کا خیال کر کے وضو کرتا ہے) پھر نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے پھر رکوع اور سجدہ اور اس میں قرأت کو پوری طرح ادا کرتا ہے تو نماز نمازی کو کہتی ہے اللہ تیری حفاظت کرے جس طرح سے تو نے میری حفاظت کی پھر اس نماز کو آسمان کی طرف اٹھا کر لے جایا جاتا ہے جب کہ اس نماز کی روشنی اور نور ہوتا ہے اور اس کے لئے آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں حتیٰ کہ یہ نماز اللہ کے پاس پیش ہو کر اس نمازی کے لئے سفارش کرتی ہے اور اگر نماز کے وضو کو اور رکوع کو اور سجدے کو اور اس میں پڑھی گئی قرأت کو نمازی ضائع کر دیتا ہے تو نماز اس کے لئے کہتی ہے اللہ تجھے بھی ضائع کر دے جس طرح سے تو نے مجھے ضائع کیا ہے پھر اس کو آسمان کی طرف اٹھایا جاتا ہے تو آسمان کے دروازے اس سے پہلے بند کر دیئے جاتے ہیں پھر اس نماز کو لپیٹا جاتا ہے جس طرح سے پرانے کپڑے کو لپیٹا جاتا ہے پھر اس نماز کو نمازی کے منہ پر مار دیا جاتا ہے۔

(فائدہ) اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ وضو بھی پوری طرح کرنا چاہئے اور رکوع بھی، سجدہ بھی، قرأت بھی یہ چیزیں بھی اچھے انداز میں ادا کرنی چاہئیں۔ اور رکوع اور

سجدہ کے درمیان کا قومہ (کھڑا ہونا) اور دو سجدوں کے درمیان کا جلسہ (بیٹھنا) بھی پورا پورا کیا جائے جو لوگ قومہ اور جلسہ صحیح ادا نہیں کرتے تو ان کی نماز بھی صحیح نہیں ہوتی۔

(حدیث) امام ابوداودؒ نے اپنی سنن کے اندر لکھا ہے کہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا:

إنَّ الرَّجلَ لينصرف وما كتب له إلا عشر صلاته، تسعها، ثمنها، سبعها، سدسها، خمسها، ربعها، ثلثها، نصفها

(ترجمہ) آدمی نماز سے جب فارغ ہوتا ہے تو اس کیلئے نماز نہیں لکھی جاتی (پوری طرح) مگر نماز کا دسواں حصہ، یا نواں حصہ یا آٹھواں حصہ، یا ساتواں حصہ، یا چھٹا حصہ، یا پانچواں حصہ، یا چوتھا حصہ، یا ثلث یا نصف۔

(فائدہ) مطلب یہ ہے کہ جب آدمی خشوع وخضوع سے اچھی طرح پوری نماز ادا نہیں کرتا تو اس کو نماز پڑھنے کا پورا ثواب نہیں ملتا جتنا اس نے توجہ کی ہوتی ہے اسی درجے کی اس کی نماز لکھی جاتی ہے چاہے دسویں درجے کی لکھی جائے یا نویں کی علیٰ ھٰذا القیاس۔

(حدیث) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سب سے پہلے جو چیز اس امت سے اٹھائی جائے گی وہ خشوع ہوگا یہ حالت ہوگی کہ آدمی مسجد میں جماعت میں داخل ہوگا لیکن اس جماعت میں کوئی ایسا آدمی نظر نہیں آئے گا جس نے نماز میں خشوع اختیار کیا ہو۔

سیدنا احمد بن ابی الحواری فرماتے ہیں کہ حضرت ابوسلیمان دارانی رحمہ اللہ نے فرمایا: جب تم نماز کے لئے کھڑے ہوؤ تو یاد کرو کہ تم کس کے سامنے کھڑے ہو اور یہ بھی خیال کرو کہ جو تمہارے دل میں مذموم خیالات آنا چاہتے ہیں وہ نہ آئیں پھر جب نماز سے فارغ ہو جاؤ تو اللہ سے استغفار کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ شروع اور آخر کے معاملات کو بھی قبول فرماتا ہے اور جو کچھ ان کے درمیان میں سرزد ہو جاتے وہ بھی اللہ اپنی رحمت سے معاف کر دیتا ہے۔

(حکایت) حضرت عبداللہ بن ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی انصار قبیلے کا اپنے ایک باغ میں نماز پڑھتا تھا مدینے کی وادیٔ قف میں اس وقت کھجور پکنے کا زمانہ تھا اور اس کا کھجوروں کا باغ کھجوروں سے لدا ہوا تھا اور خوشے جھکے ہوئے تھے اس صحابی نے ان خوشوں کی طرف دیکھا تو بہت پسند آئے، دل سے خوش ہوئے پھر جب نماز کی طرف متوجہ ہوئے تو یاد نہ رہا کہ کتنی رکعات پڑھی ہیں تو فرمایا کہ یہ فتنہ اسی میرے حال کی وجہ سے مجھے لگا ہے پھر حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں اس زمانہ میں حاضر ہوئے جس زمانہ میں وہ خلیفہ تھے اور یہی بات ذکر کی اور کہا کہ یہ باغ صدقہ ہے اس کو جہاں چاہیں آپ نیکی کے کام میں استعمال کردیں چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کو پچاس ہزار درہم میں بیچا اور اس باغ کا نام المال الخمسین پڑ گیا تھا۔ یعنی پچاس ہزار والا مال۔

حضرت اویس قرنی رحمہ اللہ نے ایک آدمی سے کہا جب تم نماز میں کھڑے ہوؤ تو ایسے سمجھو کہ جیسا کہ تم نے سب آسمانوں اور زمین والوں کو قتل کردیا ہے یعنی اس طرح اپنے اوپر اللہ کا خوف وخشیت طاری کرلو۔

مروان بن حکم کہتے ہیں کہ میں نے جب بھی حضرت سعید بن عبدالعزیز کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے تو میں نے ان کے آنسوؤں کو چٹائی پر گرتے ہوئے دیکھا ہے۔

(حکایت) حضرت ابوطالب مکی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہمیں بعض عارفین نے بیان کیا کہ ہم نے سحری کے وقت دو رکعات نماز پڑھیں اس کے بعد میری آنکھ لگ گئی میں نے ایک بہت اونچا محل دیکھا جس کے سفید کنگرے تھے گویا کہ وہ ستارے ہیں مجھے وہ بہت پسند آیا میں نے پوچھا یہ محل کس کا ہے تو مجھ کہا گیا یہ ان دو رکعات کا ثواب ہے تو میں بڑا خوش ہوا اور اس محل کے اردگرد گھومنے لگا پھر میں نے اس محل کے ایک کونے پہ ایک کنگرا دیکھا جو گرا ہوا تھا اور اس محل کو عیب لگا رہا تھا مجھے اس کو دیکھ کر بڑا غم ہوا اور کہا کاش کہ یہ کنگرا اپنی جگہ پر ہی ہوتا۔ تو یہ محل کتنا خوبصورت ہوتا تو مجھے لڑکے نے بتایا یہ کنگرا اپنی جگہ پر ہی تھا لیکن جب آپ نماز میں دوسری طرف متوجہ ہوئے تھے تو یہ کنگرا گر گیا تھا۔

(حکایت) حضرت ابو یعقوب یوسف بن حسین رحمہ اللہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ کے پاس بعض زیارت کے مواقع میں حاضر تھے اور جمعہ کا دن بھی آ گیا۔ ہم ایک بستی میں چلے گئے تا کہ نماز جمعہ کے لئے اذان کہیں چنانچہ ہم نے اذان کہی، اور وہیں مسجد میں ٹھہرے رہے حتیٰ کہ عصر کی نماز بھی پڑھی پھر وہاں سے چل پڑے تو حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے ایک آدمی کو سلام کیا جو نابینا ہو چکا تھا لیکن اس کی شکل سے عبادت کے آثار اور فرمانبرداری کی رونق نظر آتی تھی حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ اس آدمی کے نابینا ہو جانے سے بہت غمگین ہوئے تو اس آدمی نے حضرت ذوالنون سے فرمایا اے ذوالنون عدل کرنے والے (اللہ) کی حکمت کے مقابلے میں اپنا ذہن نہ دوڑاؤ کیونکہ جو شخص اللہ کو چھوڑ کر دوسری طرف دیکھتا ہے تو اس کی سزا یہی ہونی چاہئے جب ہم اس آدمی سے اٹھ کر چلے گئے تو ہم نے حضرت ذوالنون سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ اس آدمی کا واقعہ یہ ہے کہ یہ نماز پڑھ رہا تھا اور نماز میں ایک ایسے شخص کو دیکھ لیا جس کی طرف اس کا دیکھنا حرام تھا پھر اس پر شرمندہ بھی ہوا اور اس بدنظری پر روتا بھی رہا حتیٰ کہ نابینا ہو گیا۔

(عبرت) حضرت احمد بن ابی الحواری رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب کوئی آدمی نماز کی طرف کھڑا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میرے اور میرے بندے کے درمیان میں جو پردے ہیں ہٹا دو اور جب آدمی کسی اور چیز کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے تو اللہ فرماتے ہیں ان پردوں کو پھر درمیان میں حائل کر دو اور اس کو اس کی حالت میں چھوڑ دو اس کا نفس جس کو چاہتا ہے پسند کرتا ہے۔

(حدیث) حضرت عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے ارشاد فرمایا:

> جب کوئی آدمی نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو وہ رحمٰن سبحانہ وتعالیٰ کے سامنے کھڑا ہوتا ہے پھر جب وہ کسی اور طرف متوجہ ہوتا ہے تو اللہ جل شانہ اس سے فرماتے ہیں اے انسان تو کس کی طرف متوجہ ہو رہا ہے کیا کسی ایسے رب کی طرف جو مجھ سے بہتر ہے،

اس کو دیکھتا ہے، میری طرف توجہ کر میں تیرے لئے بہتر ہوں
جس کی طرف تو توجہ کر رہا ہے۔

جاننا چاہئے کہ اللہ جل شانہ کا ارشاد:

وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ. (المعارج: ۳۴)

(ترجمہ) اور جو اپنی نمازوں کی پابندی کرتے ہیں۔

اس تفسیر کا بھی احتمال رکھتا ہے کہ اس نماز کی حفاظت سے مراد وقت کی حفاظت ہو اور اس کا بھی احتمال رکھتا ہے کہ نماز کی حفاظت ہو چاہے وہ اعمال قرأت کی قسم کے ہوں یا قیام کی قسم کے، یا رکوع کی قسم کے، یا سجود کی قسم کے ہوں یا اس کے علاوہ اطمینان اور سکون کے اور حضور قلب کے اور اسی طرح سے دیگر اعمال تو جو شخص ان تمام چیزوں کی حفاظت کرے گا اور نماز کو اس حالت میں لائے گا تو اللہ کے ہاں اس کی نماز کی بڑی شان ہوگی اور جو ان چیزوں کو ضائع کر دے گا تو اس نے بہت بڑی نعمت کو ضائع کیا۔

(حکایت) مروی ہے کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے ایک آدمی کی طرف دیکھا جو اپنے ہاتھ سے اپنی داڑھی سے کھیل رہا تھا نماز میں تو فرمایا اگر اس شخص کا دل خشوع میں ہوتا تو اس کا ہاتھ بھی خشوع میں ہوتا۔

(حکایت) اور ایک دن آپ نے ایک اور شخص کو دیکھا جو نماز میں کنکریوں سے کھیل رہا ہے اور یہ بھی کہہ رہا ہے:

اَللّٰهُمَّ زَوِّجْنِيْ مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ.

اے اللہ میری جنت کی حوروں سے شادی کر دے۔

تو آپ نے فرمایا کہ تو برا پیغام دینے والا ہے تو حور عین کو پیغام بھی دیتا ہے اور کنکریوں سے کھیلتا بھی ہے حالانکہ اللہ کا ارشاد ہے:

وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِيْنَ. (الحج: ۳۴)

اور عاجزی کرنے والوں کو خوشخبری سنا دیجئے۔

لفظ مخبتین کی تفسیر کے بارے میں فرمایا گیا ہے کہ اس سے مراد وہ حضرات

ہیں جو تواضع اختیار کرتے ہیں۔

(حکایت) حضرت خلف بن ایوب رحمہ اللہ سے کہا گیا کیا آپ نماز میں اپنے جسم سے مکھیاں نہیں ہٹاتے تو آپ نے فرمایا میں اپنے نفس سے متعلق کسی ایسی چیز کو نہیں ہٹانا چاہتا جو میری نماز کو فاسد کردے تو ان سے پوچھا گیا پھر آپ ان مکھیوں کی اذیت سے کس طرح صبر کرتے ہیں تو فرمایا کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ لوگوں میں سے کچھ ایسے بھی تھے جو کوڑے کھانے کے وقت بھی صبر کرتے تھے تاکہ کہا جا سکے فلاں کو کوڑے لگائے گئے اور فلانے کو بڑا صبر ہے اور وہ اس پر فخر کرتا تھا کیا میں کسی مکھی کے تنگ کرنے کی وجہ سے حرکت کروں جب کہ میں اپنے رب کے سامنے مناجات کر رہا ہوں اور اس کی کتاب کی تلاوت کر رہا ہوں۔

مکھیوں کے تنگ کرنے پر صبر کا واقعہ

ذکر کیا جاتا ہے کہ قرطبہ میں ایک شخص تھا بہت بڑی شان اور بڑے وقار والا کثرت سے سکون اختیار کرتا تھا جب کچھ لوگوں کے پاس بیٹھتا تھا تو نہ اس کو حرکت ہوتی تھی اور نہ وہ وہاں سے اٹھ کر کسی اور جگہ بیٹھتا تھا نہ دائیں بائیں دیکھتا تھا ایک دن وہ ایک جنازے میں نکلا جس میں بڑے بڑے شہر کے حضرات بھی موجود تھے یہ بھی ان کے ساتھ میدان میں بیٹھ گیا اور اس کے بدن اور کپڑے کے درمیان کچھ بھڑ داخل ہوگئے اور وہ اس کو ڈنک مارتے رہے لیکن نہ اس نے حرکت کی اور نہ ہلتا تھا اور نہ ادھر اُدھر جاتا تھا اور ایسے محسوس ہوتا تھا جیسے وہ بھڑ کسی چٹان کو ڈنک مار رہے ہیں بس یہ حالت طاری ہو رہی تھی کہ اس کا رنگ بدل رہا تھا اور چہرہ سرخ اور پیلا ہو رہا تھا حتیٰ کہ جب لوگ جنازے کو دفن کرنے سے فارغ ہوئے اور یہ اپنے گھر کی طرف لوٹا اور اپنا کپڑا اتارا تو اس کا سارا جسم ورم آلود ہو چکا تھا اور جگہ جگہ بھڑوں کے کاٹنے کے نشانات تھے یہ شخص بہت فاضل کثیر المعروف اور کثیر الخیر اور کثیر الزکوٰۃ تھا اس شخص کا نام قاضی ابو عبد اللہ محمد بن اصبغ تھا اپنے وقت کے اکابر اور حکومت اسلام کی مجلس شوریٰ کے فقہاء میں سے ایک تھا۔

جب اس طرح کی مشقت لوگوں کی خاطر برداشت کی جا سکتی ہے اور اس پر کوئی جزع فزع نہیں کی جا سکتی اور نہ قلت صبر کا اور عدم وقار کا مظاہرہ کیا جا سکتا ہے تو نماز میں کس طرح خشوع وخضوع اور قلت وقار کا معاملہ کیا جائے کہ آدمی خدا کی نظر سے بھی گر جائے یا کوئی ایسا عمل ہو جائے جو اللہ کے نزدیک اس کو عیب دار کر دے اس لئے یہی لائق ہے کہ آدمی ہر طرح کی تکلیف کو اور عام خیالات کو ہٹا کر توقیر اور شان کے ساتھ اپنے رب تعالیٰ کے سامنے مشاہدہ کی خاطر تعظیم کرے اس کے سامنے ہونے کی وجہ سے اللہ کی تعظیم اختیار کرے اور اللہ کے دیکھنے کی وجہ سے اپنے آپ پر ہیبت طاری رکھے۔

حکایت

مروی ہے کہ حضرت مسلم بن یسار رحمہ اللہ بصرہ کی جامع مسجد میں نماز پڑھ رہے تھے تو فالج سے ان کے جسم کا ایک حصہ گر گیا لیکن ان کو معلوم نہ ہوا۔

حکایت

حضرت عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نماز پڑھتے تھے اور نماز سے لوٹنے کے بعد آہ وزاری کرتے تھے اگر کوئی شخص جوان کو نہ جانتا اور ان کو دیکھ لیتا تو یہی کہتا کہ یہ شخص مجنون ہے۔

حکایت

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ اپنی نماز کے دوران کوئی حرکت نہیں کرتے تھے اور نہ ہی اپنے جسم کو کھرچتے تھے حتیٰ کہ نماز سے فارغ ہو جاتے۔

حکایت

حضرت ابوالمصعب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام مالک بن انس رضی اللہ عنہ اپنے اوراد میں رکوع کو طویل کرتے تھے اور جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تھے گویا کہ ایک خشک لکڑی ہوتے تھے جو حرکت نہیں کرتی پھر جب ان کو حکومت وقت کی طرف

سے کوڑے لگائے گئے تھے اور ان کو بیماری لاحق ہوئی تو کہا گیا کاش کہ آپ اپنی عبادت میں کچھ کمی کر لیں تو آپ نے فرمایا کسی آدمی کے لئے درست نہیں ہے کہ جب وہ نیک عمل کرے مگر یہی کہ وہ اس عمل کو بہت اچھے انداز سے ادا کرے کیونکہ اللہ کا ارشاد ہے:

لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا. (سورة الملک: ۲)

(ترجمہ) تاکہ تمہیں آزمائے کہ تم میں سے کون اچھے عمل کرتا ہے۔

حکایت

حضرت بایزید بسطامی رحمہ اللہ کی یہ حالت تھی کہ جب آپ نماز میں داخل ہوتے تو آپ کے اعضاء سے ایک حرکت سنی جاتی تھی جیسے ایک مشکیزے میں ہڈیاں ڈال دی گئی ہوں اور ان میں حرکت پیدا ہو رہی ہو۔

حکایت

مروی ہے کہ جب نماز کا وقت آتا تھا تو حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا چہرہ متغیر ہو جاتا تھا اور رنگ بدل جاتا تھا اور آپ فرماتے تھے کہ اس امانت کا وقت آگیا ہے جس کو آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں پر پیش کیا گیا تھا لیکن انہوں نے اس امانت کے اٹھانے سے انکار کر دیا تھا اور اس کے اٹھانے سے ڈر گئے تھے۔

حکایت

حضرت مجاہد بن جبر رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب میں صحابہ کرامؓ کو دیکھتا تھا کہ نماز کے لئے کھڑے ہوتے تھے۔ تو ایسے محسوس ہوتا تھا جیسے وہ ایسے جسم ہیں جن میں روح نہیں ہے اور یہ حالت ان کی اللہ کے خوف کی وجہ سے ہوتی تھی۔

حکایت

مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: رَكْعَتَانِ فِي تَفَكُّرٍ خَيْرٌ مِنْ قِيَامِ لَيْلَةٍ وَالْقَلْبُ سَاهٍ. دو رکعتیں غور و فکر کے ساتھ توجہ کے ساتھ

ادا کرنا پوری رات کی عبادت سے اور دل کی توجہ کے بغیر ادا کرنے سے بہتر ہیں۔

حکایت

حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں میں نے جب سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ بات سنی کہ نماز میں خشوع یہ ہے کہ نمازی کو یہ معلوم نہ ہو کہ دائیں اور بائیں کون کھڑا ہے تو مجھے چالیس سال ہو گئے ہیں مجھے نماز کی حالت میں معلوم نہ ہو سکا کہ میرے دائیں کون کھڑا ہے اور میرے بائیں کون کھڑا ہے۔

حکایت

حضرت محمد بن سیرین فرماتے ہیں کہ صحابہ کرامؓ اس بات کو پسند کرتے تھے کہ جب آدمی نماز کے لئے کھڑا ہو تو اس کی نگاہ اس کی سجدے کی جگہ سے آگے نہ جائے اور اگر کسی چیز کی طرف توجہ منتقل ہونے لگے تو وہ اپنی آنکھوں کو بند کر لے (تاکہ کسی چیز کی طرف نہ دیکھے)۔

حکایت

حضرت عباس بن عبداللہ بن قیس اس امت کے خشوع وخضوع کرنے والے حضرات میں سے تھے جب آپ نماز میں مصروف ہوتے تھے اور آپ کی بیٹی دف بجاتی تھی اور عورتیں باتیں کرتی تھیں تو آپ ان کی کسی بات کو نہیں سنتے تھے اور جو کچھ وہ کرتی تھیں آپ کی ان کی طرف توجہ نہیں ہوتی تھی ایک دن ان سے کہا گیا آپ نماز میں کسی چیز کا خیال کرتے ہیں؟ فرمایا ہاں اللہ کے سامنے کھڑے ہونے کا اور جنت یا جہنم کی طرف جانے کا۔ پھر آپ سے پوچھا گیا ہماری تو یہ حالت ہے کہ ہم نماز میں دنیا کے کاموں کے خیالات کرتے ہیں شیاطین ہمارے دلوں میں وسواس ڈالتے ہیں تو فرمایا کہ اگر میرے سینے میں نیزے چبھو دیئے جائیں یہ مجھے دنیا کے امور کی طرف متوجہ ہونے اور شیاطین کی وسواس کی طرف منتقل ہونے سے زیادہ محبوب ہے۔

حکایت

حضرت حماد بن زید فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن غالب الحدادی جب

سجدے میں جاتے تھے تو گھاس کاٹنے والا گھاس کاٹنے کے لئے جاتا تھا اور جب واپس لوٹتا تھا تب بھی یہ اسی حالت میں ہوتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن غالب کون تھے؟

(حکایت) حضرت عبداللہ بن غالب اس امت کے اکابر عابدین میں سے تھے جب ان کی وفات ہوئی تو ان کی قبر سے کستوری کی خوشبو آتی تھی اور بڑے عرصے تک رہی علماء اور بڑے بڑے حضرات آپ کی قبر دیکھنے کے لئے جاتے تھے اور اس کا مشاہدہ کرتے تھے جب لوگوں کا آپ کی قبر کی طرف کثرت سے جانا ہوا اور فتنے کا خوف ہوا تو قبر کو مٹی کے برابر کر دیا گیا اور پھر قبر کا نشان ختم کر دیا گیا۔

حکایت

حضرت عبداللہ بن وہب فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سلیمان بن قاسم رحمہ اللہ سے عید کے دن جب ہم عیدگاہ سے واپس لوٹے تو میں دیکھنا چاہتا تھا کہ حضرت عبداللہ بن وہب کس کے پاس عید گزارنے کے لئے جاتے ہیں لیکن آپ جامع مسجد میں چلے گئے تو میں نے سمجھا کہ شاید مسجد سے گزرنے کا آپ کا راستہ ہوگا پھر میں بھی آپ کے پیچھے چلا گیا آپ پہلی صف پر پہنچے اور نماز کی تکبیر کہی میں نے بھی آپ کے پیچھے تکبیر کہہ دی اور دو رکعتیں پڑھیں اور بیٹھ کر تشہد پڑھا لیکن آپ سجدے میں گر گئے میں نے دیکھا آپ سجدے میں یہ کہہ رہے تھے:

یا رب انصرف عبادک إلى ما أعدوا من زهرات الدنيا ليتومهم هذا من زينتهم وطعامهم. وانصرف عبدک سليمان إليک يسالک فكاک رقبته من حرنارک. ويسألک مغفرتک برحمتک، فياليت شعري ماذا فعلت به، هل قبلته و تجاوزت عنه. فان كنت قبلته فقد نعم و سعد وافلح وإن كنت لم تفعل فيا ويحه، ويا بؤسه.

(ترجمہ) اے رب تیرے بندے دنیا کی وہ رونقیں جو انہوں نے تیار کی ہیں اس دن کیلئے اپنی زینت اور اپنے طعام کے اعتبار سے اس کی طرف چلے گئے ہیں اور تیرا بندہ سلیمان تیری طرف تیری آگ کی گرمی سے اپنی گردن کے چھڑانے کا سوال لے کر آیا ہے

اور تجھ سے تیری رحمت کے ساتھ تیری مغفرت کا سوال کرتا ہے پس کاش کہ مجھے معلوم ہو جائے کہ تو نے اپنے اس بندے کے ساتھ کیا کیا ہے۔ کیا تو نے اس کو قبول کیا اور اس سے درگزر کیا اور اگر تو نے اس کو قبول کر لیا تو اس کے لئے اچھا ہوا اور یہ سعادت مند ہوا اور یہ کامیاب ہو گیا اور اگر تو نے اس کی دعا کو قبول نہ کیا اور اس کو آزاد نہ کیا تو اس کے لئے ہلاکت ہے اور بربادی ہے۔

اس کے بعد آپ رونے لگے اور ہچکی بندھ گئی میں نے کافی دیر آپ کا انتظار کیا پھر دل میں کہا کہ میں اپنے گھر جاتا ہوں اور جن کو میں نے عید الفطر کے لئے اپنے پاس بلایا ہے ان کی خدمت کرتا ہوں ایسا نہ ہو کہ وہ سمجھیں کہ اس کو آنے میں دیر ہو گئی اور وہ چلے جائیں چنانچہ میں آپ کے کپڑے پر ایک علامت لگا کر چلا گیا جب کہ آپ سجدے میں تھے پھر میں اپنے گھر گیا اور لوگوں کے ساتھ میں نے صبح کا کھانا کھایا اور ان کے ساتھ طویل گفتگو کرتا رہا پھر جب وہ لوگ چلے گئے تو مجھے نیند آ گئی میں نے کافی دیر نیند کی پھر جب بیدار ہوا تو نیا وضو کیا اور اپنے کپڑے پہنے اور مسجد میں زوال کے قریب پہنچا تب بھی میں نے دیکھا کہ آپ اسی حالت میں سجدے میں ہیں اور میری جو کپڑے پر علامت لگی ہوئی تھی وہ بھی اسی طرح باقی ہے اور وہ رو رہے ہیں اور آہ و زاری کر رہے ہیں حتیٰ کہ ظہر کی نماز تک ان کی یہی حالت رہی۔

حکایت

حضرت عبداللہ بن شداد رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا نماز میں خوب رونا سنا۔ جب کہ میں نماز کی آخری صف میں تھا آپ یہ دعا کر رہے تھے:

إنَّمَا اَشْكُو بَثِّيْ وَحُزْنِي إلَى الله.(سورة یوسف: ٨٦)
(ترجمہ) میں تو اپنی بے قراری اور غم کی شکایت اللہ سے کرتا ہوں۔ (رواہ البخاری)

(حدیث) حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

اَنَّ رَسُوْلَ الله ﷺ كَانَ يصلى اربعا قبل ان تزول الشمس قبل الظهر، يقول: انها ساعة تفتح فيها ابواب السماء واحب ان يصعد لى فيها عمل صالح.

(ترجمہ) جناب نبی کریم ﷺ زوال آفتاب کے بعد اور ظہر سے پہلے چار رکعات ادا کرتے تھے اور فرماتے تھے یہ وہ وقت ہے جس میں آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور میں پسند کرتا ہوں کہ اس وقت میرا عمل صالح اوپر کو جائے۔

اس حدیث میں یہ اضافہ بھی روایت کیا جاتا ہے:

إذا فاء ت الافياء وهبت الارواح فارفعوا إلى الله حاجاتكم فانها ساعة الاوابين.

قال الله تعالى إنه كان للاوابين غفورا.(الاسراء: ٢٥)

(ترجمہ) جب سائے ڈھل جاتے ہیں اور ہوائیں چلتی ہیں اس وقت تم اللہ کے سامنے اپنی ضروریات پیش کیا کرو کیونکہ یہ اللہ کی طرف متوجہ ہونے والوں کا وقت ہے۔ اللہ کا ارشاد ہے: إنَّهٗ كَانَ لِلْاَوَّابِيْنَ غَفُوْرًا. (وہ توبہ کرنے والوں کو معاف کردیتا ہے)۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک حدیث میں مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ صَلّٰى اَرْبَعَ ركعات بعد زوال الشمس يحسن قراء تهن وركوعهن وسجودهن صلى معه سبعون الف ملك يستغفرون له حتّى الليل.

(ترجمہ) جس آدمی نے آفتاب کے زوال کے بعد چار رکعات ادا کیں اچھی طرح سے ان میں قراءت کی رکوع کیا اور سجدہ کیا تو اس کے ساتھ ساتھ ستر ہزار فرشتے نماز پڑھتے ہیں اور اس کے لئے رات تک استغفار کرتے ہیں۔

مغرب کی نماز کے بعد کے نوافل

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

کان رسول اللہ ﷺ یطیل الرکعتین بعد المغرب حتی یتفرق اھل المسجد. (سنن ابوداود)

(ترجمہ) جناب رسول اللہ ﷺ مغرب کے بعد کی دو رکعات اتنا طویل ادا کرتے تھے کہ مسجد میں موجود لوگ چلے جاتے تھے۔

گھر میں نوافل پڑھنے کے فضائل

مسلم شریف میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا

صلوا فی بیوتکم ولا تتخذوھا قبورا.

(ترجمہ) اپنے گھروں میں نماز (نوافل) پڑھا کرو اور ان کو قبریں نہ بناؤ (یعنی جیسے قبروں میں نماز نہیں ہوتی اسی طرح سے گھروں میں نماز پڑھنا نہ چھوڑو بلکہ ان گھروں میں نوافل پڑھا کرو)۔

مسلم شریف میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إذا قضی احدکم الصلوۃ فی مسجدہ فلیجعل لبیتہ نصیبا من صلوتہ فان اللہ تعالی جاعل فی بیتہ من صلوتہ خیرا.

(ترجمہ) جب تم میں سے کوئی ایک اپنی مسجد میں نماز پڑھ چکے تو اس کو

چاہئے کہ اپنے گھر کے لئے بھی اپنی نماز میں سے کچھ حصہ رکھ لے کیونکہ اللہ اس کے گھر میں اس کی نماز کی وجہ سے خیر کو مقرر کرتے ہیں۔

امام ابوداود نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

صلوۃ المرء فی بیتہ افضل من صلوتہ فی مسجدی ھذا الا المکتوبۃ.

(ترجمہ) آدمی کا اپنے گھر میں نماز پڑھنا میری مسجد میں نماز پڑھنے سے افضل ہے۔ مگر یہ فرض نماز

(یعنی فرض نماز مسجد نبوی میں پڑھنا افضل ہے اور باقی نمازیں سنتیں نفل اپنے گھروں میں پڑھنا افضل ہے یہ گھر بھی عام ہیں چاہے مدینہ طیبہ کے ہوں یا کسی بھی مسلمان کے کسی بھی علاقے میں، اگر ہم اپنے گھر میں سنتیں اور نفل پڑھیں گے تو ہمارا یہ ثواب مسجد نبوی میں سنت اور نوافل پڑھنے سے افضل ہوگا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إذا خرجت من منزلک فصل رکعتین یمنعانک من مخرج السوء فاذا دخلت منزلک فصل رکعتین یمنعانک من مدخل السوء.

(ترجمہ) جب تم اپنے گھر سے نکلو تو دو رکعات پڑھ لیا کرو یہ تمہیں برے نکلنے سے محفوظ رکھیں گی اور جب تم اپنے گھر میں داخل ہو تو پھر بھی دو رکعات پڑھ لیا کرو یہ تمہیں برے داخل ہونے سے محفوظ رکھیں گی۔

(یعنی) گھر اور باہر تم ہر مصیبت سے محفوظ رہو گے۔

نوافل کی اہمیت

جاننا چاہئے کہ یہ سنت مؤکدہ، غیر مؤکدہ اور نوافل جو فرض نمازوں کے بعد یا ان سے پہلے پڑھے جاتے ہیں اگرچہ یہ فرض نہیں ہیں لیکن آدمی کو چاہئے کہ وہ ان کو نہ

چھوڑے اوران میں کوئی کوتاہی نہ کرے اگر ممکن ہوتو ان کی ادائیگی میں اضافہ کرے کیونکہ ان میں برکت بھی ہے اور بہت سے فائدے بھی ہیں اور جو کچھ ان کی ادائیگی میں ثواب اور اجر رکھا ہوا ہے ان کے لحاظ سے یہ زیادہ اہم بھی ہیں اور اتباع سنت کے طور پر یہ اہم بھی ہیں کیونکہ حضور ﷺ نے ان کو ادا کیا اور امت کے سلف صالحین نے بھی ان کی پابندی کی ہے۔

سنتیں اور نوافل چھوڑنے کا نقصان

حضرت عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں کہ اگر میں سنتوں میں سے کوئی ایک سنت چھوڑ دوں یا آداب اسلام میں سے کوئی ادب چھوڑ دوں تو مجھے ڈر ہے کہ اللہ مجھ سے وہ تمام عنایات جوعطا فرمائی ہیں چھین نہ لیں۔

حضرت رویم فرماتے ہیں جس نے ادب (نوافل اور مستحبات) کو چھوڑا اس کو سنتوں سے محروم ہو جانے کی سزا دی جائے گی اور جس نے سنتوں کو چھوڑا اس کو فرائض سے محروم ہونے کی سزا دی جائے گی اور جس نے فرض نمازوں کو چھوڑا اس کو معرفت خداوندی سے محروم ہونے کی سزا دی جائے گی۔

اور یہ بات بھی ہے کہ یہ سنتیں اور نوافل قیامت کے دن ان نقصانات کو پورا کریں گی جوفرائض کی ادائیگی میں واقع ہو جاتے ہیں۔

علامہ عبدالحق اشبیلی رحمہ اللہ کی یہ رائے ہے کہ نبی کریم ﷺ کے لئے تہجد کی نماز کونفل کہا گیا ہے نفل کا معنی عطیہ ہوتا ہے اور ہم مسلمان عام لوگ جو ہیں ہمارے لئے نفل کی نماز نفل نہیں ہے بلکہ یہ نقصان پورا کرنے والی نمازیں ہیں وہ نقصان جو فرائض کی ادائیگی میں ہو جاتا ہے نوافل اور سنتوں کی ادائیگی سے وہ نقصان اللہ کے فضل سے پورا ہوتا ہے اس کوحضور ﷺ کی نسبت سے نوافل کہا جاتا ہے ورنہ عموماً یہ ہمارے مسلمانوں کیلئے نماز کے نقصان کو پورا کرنے والی نماز ہے۔

اشراق کی نماز

امام مسلم نے ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

یصبح علی کل مسلم من احدکم صدقة فکل تسبیحة صدقة و کل تهلیلة صدقة و کل تحمیدة صدقة و کل تکبیرة صدقة و امر بالمعروف و نهی عن المنکر ویجزی من ذلک رکعتان یرکعهما من الضحی.

(ترجمہ) تم میں سے ہر ایک مسلمان جو صبح کرتا ہے اس پر صدقہ ہے پس ہر تسبیح ادا کرنا بھی صدقہ ہے اور ہر طرح کی تہلیل (لا الہ الا اللہ) کہنا بھی صدقہ ہے اور ہر طرح کی حمد کرنا بھی صدقہ ہے اور تکبیر کہنا بھی صدقہ ہے اور نیکی کا حکم کرنا بھی ہر مسلمان پر ضروری ہے اور گناہ سے روکنا بھی اور ان تمام کاموں سے وہ دو رکعتیں کفایت کرتی ہیں جو وہ چاشت کے وقت ادا کرتا ہے۔

مسلم شریف میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرمایا:

اوصانی خلیلی ﷺ بصیام ثلاثة ایام من کل شهر و رکعتی الضحی و ان اوتر قبل ان ارقد.

(ترجمہ) میرے دوست ﷺ نے مجھے ہر مہینے میں تین دن کے روزے رکھنے کی اور چاشت کی دو رکعات پڑھنے کی وصیت فرمائی تھی اور یہ بھی کہ میں سونے سے پہلے وتر ادا کرلوں۔

ترمذی شریف میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

من حافظ علی سبحة الضحی غفرله ذنوبه و ان کانت مثل زبد البحر.

(ترجمہ) جس شخص نے چاشت کی نماز کی حفاظت کی اس کے لئے

اس کے گناہ معاف کردیئے جائیں گے اگر چہ وہ گناہ سمندر کی جھاگ کے برابر بھی کیوں نہ ہوں۔

ابوداود شریف میں حضرت معاذ بن انس الجہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

من قعد فی مصلاہ حین ینصرف من صلاۃ الصبح حین یسبح رکعتی الضحی لا یقول إلا خیرا غفرله خطایاہ وان کانت اکثر من زبد البحر۔

(ترجمہ) جو شخص اپنی نماز کی جگہ پر بیٹھا رہا صبح کی نماز پڑھ لینے کے بعد پھر جانے کے وقت حتیٰ کہ سورج نکلنے پر اس نے دو رکعات ادا کیں اور اس نے اچھی بات کہی تو اس کے گناہ معاف کردیئے جائیں گے اگرچہ سمندر کی جھاگ سے بھی زیادہ ہوں۔

اشراق کی رکعات

حضرت ثابت بن اسلم رحمہ اللہ روزانہ ایک سو رکعات نماز اشراق کی پڑھتے تھے اور نبی کریم ﷺ کبھی کبھی اشراق کو چھوڑ دیتے تھے اس خوف سے تاکہ لوگوں پر یہ فرض نہ ہو جائے۔

ترمذی شریف میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

من صلی الضحی ثنتی عشرۃ رکعۃ بنی له قصرا من ذهب فی الجنة۔

(ترجمہ) جس نے چاشت کی بارہ رکعات نماز ادا کی اس کے لئے جنت میں سونے کا ایک محل بنایا جائے گا۔

(فائدہ) اور جو شخص روزانہ یہ بارہ رکعات ادا کرے گا اس کو انشاء اللہ روزانہ جنت میں ایک سونے کا محل ملے گا۔

حضرت بزار نے حضرت عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ میں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے کہا اے چچا جان مجھے کچھ وصیت فرمائیں تو انہوں نے فرمایا کہ آپ نے مجھ سے ایسی چیز کا سوال کیا ہے جس کے بارے میں میں نبی کریم ﷺ سے سوال کیا تھا تو آپ نے فرمایا تھا:

إن صليت الضحى ركعتين لم تكتب من الغافلين وان صليت اربعا كتبت من العابدين وان صليت ستا لم يلحقك ذنب وان صليت ثمانيا كتبت من القانتين وان صليت ثنتى عشرة ركعة بنى الله لك بيتا فى الجنة وما من يوم وليلة ولا ساعة الا ولله فيها صدقة يمن بها على من يشاء من عباده وما من على عبد بمثل ان يلهمه ذكره.

(ترجمہ) اگر تم چاشت کی دو رکعات ادا کرلو تو تم غافلین میں سے نہیں لکھے جاؤ گے اگر تم چار رکعات ادا کرو گے تو عبادت گزاروں میں سے لکھے جاؤ گے اور اگر چھ رکعات ادا کرو گے تو تمہیں کوئی گناہ لاحق نہیں ہوگا (یعنی تمہارے گناہ معاف کردیئے جائیں گے) اور اگر تم آٹھ رکعات ادا کرو گے تو تواضع اختیار کرنے والے حضرات میں سے لکھے جاؤ گے اور اگر تم بارہ رکعات ادا کرو گے تو اللہ تمہارے لئے جنت میں ایک محل بنائے گا کوئی دن اور رات ایسی نہیں اور نہ کوئی گھڑی ایسی ہے مگر اس میں اللہ تعالی کچھ ایثار فرماتے ہیں اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتے ہیں انعام فرماتے ہیں اور اللہ کا انعام کسی بندے پر اپنے ذکر اور یاد کے الہام کے برابر نہیں ہے۔

مغرب اور عشاء کے درمیان نماز

نسائی شریف میں حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں:

أتيت النبى ﷺ فصليت معه المغرب فصلى إلى العشاء.

(ترجمہ) میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ نے عشاء تک (نوافل) ادا کئے۔

حضرت اسود بن یزید رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے مغرب اور عشاء کے درمیان کی نماز کے بارے میں فرمایا:

ھی صلوة الفضیلة یغفل الناس عنھا وعن فضلھا ویشتغلون بعشائھم فلا یصلونھا.

یہ فضیلت کی نماز ہے لوگ اس سے غافل ہوتے ہیں اور اس کی فضیلت سے بھی بے خبر ہیں اور اپنے کھانے میں مشغول ہو جاتے ہیں اس کو ادا نہیں کرتے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی یہ عادت تھی کہ آپ اس وقت میں نماز پڑھا کرتے تھے۔

حضرت محمد بن المنکدر رحمہ اللہ سے روایت ہے یہ فضلاء تابعین میں سے تھے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

من صلی ما بین العشائین فانھا صلوة الاوابین.

(ترجمہ) جس شخص نے مغرب اور عشاء کی نماز کے درمیان میں نوافل ادا کئے تو یہ اوابین کی نماز ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

من صلوة الاوابین الصلوة بین المغرب والعشاء حتی یثوب الناس إلی العتمة.

(ترجمہ) صلوۃ الاوابین یہ ہے کہ آدمی مغرب اور عشاء کے درمیان نماز پڑھتا رہے حتیٰ کہ عشاء کی نماز کیلئے لوگوں کو (اذان سے) پکارا جائے۔

جناب نبی کریم ﷺ سے مروی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا:

من صلى عشر ركعات بعد المغرب بنى له قصرا في الجنة فقال عمر بن الخطاب رضى الله عنه إذا تكثر قصورنا يا رسول الله فقال رسول الله ﷺ الله اكثر، واعظم، وافضل او قال الله اكثر واطيب.

(ترجمہ) جس شخص نے دس رکعات مغرب کی نماز کے بعد پڑھیں اس کے لئے جنت میں ایک محل بنادیا جاتا ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا پھر تو یا رسول اللہ ہمارے محلات بہت ہو جائیں گے تو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ اس دینے سے بھی زیادہ ہے اور بڑا ہے اور افضل ہے یا فرمایا کہ اللہ اس سے بھی زیادہ اور پاکیزہ ہے (یعنی اس کے خزانے میں کوئی کمی نہیں ہوتی)۔

حضرت ابو عبدالرحمٰن الحبلی فرماتے ہیں کہ مغرب اور عشاء کے درمیان کی نماز پڑھتے رہا کرو اگر تمہیں رات کے درمیان میں نماز پڑھنے کی توفیق مل جائے تو تمہیں اچھی توفیق ملی ورنہ رات کے شروع میں ہی نماز ادا کرلیا کرو (یعنی مغرب اور عشاء کے درمیان نوافل پڑھ لیا کرو)۔

حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرامؓ پسند کرتے تھے کہ وہ مغرب کے بعد چار رکعات پڑھ لیا کریں۔

وتروں کی نماز کی فضیلت

(حدیث) حضرت خارجہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں:

إن الله عزوجل قدامركم بصلوة وهى خير لكم من حمر النعم وهى الوتر فجعلها فيما بين صلوة العشاء وطلوع الفجر.

(ترجمہ) اللہ نے تمہیں ایک نماز کا حکم دیا ہے اور وہ تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے اور یہ وتر کی نماز ہے اس کو اللہ نے عشاء اور

فجر طلوع ہونے کے درمیان میں رکھا ہے (یعنی عشاء کی نماز کے بعد اور طلوع فجر سے پہلے کسی بھی وقت میں اس نماز کو ادا کر سکتے ہو)۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جس شخص کو ڈر ہو کہ وہ رات کے اخیر میں نہیں جاگ سکے گا تو اس کو چاہئے کہ وہ رات کے شروع میں وتر ادا کر لے اور جس کو امید ہو کہ وہ رات کے اخیر میں اٹھ جائے گا تو اس کو چاہئے کہ وہ رات کے آخر میں نماز پڑھے کیونکہ رات کے اخیر میں فرشتے موجود ہوتے ہیں (اور یہ رات کے اخیر میں وتر کا ادا کرنا افضل ہے)۔

عبادت خداوندی

عبادت کیا ہے

بعض علماءؒ فرماتے ہیں بندے کا اپنے رب تعالیٰ کی طرف متوجہ ہونا اور اس کی یاد میں مشغول ہونا عبادت ہے۔ (سنن الصالحین: ۲۸۱۳)

حضرت ابوالولید الباجی فرماتے ہیں میرے نزدیک عبادت کا معنی فرائض کی ادائیگی، حرام چیزوں سے اجتناب اور خوب ذوق سے نوافل پڑھنا ہے۔

قرآن کریم میں ارشاد ہے:

وَاعْبُدُوا اللهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا. (النساء: ۳۶)

(ترجمہ) اور اللہ کی بندگی کرو اور اس کے ساتھ کسی کو نہ ملاؤ۔

کثرت عبادت

اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا:

وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ. (الحجر: ۹۹)

(ترجمہ) اور اپنے رب کی عبادت کرتے رہیں یہاں تک کہ آپؐ کو موت آجائے۔

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں خیر اس چیز کا نام نہیں کہ تیرے پاس مال اور اولاد زیادہ ہو بلکہ خیر یہ ہے کہ تیرا حوصلہ بڑا ہو اور تجھے دین کا بہت علم حاصل ہو اور تو اللہ کی عبادت میں لوگوں سے آگے بڑھنے کی کوشش میں ہو اگر تو نے کوئی اچھا کام کیا تو اپنے رب تعالیٰ کی تعریف کرے اور اگر تجھ سے کوئی برا کام ہو تو اپنے گناہ کی بخشش مانگے۔ (سنن الصالحین: ۲۸۱۷)

حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں جس نے اپنی جوانی میں اللہ کی اچھے طریقے

سے عبادت کی تو اللہ اس کو اس کی بڑی عمر کے وقت حکمت (دین کی سمجھداری) کی تلقین کر دیتے ہیں اسی کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَاسْتَوٰىٓ اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّ عِلْمًا وَكَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ۔ (سورة یوسف: ۲۲)

(ترجمہ) اور جب وہ اپنی جوانی کو پہنچے تو ہم نے ان کو حکمت اور علم عطاء کیا اور ہم نیکی کرنے والوں کو ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں۔

(سنن الصالحین: ۲۸۱۸)

ایک عالم فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے کچھ لوگوں کی طرف دیکھا جو کسی آدمی کی مزدوری کر رہے تھے مزدوری کے بعد وہ اس آدمی کے پاس گئے تا کہ اپنی مزدوری کی اجرت حاصل کریں تو وہ آدمی بھی ان مزدوروں کے اندر گھس گیا اور کہا مجھے بھی دے جس طرح سے تو نے ان مزدوروں کو دیا ہے تو اس آدمی نے کہا میں تجھے کیسے دوں؟ جب کہ تو نے کوئی کام نہیں کیا مجھ سے چلا جا تو اس نے اس آدمی سے کہا کیا تو اس کو دیتا ہے جو تیری مزدوری کرتا ہے اس نے کہا ہاں تو وہ شخص اپنے نفس کی طرف متوجہ ہوا پھر کہا اے نفس اس بات میں غور کر لے اگر تو عمل کرے گا تو تجھے ملے گا اور اگر تو عمل نہیں کرے گا تو تجھے کچھ بھی نصیب نہیں ہوگا۔ (سنن الصالحین: ۲۸۱۹)

حضرت مالک بن دینار رحمہ اللہ کی والدہ نے ان سے فرمایا اے بیٹے کاش کہ تو ایک دن کی ملاقات سے میری آنکھوں کو ٹھنڈا کر دے تو انہوں نے عرض کیا اے اماں جان ہمارے لئے ایک مقصود مقرر کر دیا گیا ہے اور ہمیں اس میں آگے بڑھنے کا حکم دیا گیا ہے آج میں اپنے آپ کو تھکا رہا ہوں شاید میں کل سبقت لے جا سکوں۔

(سنن الصالحین: ۲۸۲۰)

حضرت وہب بن منبہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ دانش وروں میں سے ایک دانشور نے کہا مجھے اپنے رب سے شرم آتی ہے کہ میں جنت کے ثواب کی امید پر اس کی عبادت کروں اور میں مزدور کی طرح ہو جاؤں، اگر اس کو مزدوری دی جائے تو وہ کام کرے اگر نہ دی جائے تو وہ کام نہ کرے اور مجھے اپنے رب

سے اس طرح سے بھی حیا آتی ہے کہ میں اس کی جہنم کے عذاب کے ڈر سے عبادت کروں اور میں اس برے غلام کی طرح ہو جاؤں کہ اگر اس کو ڈرایا جائے تو کام کرے اگر نہ ڈرایا جائے تو کام نہ کرے لیکن میں اس کی اس طرح عبادت کروں گا جیسا وہ اس کا اہل ہے۔ (۱) (سنن الصالحین: ۲۸۲۱)

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ اگر تین چیزیں نہ ہوتیں تو میں ایک دن بھی زندہ رہنے کو پسند نہ کرتا ایک اللہ کے لئے گرمیوں میں پیاسا رہنا (یعنی روزے رکھنا) دوسرا رات کے درمیان میں سجدے کرنا (یعنی کثرت سے رات کو نوافل پڑھنا) تیسرا ان لوگوں کی مجلس اختیار کرنا جو اچھی باتوں کو چن لیتے ہیں جس طرح سے تم میں سے کوئی اچھے پھلوں کو چن لیتا ہے۔

(سنن الصالحین ۲۸۲۲)

حضرت ابوسلیمان دارانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب تجھے قرآن کی تلاوت لذت دے تو تو نہ رکوع کرنا اور نہ سجدہ کرنا (یعنی اس تلاوت کے لئے قیام نماز کو لمبا کر دینا اور جب تجھے سجدے میں لذت ملے تو پھر نہ قرأت کرنا اور نہ رکوع کرنا (بلکہ نماز کا سجدہ لمبا کر دینا) جس کام کی تجھے توفیق ہو اس سے وابستہ رہنا تو نے کسی ایسے آدمی کو دیکھا جو کسی چیز کی طلب میں ہو پھر جب وہ اس کو مل جائے تو وہ اس کو چھوڑ دے۔ (سنن الصالحین ۲۸۲۳)

عبادت میں زیادہ مشقت سے پرہیز

(حدیث) مروی ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ اللهَ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِى الْاَمْرِ كُلِّهِ.

---

(۱) عبادتنا لربنا سبحانه وتعالى بما هوله اهل لا تنافي رجاء ما عنده من الثواب خوف ما عنده سبحانه و تعالى من العقوبة فالمسلم الحق يكون بين الرجاء والخوف: وهذا نهج انبياء الله عزوجل الذين قال الله فيهم انهم كانوا يسارعون في الخيرات ويدعوننا رغبا ورهبا وكانوا لنا خشعين۔ (الانبياء: ۹۰) وانظر ما علقته في كتاب بحر الدموع لابن الجوزي ص ۳۹۔

اللہ تعالی ہر قسم کے کام میں نرمی اور آسانی کو پسند کرتا ہے۔(۱)

(حدیث) آنحضرت ﷺ سے مروی ہے کہ آپ نے ایک عورت کو رات کے وقت نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو فرمایا یہ کون ہے؟ عرض کیا گیا یہ حولاء بنت تویت ہے یہ رات کو نہیں سوتی تو جناب رسول اللہ ﷺ نے اس کو ناپسند کیا حتی کہ اس ناپسندیدگی کو آپ کے چہرے میں دیکھا گیا پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالی نہیں اکتاتا حتی کہ تم اکتا جاتے ہو تم عمل اتنا کرو جتنا تم میں طاقت ہو۔(۲)

(حدیث) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ کو سب سے زیادہ محبوب وہ عمل تھا جس پر عمل کرنے والا ہمیشہ عمل کرتا رہتا تھا۔(۳) (منن الصالحین ۲۸۲۶)

حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ یہ دین ثابت اور دائمی دین ہے اور حق بھاری ہے اور انسان ضعیف ہے (اس لئے اپنے ضعف کو سامنے رکھتے ہوئے مسلسل لگاتار عبادت کرنے کی بجائے شریعت کے مطابق عبادت بھی کرے اور نفس کو آرام بھی دے)۔ (منن الصالحین ۲۸۲۷)

حضرت فضیل بن عیاضؒ فرماتے ہیں انسان اللہ کے نزدیک کسی بھی چیز سے زیادہ قرب حاصل نہیں کرسکتا جتنا کہ ان چیزوں سے قرب حاصل کرسکتا ہے جو انسان پر فرض ہیں اور اللہ تعالی اس وقت تک نفل کو قبول نہیں کرتا حتی کہ فرض بھی ادا کیا جائے فرض اصل پونجی ہیں اور نوافل منافع ہیں)۔ (منن الصالحین ۲۸۳۰)

آپ کا یہ بھی ارشاد ہے جب تمہیں ڈر ہو کہ فرائض میں کمی ہونے لگے گی تو نوافل کو چھوڑ دو۔ (منن الصالحین ۲۸۳۱)

(فائدہ) یعنی کوئی شخص رات کو نوافل پڑھتا رہا صبح کے فرائض کے لئے اس کی آنکھ نہ کھلے تو اس کو چاہئے کہ اتنے نوافل پڑھے کہ صبح کے لئے بیداری بھی ہو جائے۔

---

(۱) (البخاری ۶۰۲۴)، ومسلم (۲۱۶۵) من حدیث عائشۃؓ۔ (منن الصالحین ۲۸۲۴)

(۲) البخاری (۴۳)، ومسلم (۷۸۵) عن عائشۃؓ۔ (منن الصالحین: ۲۸۲۵)

عبادت میں سلیقہ مطلوب ہے

ایک دانشور کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ
لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا. (الملک: ۲)
(ترجمہ) تا کہ تمہیں آزمائے کہ تم میں سے کون اچھا عمل کرتا ہے۔
آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ وہ تمہارا امتحان لینا چاہتا ہے کہ تم میں سے زیادہ عمل کرنے والا کون ہے (بلکہ وہ اس کا امتحان لینا چاہتا ہے کہ تم میں سے اچھا عمل کرنے والا کون ہے)۔ (سنن الصالحین: ۲۸۳۲)
حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جو چیزیں تجھ پر فرض کی ہیں ان کو ادا کرے گا تو تو لوگوں میں سب سے زیادہ عبادت گذار بن جائے گا۔ اور جن چیزوں سے اللہ نے تجھے روکا ہے ان سے رک جا تو تو لوگوں میں سب سے زیادہ پرہیزگار بن جائے گا اور جو کچھ اللہ نے تیرے حصے میں تقسیم کر دیا ہے اس پر راضی ہو جا تو تو لوگوں میں سب سے زیادہ قناعت پسند ہو جائے گا۔
(سنن الصالحین: ۲۸۳۳)

عبادت میں تین اہم چیزیں

حضرت ذوالنون مصریؒ فرماتے ہیں تین چیزیں عبادت کی سب سے اہم چیزیں ہیں۔ (۱) رات سے محبت کرنا تا کہ تہجد کے لئے بیدار رہا جائے اور اللہ کے لئے خلوت اختیار کی جائے۔ (۲) صبح ہونے کو پسند نہ کرنا تا کہ لوگوں کا سامنا نہ ہو اور دنیاوی غفلت نہ ہو۔ (۳) اور نیکیوں کی طرف سبقت کرنا اس خوف سے کہ کسی دنیاوی آزمائش میں مبتلا نہ ہو۔ (حلیۃ الاولیاء: ۳۶۲/۹)

تسبیح پر ذکر کرنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ ان کا ایک دھاگہ تھا جس میں ایک ہزار گرہیں لگی ہوئی تھیں وہ اس وقت تک نہیں سوتے تھے جب تک کہ

اس پوری تسبیح پر تسبیح نہ ادا کر لیتے۔ (حلیۃ الاولیاء:۱/۳۸۳)

چہرہ خاک آلود کرنا

حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت مسروق ملے اور فرمایا اے سعید کوئی چیز باقی نہیں رہی کہ جس کی رغبت ہو سوائے اس کے کہ ہم اپنے چہروں کو خاک آلود کر لیں۔ (حلیۃ الاولیاء:۲/۹۶)

عبادت بڑی مشکل چیز ہے

حضرت ثابت البنانیؒ فرماتے ہیں خدا کی قسم عبادت جو ہے وہ پہاڑوں کے ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے سے بھی زیادہ مشکل ہے۔ (حلیۃ الاولیاء۲/۳۲۰)

عبادت میں نماز وروزہ کی اہمیت

حضرت سلیمان بن مغیرہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ثابت البنانیؒ سے سنا انہوں نے فرمایا عابد اس وقت تک کبھی بھی عابد نہیں کہلایا جا سکتا اگرچہ اس میں ہر طرح کی خیر کی خصلت ہو جب تک کہ اس میں یہ دو خصلتیں نہ ہوں نماز اور روزہ کیونکہ یہ عابد کے گوشت اور خون ہوتے ہیں۔ (حلیۃ الاولیاء:۲/۳۱۸-۳۱۹)

تفقہ اور فکر افضل عبادت ہے

حضرت صالح بن محمد بن زائدہ سے منقول ہے کہ قبیلہ بنولیث کے کچھ نوجوان عبادت گزار تھے جب دوپہر ہوتی تو مسجد کی طرف چلے جاتے اور نماز میں مشغول رہتے حتیٰ کہ عصر کی نماز بھی پڑھ لیتے تو حضرت صالح نے حضرت سعید سے فرمایا:

عبادت اس کو کہتے ہیں کاش کہ ہمیں بھی قوت ہوتی جتنا کہ ان جوانوں میں ہے تو حضرت سعید نے فرمایا یہ کون سی عبادت ہے عبادت تو یہ ہے کہ آدمی کو دین کی سمجھ ہو اور اللہ کی طرف اس کو توجہ ہو۔ (حلیۃ الاولیاء:۲/۱۶۲)

کثرت عبادت کے مقابلہ میں کیا افضل ہے

حضرت بکر بن خنیس فرماتے ہیں میں نے حضرت سعید بن مسیّب سے عرض کیا جب کہ میں نے بہت سے لوگوں کو دیکھا جو نماز پڑھ رہے تھے اور عبادت کر رہے تھے:

اے ابو محمد کیا آپ ان لوگوں کے ساتھ عبادت نہیں کرتے تو انہوں نے مجھ سے کہا اے بھتیجے یہ عبادت نہیں ہے میں نے عرض کیا اے ابو محمد پھر عبادت کیا ہے فرمایا کہ اللہ کے حکم میں فکر کرنا اور حرام چیزوں سے بچنا اور اللہ کے فرائض کی ادائیگی کرنا۔

(حلیۃ الاولیاء: ۱۶۱/۲-۱۶۲)

عبادت میں فکر و توجہ کی اہمیت

حضرت محمد بن واسع فرماتے ہیں کہ بصرہ کا ایک آدمی سوار ہو کر حضرت ام ذرؓ کے پاس حضرت ابوذرؓ کی وفات کے بعد حاضر ہوا وہ ان سے حضرت ابوذرؓ کی عبادت کے بارے میں پوچھنے کے لئے گیا اور کہا میں آپ کے پاس اس لئے آیا ہوں تاکہ آپ مجھے حضرت ابوذرؓ کی عبادت کے بارے میں بتائیں تو حضرت ام ذرؓ نے فرمایا کہ وہ سارا دن فارغ ہو کر اللہ کی طرف متوجہ ہو کر رہتے تھے اور اللہ کے بارے میں فکر کرتے تھے (فکر سے مراد اللہ کی طرف متوجہ رہنا ہے اور اللہ کے احکام کی طرف توجہ کرنا ہے اللہ کی ذات کے بارے میں فکر کرنا مراد نہیں ہے)۔

(حلیۃ الاولیاء: ۱۶۴/۱)

حضرت ثابت بنانیؒ کی کثرت عبادت

حضرت ثابت بنانیؒ نے فرمایا کہ عبادت گذاروں میں ایک آدمی ہے جو کہتا ہے جب میں سوتا ہوں یا جاگتا ہوں پھر میں دوبارہ سونے کے لئے جاؤں تو خدا مجھے دوبارہ نہ سلائے حضرت جعفر فرماتے ہیں کہ ہمارا خیال تھا کہ یہ بات کر کے حضرت ثابت بنانیؒ نے اپنے آپ کو مراد لیا تھا۔ (حلیۃ الاولیاء: ۳۲۰/۲)

معرفت خداوندی کے ساتھ عمل کی زیادہ اہمیت ہے

حضرت القاسم الجوعی فرماتے ہیں کہ وہ عمل جو معرفت خداوندی کے ساتھ ہو وہ بغیر معرفت والے بہت سے عمل سے بہتر ہے۔ (حلیۃ الاولیاء، ۹/۳۲۳)

عبادت کی بے مثال اقسام

حضرت ابو عبداللہ الساجی فرماتے ہیں کہ کچھ خصلتیں ایسی ہیں کہ اس جیسی خصلتوں کے ساتھ اللہ کی عبادت نہیں کی گئی۔

نمبر۱: کسی سے نہ مانگو سوائے اللہ کے۔

نمبر۲: اللہ کے واسطہ دینے پر کسی کو نہ لوٹاؤ اور اللہ کے بارے میں بخل نہ کرو یعنی اللہ کیلئے روؤ اور اللہ کیلئے دو پس جس نے اللہ کو پہچان لیا تو وہ اللہ تک پہنچ گیا۔

اور حضرت سفیان ثوری فرماتے ہیں ہدایت کی علامات میں سے سب سے واضح علامت یہ ہے کہ جو اللہ سے ملاقات کرنے کو پسند کرے پس جو شخص اللہ سے ملاقات کو پسند کرتا ہے تو وہ عبادت کے اونچے مقام تک پہنچنے کی کوشش کرتا ہے۔

(حلیۃ الاولیاء، ۹/ ۲۱۳-۲۱۴)

دولت مند، مریض اور غلام سے عبادت کا حساب

حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن تین قسم کے لوگوں کو بلایا جائے گا دولت مند کو اور مریض کو اور غلام کو پھر اللہ تعالیٰ دولت مند سے کہیں گے تجھے کس چیز نے عبادت کرنے سے روکا تھا تو وہ کہے گا آپ نے مجھے بہت مال دیا تھا تو میں سرکش ہو گیا تھا تو حضرت سلیمان بن داود علیہ السلام کو ان کی حکومت سمیت بلایا جائے گا اور دولت مند سے پوچھا جائے گا تو زیادہ مشغول تھا یا یہ تو وہ کہے گا بلکہ یہ تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ ان کو تو ان کے کام نے میری عبادت سے نہیں روکا تھا پھر بیمار کو بلایا جائے گا تو اللہ تعالیٰ کہیں گے تجھے کس چیز نے میری عبادت سے روکا تھا تو وہ کہے گا اے رب آپ نے مجھے میرے جسم میں مشغول کر دیا تھا تو حضرت ایوب علیہ السلام کو

ان کی بیماری کی حالت میں پیش کیا جائے گا پھر اللہ تعالیٰ اس سے فرمائیں گے کیا تو زیادہ تکلیف میں تھا یا یہ تو وہ کہے گا نہیں بلکہ یہ تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے ان کو تو کسی چیز نے نہیں روکا تھا کہ یہ میری عبادت نہ کریں پھر غلام کو پیش کیا جائے گا اور اس سے کہا جائے گا تجھے میری عبادت کرنے سے کس چیز نے روکا تھا تو وہ کہے گا آپ نے میرے کئی کئی مالک بنائے تھے جو مجھے اپنے کاموں میں مصروف رکھتے تھے تو حضرت یوسف صدیق علیہ السلام کو ان کی غلامی کی حالت میں پیش کیا جائے گا پھر پوچھا جائے گا تم زیادہ شدید غلامی میں تھے یا یہ تو وہ کہے گا نہیں بلکہ یہ تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے ان کو تو کسی چیز نے میری عبادت سے نہیں روکا تھا۔ (حلیۃ الاولیاء: ۲۸۸/۳)

افضل عبادت

حضرت عبداللہ بن مرزوق فرماتے ہیں میں نے حضرت عبدالعزیز بن ابی رواد سے عرض کیا کہ سب سے افضل عبادت کیا ہے تو فرمایا رات اور دن میں طویل غم کھانا۔
(فائدہ) یہ غم آخرت کا اور اللہ کی محبت کا ہے۔ (حلیۃ الاولیاء: ۱۹۴/۸)

اصل عبادت

حضرت ابو عبداللہ الساجی فرماتے ہیں میرے نزدیک اصل عبادت تین چیزیں ہیں کہ اللہ کے احکام میں سے کسی چیز کو رد نہ کرو اور اللہ کے سامنے کسی چیز کی ذخیرہ اندوزی نہ کرو اور غیر خدا سے کوئی حاجت نہ مانگو۔ (حلیۃ الاولیاء: ۳۱۴/۹)

سردی کا موسم عابد کے لئے غنیمت ہے

حضرت عمر بن خطابؓ نے فرمایا کہ سردی عبادت گزار کے لئے غنیمت کا درجہ رکھتی ہے۔
(فائدہ) اس لئے کہ رات لمبی ہوتی ہے اس میں آدمی طویل عبادت کر سکتا ہے اور اللہ سے مناجات کر سکتا ہے اور اس کی طرف متوجہ ہو سکتا ہے اور سردی کے کپڑے پہننے

سے آدمی آسانی سے عبادت بھی کر سکتا ہے بہ نسبت گرمی کے کہ اس میں راتیں بھی چھوٹی ہوتی ہیں اور گرمی میں عبادت بھی مشکل ہو جاتی ہے۔ (امداد اللہ انور)

عبادت گذار کی طرف دیکھنا بھی عبادت ہے

حضرت عطاء بن ابی رباح فرماتے ہیں کہ عابد کی طرف دیکھنا بھی عبادت ہے۔ (حلیۃ الاولیاء: ۳/۳۱۴)

عبادت سے طاقت بڑھتی ہے

حضرت وہب بن منبہ فرماتے ہیں جو شخص عبادت کرتا ہے اس کی قوت بڑھ جاتی ہے اور جو سستی کرتا ہے اس کی سستی میں اضافہ ہو جاتا ہے۔
(حلیۃ الأولیاء: ۴/۵۸)

عشرہ ذوالحجہ میں جاگنا اور عبادت کرنا

حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ ان دس راتوں میں اپنے دیے نہ بجھایا کرو آپ کو ان راتوں میں عبادت بڑی پسند آتی تھی اور فرمایا کرتے تھے کہ تم اپنے خدمت گزاروں کو بھی جگا لو وہ بھی نو ذی الحجہ کا روزہ رکھ لیں۔ (حلیۃ الأولیاء: ۴/۲۸۱)

افضل عبادت

حضرت عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا سن لو افضل عبادت فرائض کی ادائیگی اور حرام چیزوں سے بچنا ہے۔ (حلیۃ الأولیاء: ۵/۲۹۶)

لمبے قیام والا افضل ہے یا لمبے سجدے والا

حضرت وہب بن منبہ فرماتے ہیں اے ابو عبداللہ دو آدمی ایسے ہیں جو نماز پڑھتے ہیں ان میں سے ایک لمبا قیام کرتا ہے اور خوب توجہ سے رکعات ادا کرتا ہے اور دوسرا سجدہ لمبا کرتا ہے ان دونوں میں سے افضل کون ہے؟ فرمایا کہ ان میں سے جو

اللہ کی طرف زیادہ مخلص اور متوجہ ہو۔ (حلیۃ الاولیاء: ۴/۴۳)

عبادت کے مراتب

حضرت علی بن حسین (امام زین العابدین) نے فرمایا کہ کچھ لوگ وہ ہیں جو اللہ کی عبادت خوف سے کرتے ہیں یہ غلاموں کی عبادت ہے اور کچھ لوگ وہ ہیں جو اللہ کی عبادت شوق سے کرتے ہیں اور کچھ لوگ وہ ہیں جو اللہ کی عبادت شکر سے کرتے ہیں یہ بڑی شان کے لوگ ہیں۔ (حلیۃ الاولیاء: ۳/۱۳۴)

خفیہ عبادت کی حکایت

حضرت حسان بن ابی سنانؒ اپنی دکان کا دروازہ کھول دیتے تھے اور دوات رکھتے تھے اور اپنا حساب کتاب کا رجسٹر کھول دیتے تھے اور پردہ گرا دیتے تھے پھر نماز میں مشغول ہو جاتے تھے پھر اگر کسی انسان کی آہٹ محسوس کرتے کہ وہ آیا ہے تو وہ جلدی جلدی حساب کی طرف متوجہ ہو جاتے تھے وہ اس کو یہ دکھانا چاہتے تھے کہ وہ حساب کتاب میں مصروف ہیں۔ (حلیۃ الاولیاء: ۳/۱۱۵)

حضرت عطاء سلیمیؒ کی دعا

حضرت نعیم بن مورع فرماتے ہیں کہ ہم حضرت عطاء سلیمی رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے یہ بڑے عبادت گزار تھے جب ہم ان کے پاس پہنچے تو آپ یہ دعا کرنے لگے:

عطاء کے لئے تباہی ہے کاش کہ عطاء کو اس کی ماں نہ جنتی۔

آپ پر ایک چادر تھی آپ اسی کو لپیٹ کر بیٹھ رہے حتیٰ کہ سورج پیلا ہو گیا پھر ہم نے اپنے خروج کو یاد کیا تو اٹھ کھڑے ہوئے اور ان کو چھوڑ دیا اور آپ اپنی دعا میں یہی کہہ رہے تھے کہ اے اللہ دنیا میں میری تنہائی پر رحمت فرما موت کے وقت میرے بچھڑنے پر رحمت فرما اور قبر میں میری تنہائی پر رحمت فرما اور اپنے سامنے میرے پیش

ہونے پر رحمت فرما۔ (حلیۃ الاولیاء:۶ ر۲۱۷)

صاحب اخلاص معترف تقصیرات کی عبادت افضل ہے

حضرت وہب بن منبہؒ فرماتے ہیں کہ ایک شخص ایک راہب سے ملا اور کہا اے راہب تیری نماز کیسی ہے؟ تو راہب نے کہا میرا خیال کسی بھی ایسے آدمی کے متعلق نہیں ہے جس نے جنت اور جہنم کا ذکر سنا ہو اور پھر اس کا کوئی لمحہ ایسا گزرتا ہو جس میں وہ نماز نہ پڑھتا ہو تو اس نے پوچھا کہ تو موت کو کتنا یاد کرتا ہے؟ تو اس نے کہا میں کوئی قدم نہیں اٹھاتا اور دوسرا قدم نہیں رکھتا مگر میں دیکھتا ہوں کہ میں مرنے والا ہوں پھر راہب نے پوچھا اے آدمی تیری نماز کیسی ہے؟ اس نے کہا میں نماز بھی پڑھتا ہوں اور روتا بھی ہوں حتیٰ کہ میری آنکھوں کے آنسوؤں سے گھاس اُگ آتی ہے تو راہب نے کہا تجھے تو یہ ہونا چاہئے کہ اگر تو رات کو ہنسے اور اپنے گناہوں کا اعتراف بھی کرتا ہو تو یہ تیرے لئے بہتر ہے اس سے کہ تو روئے اور تو اپنے عمل کا دکھلاوا کر رہا ہو کیونکہ ریاکار کا کوئی عمل (آسمان کی طرف) نہیں اٹھتا۔ (حلیۃ الاولیاء:۴ ر۳۸)

عابد کے لئے زمین کی گواہی اور موت پر غم

حضرت عطاء خراسانی فرماتے ہیں کہ جو آدمی بھی اللہ کے لئے زمین کے حصوں میں سے کسی حصے پر کوئی سجدہ کرتا ہے (یعنی نماز پڑھتا ہے) تو وہ مقام اس کے لئے قیامت کے دن گواہی دے گا اور جس دن وہ مرتا ہے اس پر وہ جگہ بھی روتی ہے۔

(حلیۃ الاولیاء:۵ ر۱۹۰)

حضرت صفوان بن سلیم کی عبادت کا مقام

حضرت انس بن عیاض فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت صفوان بن سلیم کو دیکھا اگر ان کو یہ کہا جاتا کہ کل قیامت ہے وہ جتنی عبادت کرتے تھے اس پر مزید اضافہ نہیں کر سکتے تھے۔ (حلیۃ الاولیاء:۳ ر۱۵۹)

حضرت فضیل بن عیاض کی عبادت کی حالت

حضرت اسحاق بن ابراہیم روایت کرتے ہیں کہ میں نے کسی کو بھی اپنے نفس کے متعلق زیادہ ڈرنے والا نہیں دیکھا اور نہ ہی لوگوں سے زیادہ اپنے آپ کو اللہ کے بارے میں پُر امید دیکھا ہے سوائے فضیل کے ان کی قرأت قرآن میں غم، خواہش تلاوت اور ٹھہر ٹھہر کے آرام آرام سے پڑھنا تھا گویا کہ وہ کسی انسان کو مخاطب کررہے ہوتے تھے جب کسی آیت سے گزرتے جس میں جنت کا ذکر ہوتا تو اس کو بار بار پڑھتے اور اس کا سوال کرتے اور ان کی رات کی نماز اکثر بیٹھ کر ہوتی تھی آپ کے لئے مسجد میں ایک چٹائی بچھا دی جاتی تھی آپ رات کے ابتدائی حصے میں نماز پڑھتے تھے حتیٰ کہ جب ان کی آنکھوں پر نیند غالب آتی تو اپنے آپ کو اس چٹائی پر لٹا دیتے پھر تھوڑی دیر سوتے پھر اٹھ کھڑے ہوتے پھر عبادت کرتے پھر جب نیند غالب ہوتی سو جاتے پھر اسی طرح سے ان کا طریقہ ہوتا حتیٰ کہ صبح ہو جاتی اور ان کی حالت یہ تھی کہ جب ان کو اونگھ آتی تھی تو آپ سو جاتے تھے اور کہا جاتا تھا کہ عبادت کا یہ طریقہ بڑا سخت ہوتا ہے۔ (حلیۃ الاولیاء: ۸/۸۶)

ایک رکعت میں پوری سورۃ بقرہ

حضرت عون بن عبداللہ نے حضرت ابو اسحاق سے پوچھا آپ کی اب نماز کی کیا حالت باقی رہ گئی ہے؟ فرمایا کہ میں نماز پڑھتا ہوں اور ایک رکعت میں سورۃ البقرہ پڑھ لیتا ہوں تو حضرت عون بن عبداللہ نے فرمایا کہ آپ کا شر ختم ہو گیا اور خیر باقی رہ گئی ہے۔ (حلیۃ الاولیاء: ۴/۳۳۹)

طہارت اور طہارت میں رہنے کی فضیلت

سابقہ گناہ معاف

حضرت حمران فرماتے ہیں کہ میں حضرت عثمان بن عفانؓ کی خدمت میں وضو کا پانی لے گیا وہ ایک چوکی پر بیٹھے ہوئے تھے اپ نے وضو لیا اور اچھی طرح سے وضو لیا پھر فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تھا آپ نے وضو کیا جب کہ آپ اسی طرح بیٹھے ہوئے تھے اور اچھی طرح سے وضو کیا پھر فرمایا جس نے اس طرح سے وضو کیا پھر مسجد میں آیا اور دو رکعت (نفل) ادا کیں پھر بیٹھ گیا تو اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ (سنن الصالحین: ۶۷۷)

وضو سے گناہ جھڑتے ہیں

مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب کوئی مؤمن وضو کرتا ہے پھر کلی کرتا ہے تو اس کے منہ سے گناہ نکل جاتے ہیں پھر جب ناک جھاڑتا ہے تو اس کی ناک سے گناہ نکل جاتے ہیں پھر جب اپنا چہرہ دھوتا ہے تو اس کے چہرے سے گناہ نکل جاتے ہیں حتیٰ کہ اس کی آنکھوں کی پلکوں کے نیچے سے بھی نکلتے ہیں اور جب اپنے ہاتھ دھوتا ہے تو گناہ اس کے ہاتھوں سے نکل جاتے ہیں حتیٰ کہ اس کے ہاتھ کے ناخنوں کے نیچے سے بھی نکلتے ہیں پھر جب وہ اپنے سر کا مسح کرتا ہے تو اس کے سر سے گناہ نکلتے ہیں حتیٰ کہ اس کے کانوں سے بھی نکلتے ہیں پھر جب اپنے پاؤں دھوتا ہے تو اس کے پاؤں سے گناہ نکلتے ہیں حتیٰ کہ اس کے پاؤں کے ناخنوں کے نیچے سے بھی نکلتے ہیں پھر اس کا مسجد کی طرف چلنا اور نماز پڑھنا اس کے لئے انعام ہوتا ہے۔ (سنن الصالحین: ۶۷۹)

اس طریقہ سے جنت کے سب دروازے کھل جاتے ہیں

(حدیث) مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے وضو کیا اور وضو بھی اچھے طریقے سے کیا پھر اپنی نگاہ آسمان کی طرف اٹھائی اور کہا:

أشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهد ان محمدا عبده ورسوله.

تو اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھل جاتے ہیں جس سے چاہے داخل ہو جائے۔ (سنن الصالحین: ۶۸۰)

وضو کا پانی بابرکت ہے

حضرت برکۃ الازدی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مکحولؒ کو وضو کرایا پھر ان کے پاس تولیہ لے آیا تو انہوں نے اس سے اپنا منہ پونچھنے سے انکار کر دیا اور اپنے منہ کو اپنے کپڑے کے ایک کونے سے پونچھا پھر فرمایا کہ وضو برکت ہے اور میں پسند کرتا ہوں کہ یہ برکت میرے کپڑوں سے آگے نہ جائے۔ (حلیۃ الاولیاء: ۵/۱۷۸)

اذان

حضرت معروف کرخیؒ کی اذان

حضرت ابوبکر بن ابی طالب فرماتے ہیں کہ میں حضرت معروف کرخی کی مسجد میں داخل ہوا آپ اس وقت گھر میں موجود تھے پھر ہماری طرف نکلے جب کہ ہم ایک جماعت کی شکل میں موجود تھے آپ نے فرمایا السلام علیکم ورحمۃ اللہ تو ہم نے آپ کو سلام کا جواب دیا تو انہوں نے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہیں سلامتی کے ساتھ زندہ رکھے اور تمہیں اور ہمیں دنیا میں غم کی نعمت دے پھر اذان دی اور جب اذان کو شروع کیا تو لڑکھڑانے لگے اور کپکپی طاری ہوئی جب اشھد ان لا الٰہ الا اللہ کہا تو آپ کی داڑھی اور ابروؤں کے بال کھڑے ہو گئے حتیٰ کہ مجھے خوف لاحق ہوا کہ آپ اپنی اذان کو پورا نہیں کر پائیں گے اور جھک گئے قریب تھا کہ گر پڑتے۔

(حلیۃ الاولیاء: ۸/۳۶۰-۳۶۱)

مؤذن بڑے درجہ کا ہونا چاہیے

حضرت شبیل بن عوف فرماتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ آج کل تمہارے مؤذن کون ہیں تو انہوں نے کہا ہمارے غلام اور موالی فرمایا یہ تو بڑا نقص ہے۔

(حلیۃ الاولیاء: ۴/۱۶۱)

میری ہمت ہوتی تو میں ہی مؤذن ہوتا

حضرت سوید بن غفلہ فرماتے ہیں کہ اگر مجھ میں ہمت ہوتی کہ میں محلے کا مؤذن بن سکتا تو میں ہی مؤذن ہوتا۔ (حلیۃ الاولیاء: ۴/۱۵۷)

نماز باجماعت

جماعت سے رہ جانے پر ساری رات عبادت

حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی یہ حالت تھی کہ جب ان کی عشاء کی نماز باجماعت رہ جاتی تو آپ باقی رات جاگ کر عبادت میں گذار دیتے تھے۔

اور حضرت بشر بن موسیٰ فرماتے ہیں کہ آپ ساری رات عبادت میں مصروف رہتے تھے۔ (حلیۃ الاولیاء:۳۰۳/۱)

جواللہ کوامن سے ملنا چاہتا ہےتو جماعت سے نمازوں کی پابندی کرے

حضرت ابو بحریہ فرماتے ہیں کہ میں مسجد حمص میں داخل ہوا تو حضرت معاذ بن جبلؓ سے یہ فرماتے ہوئے سنا جس آدمی کو یہ بات پسند ہو کہ وہ اللہ کے پاس امن کی حالت میں آئے تو اس کو چاہئے کہ ان پانچ نمازوں میں حاضری دے جب ان کی اذان دی جائے کیونکہ یہ ہدایت کے طریقوں میں سے ہے اور ان طریقوں میں سے ہے جن کوتمہارے لئے تمہارے نبی نے سنت قرار دیا ہے اور یہ نہ کہے کہ میرے گھر میں میری نماز کی جگہ ہے میں وہاں نماز پڑھ لوں گا اگر تم اس طرح کرو گے تو تم اپنے نبی کی سنت کو چھوڑ دو گے اور اگر تم اپنے نبی کی سنت کو چھوڑ دو گے تو تم گمراہ ہو جاؤ گے۔ (حلیۃ الاولیاء:۲۳۵/۱)

چالیس سال سے میری نماز باجماعت قضا نہیں ہوئی

حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ چالیس سال سے میری نماز باجماعت فوت نہیں ہوئی۔ (حلیۃ الاولیاء:۱۶۲/۲)

تیس سال سے اذان مسجد میں سن رہا ہوں

حضرت سعید بن مسیب سے ہی مروی ہے فرمایا کہ تیس سال ہو گئے ہیں جب بھی کبھی مؤذن نے اذان دی ہے تو میں مسجد میں ہی موجود ہوتا ہوں۔

(حلیۃ الاولیاء، ۱۶۲/۲)

پچاس سال تک عشاء کے وضو سے صبح کی نماز پڑھی

حضرت عبدالمنعم بن ادریس اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سعید بن مسیب نے صبح کی نماز عشاء کے وضو سے پچاس سال تک پڑھی۔

(حلیۃ الاولیاء، ۱۶۳/۲)

نماز باجماعت کے متعلق آیت

حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد:

وَقَدْ كَانُوا يُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُودِ وَهُمْ سَالِمُونَ. (القلم: ۴۳)

(ترجمہ) اور پہلے ان کو سجدہ کرنے کیلئے بلایا جاتا رہا جب کہ وہ صحیح سالم تھے (یعنی قدرت رکھتے تھے)۔

فرمایا کہ اس سے مراد نماز باجماعت ہے۔ (حلیۃ الاولیاء: ۲۸۶/۴)

نماز باجماعت سب سے لذیذ عمل ہے

حضرت محمد بن واسع نے فرمایا کہ دنیا میں کوئی چیز زیادہ لذت والی نہیں ہے جتنا نماز باجماعت ہے اور دوستوں سے ملنا ہے۔ (حلیۃ الاولیاء: ۲۹۱/۶)

نماز کی امامت

لمبی نماز پڑھانے والے کا لطیفہ

حضرت مندل بن علی فرماتے ہیں کہ امام اعمش ایک دن اپنے گھر سے سحری کے وقت نکلے اور بنی اسد کی مسجد سے گزرے مؤذن نے نماز کی اذان کہہ دی تھی آپ مسجد میں داخل ہوئے اور نماز میں شریک ہو گئے تو ان کے امام نے پہلی رکعت میں سورۃ بقرہ پڑھی پھر دوسری رکعت میں سورۃ آل عمران پڑھ کر سلام پھیرا تو امام اعمشؒ نے فرمایا کیا تم اللہ سے نہیں ڈرتے ہو کیا تم نے جناب نبی کریم ﷺ کا فرمان نہیں سنا:

مَنْ اَمَّ النَّاسَ فَلْيُخَفِّفْ فَاِنَّ خَلْفَهُ الْكَبِيْرَ وَالضَّعِيْفَ وَذُو الْحَاجَةِ.

(ترجمہ) جو شخص لوگوں کو نماز کی امامت کرائے تو اس کو چاہئے کہ ہلکی پڑھائے کیونکہ اس کے پیچھے عمر رسیدہ بھی ہوتا ہے اور کمزور بھی اور حاجت مند بھی۔

تو امام نے کہا اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخَاشِعِيْنَ. (البقرہ: ۴۵)

(ترجمہ) اور البتہ وہ بھاری ہے مگر خاشعین (ڈرنے والوں) پر۔

تو امام اعمش نے فرمایا کہ میں خاشعین کا تیرے پاس رسول بن کر آیا ہوں کہ تو ہی بھاری ہے۔ (حلیۃ الاولیاء: ۵/ ۵۱)

حضرت جنید کے نزدیک امامت کا اہل

حضرت جنید بغدادیؒ فرماتے ہیں کہ ہمیں اس آدمی نے تعلیم دی جو کتاب وسنت کا مضبوط علم رکھتا تھا جو شخص قرآن کا حافظ نہ ہو اور اس نے احادیث نہ لکھی ہوں اور دین کی سمجھ حاصل نہ کی ہو اس کی اقتداء نہ کی جائے۔ (حلیۃ الاولیاء: ۱۰/ ۲۵۵)

(فائدہ) یعنی جو عالم نہ ہو اس کے پیچھے نماز نہ پڑھے۔

نماز کا بیان

اہل خانہ کو نماز پڑھوانے کا حکم

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وأمر اهلک بالصلوة واصطبر عليها لانسئلک رزقا نحن نرزقک والعاقبة للتقوىٰ. (طٰہٰ: ۱۳۲)

(ترجمہ) اور اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دیں اور خود بھی اس پر قائم رہیں ہم آپ سے روزی نہیں مانگتے ہم آپ کو روزی دیتے ہیں اور بھلا انجام پرہیزگاری کا ہے۔

امام مالکؒ حضرت زید بن اسلم سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطابؓ رات کے وقت جتنا اللہ کو منظور ہوتا تھا نماز میں مصروف رہتے تھے حتیٰ کہ جب رات کا آخری وقت آتا تو اپنے گھر والوں کو نماز کے لئے بیدار کرتے اور ان سے فرماتے: نماز، نماز، پھر یہ آیت پڑھتے:

وامر اهلک بالصلوة واصطبر عليها لا نسئلک رزقا نحن نرزقک والعاقبة للتقوى. (طٰہٰ: ۱۳۲)

(ترجمہ) اور اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دیں اور خود بھی اس پر قائم رہیں ہم آپ سے روزی نہیں مانگتے ہم آپ کو روزی دیتے ہیں اور بھلا انجام پرہیزگاری کا ہے۔ (سبل الصالحین: ۲۸۵)

شہادت اور نماز کی فضیلت

امام مالکؒ نے حضرت عامر بن سعد بن ابی وقاص سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ دو آدمی بھائی تھے ان میں سے ایک اپنے بھائی سے چالیس

راتیں پہلے فوت ہوگیا تو میں نے ان میں سے پہلے کی فضیلت نبی کریم ﷺ کے سامنے ذکر کی تو آپ نے فرمایا کہ **دوسرا مسلمان نہیں تھا** صحابہ کرامؓ نے عرض کیا کیوں نہیں اس میں بھی کوئی حرج نہیں تھا تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تمہیں کیا معلوم کہ اس کی نمازوں نے اسے کہاں تک پہنچا دیا تھا نماز کی مثال تو اس لبالب میٹھی نہر کی طرح ہے جو تم میں سے کسی کے دروازے کے پاس سے گزرتی ہے اور اس میں وہ روزانہ پانچ مرتبہ غوطہ لگاتا ہے کیا تم اس میں دیکھتے ہو کہ کچھ اس کی میل رہ جائے گی پس تمہیں کیا معلوم کہ اس کو اس کی نماز نے کہاں تک پہنچا دیا۔ (سنن الصالحین: ۱۸۶)

(فائدہ) ان دونوں میں سے ایک بھائی پہلے شہید ہوگیا تھا حضور ﷺ نے شہید پر نمازی کی فضیلت کو اس حدیث بیان فرمایا۔

نماز گناہوں کے لئے کفارہ ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نماز گناہوں کے لئے کفارہ ہے اگر چاہو تو تم یہ آیت پڑھ لو:

— إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ. (هود: ۱۱۴)

(ترجمہ) بے شک نیکیاں گناہوں کو مٹا دیتی ہیں۔

(سنن الصالحین: ۱۸۹)

بندے کی سجدے سے افضل کوئی حالت نہیں ہوتی

حضرت عقبہ بن مسلم سے مروی ہے کہ بندے کی کوئی حالت ایسی نہیں جو اس کو اللہ کے زیادہ قریب کرنے والی ہو جب کہ وہ سجدے کی حالت میں گرا ہوا ہو۔

ہم نے انہیں نماز پڑھتے چھوڑا ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

يتعاقبون فيكم ملائكة بالليل وملائكة بالنهار ويجتمعون

فی صلوۃ و صلاۃ الفجر ثم یعرج الذین باتوا فیکم، فیسألھم وھو اعلم بھم: کیف ترکتم عبادی؟ فیقولون: ترکناھم وھم یصلون واتیناھم وھم یصلون (۱)

(ترجمہ) تمہارے پاس رات کے فرشتے اور دن کے فرشتے آتے جاتے رہتے ہیں اور نماز عصر اور نماز فجر میں جمع ہو جاتے ہیں پھر جو تمہارے پاس رات گزار چکے تھے وہ اوپر چڑھ جاتے ہیں تو اللہ تعالی ان سے پوچھتا ہے جب کہ وہ ان سے بھی زیادہ جانتا ہوتا ہے۔ تم نے میرے بندوں کو کس حالت میں چھوڑا تو وہ کہتے ہیں ہم نے ان کو اس حالت میں چھوڑا کہ وہ نماز پڑھ رہے تھے اور ہم اس حالت میں ان کے پاس گئے کہ وہ نماز پڑھ رہے تھے۔

نماز آنکھوں کی ٹھنڈک کیسے ہے؟

حضرت ابوسلیمان دارانی سے پوچھا گیا کہ حضور علیہ السلام سے مروی ہے کہ

وجعلت قرۃ عینی فی الصلوۃ (۲)

(ترجمہ) میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں رکھی گئی ہے۔

تو آپ نے فرمایا حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی یہ حالت تھی کہ جب آپ نماز کے لئے کھڑے ہوتے تھے تو نماز میں وہ چیزیں دیکھتے تھے جن سے آپ کی آنکھیں ٹھنڈی ہو جاتی تھیں۔

بے توجہ نمازی کی نماز کی مثال

حکایت ☆ حضرت کعب احبار سے مروی ہے کہ حضرت یحیی بن زکریا علیہما السلام نے بنی اسرائیل سے فرمایا میں تمہیں نماز کا حکم دیتا ہوں جب تم میں سے کوئی

---

(۱) البخاری (۷۷۴۷، ۴۷۷) و مسلم (۶۴۹)۔ (منن الصالحین: ۶۹۴)

(۲) حدیث صحیح، رواہ من حدیث انس بن مالک (احمد ۳/۱۲۸، والنسائی ۷/۶۱، ۶۲، وصححہ الحاکم ۲/۱۶۰، وابن حجر فی فتح الباری۔ (منن الصالحین: ۶۹۶)

شخص اپنی نماز میں کھڑا ہو تو وہ اِدھر اُدھر متوجہ نہ ہو۔ پس بے شک اللہ تعالیٰ آدمی کی طرف متوجہ رہتے ہیں جب تک کہ وہ ادھر اُدھر توجہ نہ کرے اس کی مثال اس آدمی کی طرح ہے جو بادشاہ کے پاس گیا بادشاہ نے اس کے لئے اپنے آپ کو تنہا کر دیا اور اس کہا تمہارا کیا کام ہے تو وہ آدمی دائیں اور بائیں دیکھتا رہے اور بادشاہ اس کو کہتا رہے تیری کیا حاجت ہے میری طرف اپنے رخ سے متوجہ ہو جا پھر بھی وہ دائیں بائیں دیکھتا ہے اور بادشاہ اس کو آخر تک یہی کہتا رہے لیکن آدمی بغیر حاجت پوری کئے وہاں سے نکل جائے۔

عشاء اور صبح کی نماز باجماعت کا ثواب پوری رات کی عبادت کے برابر ہے

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو آدمی عشاء کی نماز میں شریک ہوا تو گویا کہ اس نے آدھی رات عبادت کی اور جس نے صبح کی جماعت میں شرکت کی تو گویا کہ اس نے ساری رات کھڑے ہو کر نماز پڑھی۔ (۱)

حضور علیہ السلام سے بھی اس طرح مروی ہے۔ (۲)

نماز نہیں تو کچھ نہیں

حضرت یحیٰی بن سعیدؒ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ سب سے پہلے جس چیز کی طرف دیکھا جائے گا وہ آدمی کی نماز کا عمل ہو گا پس اگر اس سے وہ قبول ہو گئی تو اس کے باقی اعمال میں بھی دیکھا جائے گا اور اگر وہ قبول نہ ہوئی تو اس کے اور کسی عمل کی طرف نہیں دیکھا جائے گا۔ (۳)

---

(۱) الموطا ۱ / ۱۳۲ رقم ۲۹۵۔

(۲) رواہ مرفوعا من حدیث عثمانؓ مسلم (٦٥٦)۔ (سنن الصالحین: ٦٩٩)

(۳) وروی ذلک مرفوعا عن حدیث النبی ﷺ رواہ الطبرانی فی المعجم الاوسط عن عبداللہ بن قرطؓ کما فی الترغیب والترھیب للمنذری ۱ / ۲٤٥-۲٤٦، وقال: ای المنذری: ولا باس باسنادہ ان شاء اللہ۔ (سنن الصالحین: ۷۰۱)

جب چاہو بغیر ترجمان کے اللہ سے مل لو

حضرت بکر بن عبداللہ فرماتے ہیں اے ابن آدم تیری طرح کون ہوسکتا ہے اگر تو چاہے کہ اپنے مولی کے پاس بغیر اجازت کے داخل ہوجائے تو تو ہوسکتا ہے عرض کیا گیا وہ کس طرح سے فرمایا تو اچھی طرح سے وضو کرلے اور اپنی محراب میں داخل ہوجا پس تو اپنے مولی کے پاس داخل ہوگیا اس سے بغیر ترجمان کے گفتگو کرلے (یعنی نماز کے اعمال کرکے اللہ سے ہمکلام ہوجا)۔ (سنن الصالحین ۷۰۱)

اذان سن کر بغیر عذر کے حاضر نہ ہو تو اس کی کوئی نماز نہیں

حضرت ابن عباس فرماتے ہیں جس نے اذان سنی اور بغیر عذر کے نماز میں شریک نہ ہوا تو اس کی کوئی نماز نہیں۔ (۱)

کیا دین کی مصیبت دنیا کی مصیبت سے ہلکی ہے

حضرت حاتم اصم فرماتے ہیں میری جماعت کی نماز رہ گئی تو مجھے تنہا ابو اسحاق البخاری نے تعزیت کی اگر میرا بیٹا مرجاتا تو دس ہزار سے بھی زیادہ لوگ مجھے تعزیت کرتے کیونکہ دین کی مصیبت لوگوں کے سامنے دنیا کی مصیبت سے زیادہ ہلکی ہے۔
(سنن الصالحین ۷۰۴)

اذان سن کر نہ آنے والے کے لئے کیا بہتر ہے

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ انسان کے کانوں میں اگر تانبا پگھلا کر بھر دیا جائے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ اذان سنے اور اس کیلئے حاضر نہ ہو۔ (سنن الصالحین ۷۰۵)

مجھے نماز باجماعت عراق کی حکومت سے زیادہ محبوب ہے

حضرت میمون بن مہران سے مروی ہے کہ وہ مسجد کی طرف ایک دن آئے جب

(۱) وهو من حديث النبي ﷺ رواه ابو داود (۵۵۱) وابن ماجه (۷۹۳) و صححه ابن حبان (۲۶٤)، والحاكم ۱ ۲٤۵۔ (سنن الصالحين: ۷۰۳)

کہ لوگ نماز پڑھ کر جا رہے تھے تو ان سے کہا گیا اے ابوایوب لوگ نماز پڑھ چکے تو فرمایا إنّـا لله وانا اليه راجعون اس نماز کی فضیلت میرے نزدیک عراق کی حکومت سے بھی زیادہ محبوب ہے۔ (سنن الصالحین ۷۰۶)

حضرت سعید تنوخیؒ کی نماز میں حالت

حضرت سعید تنوخیؒ کی یہ حالت تھی کہ جب آپ نماز پڑھتے تھے تو آپ کے رخساروں سے آپ کی داڑھی تک آنسو نہیں تھمتے تھے۔ (سنن الصالحین ۷۰۵)

نماز باجماعت پر بیماری قربان

حضرت سعید بن مسیبؒ سے مروی ہے کہ ان کو آنکھوں کو تکلیف ہوئی تو لوگوں نے کہا کاش آپ وادیٔ عقیق کی طرف نکل جاتے اور سبزے کی طرف دیکھتے تو آپ کی بیماری کم ہو جاتی آپ نے فرمایا کہ میں عشاء اور صبح کی نماز میں حاضری کا کیا کروں۔ سیر اعلام النبلاء: (۲۴۰/۴)

جو تکبیر اولی میں سستی کرے اس سے ہاتھ دھولے

حضرت ابراہیم تیمی فرماتے ہیں جب تو کسی آدمی کو دیکھے کہ وہ تکبیر اولی میں شریک ہونے سے سستی کرتا ہو تو اس سے اپنے ہاتھ دھولے۔

سیر اعلام النبلاء (۶۲/۵)۔

چالیس سال سے ظہر کی اذان مسجد میں سن رہا ہوں

حضرت ربیعہ بن یزید فرماتے ہیں کہ چالیس سال سے جب بھی مؤذن نے ظہر کی اذان دی ہے تو میں مسجد میں ہی ہوتا ہوں ہاں اگر مریض یا مسافر ہوں تو۔

سیر اعلام النبلاء (۲۴۰/۵)

نماز میں حاضر نہ ہو سکنے کا عذر (حکایت)

بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت عمر بن سعد الحضرمی نے ایک دن جماعت میں

شریک ہونے سے سستی کی پھر نکلے تو فرمایا کہ میں تمہارے سامنے معذرت کرتا ہوں کیونکہ میرے پاس اس کپڑے کے سوا کوئی کپڑا نہیں تھا میں نے اس میں نماز پڑھی پھر اس کو میں نے اپنی بیٹیوں کو دے دیا حتیٰ کہ انہوں نے بھی اس میں نماز پڑھ لی پھر میں نے اس کو لیا اور آپ کی طرف نکل پڑا ہوں۔

سیر اعلام النبلاء (۹/۱۶ ۴).

نماز باجماعت کا مقابلہ کوئی نماز نہیں کرسکتی

حضرت عبید اللہ القواریری فرماتے ہیں عشاء کی نماز باجماعت کبھی بھی میری فوت نہیں ہوتی تھی ایک دن میرے پاس ایک غلام آیا میں اس کے ساتھ مصروف ہو گیا پھر میں جب بصرہ کے قبیلوں میں نماز باجماعت کی تلاش میں نکلا تو سب لوگ نماز پڑھ چکے تھے میں نے اپنے جی میں کہا مروی ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا جماعت کی نماز تنہا نماز پڑھنے سے اکیس (۲۱) گنا افضل ہے اور ایک روایت میں ہے کہ پچیس (۲۵) گنا افضل ہے اور ایک روایت میں ہے ستائیس (۲۷) گنا افضل ہے تو میں اپنے گھر کی طرف لوٹا تو میں نے عشاء کی نماز کو ستائیس (۲۷) مرتبہ پڑھا پھر سو گیا تو میں نے اپنے آپ کو کچھ لوگوں کے سامنے دیکھا جو گھوڑوں پر سوار تھے اور میں بھی سوار تھا اور ہم گھوڑوں کو دوڑا رہے تھے اور ان کے گھوڑے میرے گھوڑے سے سبقت لے رہے تھے تو میں نے گھوڑے کو مارا تا کہ ان سے مل جائے تو میری طرف ان میں سے آخری آدمی نے مڑ کر دیکھا اور کہا اپنے گھوڑے کو مشقت میں نہ ڈال تو ہمیں نہیں مل سکتا میں نے کہا کیوں کہا اس لئے کہ ہم نے عشاء کی نماز جماعت سے پڑھی ہے۔

سیر اعلام النبلاء (۱۱/۴۴۴)

امام ابن جریرؒ کا نماز کا اہتمام

حضرت ابوبکر دینوری فرماتے ہیں جب سوموار کے دن ظہر کا وقت ہوا جس میں آپ آخری وقت میں دنیا سے رخصت ہو رہے تھے امام ابن جریرؒ نے پانی مانگا تا کہ

اپنے وضو کو تازہ کریں تو ان سے کہا گیا آپ نماز کو مؤخر کردیں ظہر اور عصر ساتھ ملا کر پڑھ لینا تو آپ نے انکار کیا اور ظہر کو تنہا پڑھا اور عصر کو اپنے وقت پر پڑھا اور نماز کو بھی مکمل اور خوبصورت انداز سے ادا کیا۔ سیر اعلام النبلاء (۱۴/ ۲۷۶)

حضرت عمرؓ ظہر و عصر کے درمیان نہیں سوتے تھے

حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ آپ ظہر اور عصر کے درمیان کا وقت جاگ کر گزارتے تھے۔ (حلیۃ الاولیاء: ۱/ ۳۰۴)

جو بادشاہ کا دروازہ کھٹکھٹاتا رہے بالآخر اس کیلئے کھول دیا جائے گا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تک تو نماز میں ہوتا ہے تو تو بادشاہ کا دروازہ کھٹکھٹا رہا ہوتا ہے اور جو شخص بادشاہ کا دروازہ کھٹکھٹاتا ہے تو اس کے لئے کھول دیا جاتا ہے۔ (حلیۃ الاولیاء: ۱/ ۱۳۰)

نماز کو کفارہ سمجھ کر پڑھتا ہوں

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب بھی میں نے کبھی نماز ادا کی ہے تو مجھے امید ہوتی ہے کہ میری نماز کفارہ ہوگی۔ (حلیۃ الاولیاء: ۱/ ۳۰۴)

بیس سال مشکل سے نماز پڑھی اب بیس سال سے مزے سے پڑھ رہا ہوں

حضرت ثابت بنانیؒ فرماتے ہیں کہ

بیس سال نماز میں مشقت اٹھائی اور بیس سال سے نماز میں سرور حاصل کر رہا ہوں۔ (حلیۃ الاولیاء: ۲/ ۳۲۱)

حضرت ثابت بنانیؒ کو نماز محبوب کر دی گئی

حضرت ثابت بنانیؒ ہماری طرف تشریف لائے جب کہ ہم قبلہ رخ بیٹھے ہوئے تھے تو فرمایا اے جوانو تم میرے اور میرے رب کے درمیان حائل ہو گئے ہو میں اس کو

سجدہ کرنا چاہتا ہوں (آپ کو نماز محبوب کر دی گئی)۔ (حلیۃ الاولیاء:۳۲۲/۲)

بعض اکابر کی نماز میں تھکاوٹ کی حالت

حضرت ثابت بنانیؒ فرماتے ہیں میں بنی عدی کے ایسے لوگوں سے ملا ہوں کہ ان میں سے کوئی ایک نماز پڑھتا تھا تو وہ تھک کر اپنے بستر کی طرف چوکڑی مار کر سرین کے بل آتا تھا۔ (حلیۃ الاولیاء:۲۵۶/۲)

حضرت ابن زبیر کی حالت قیام

حضرت عطا فرماتے ہیں کہ حضرت ابن زبیر جب نماز پڑھتے تھے تو ایسا لگتا تھا جیسا کہ ستون کھڑا ہے۔ (حلیۃ الاولیاء:۳۳۵/۱)

چٹانوں کی بارش میں بے خوف نماز

حضرت ہشام بن عروہ فرماتے ہیں کہ مجھے ابن منکدر نے بیان کیا کہ اگر تم ابن زبیر کو دیکھتے جب وہ نماز پڑھ رہے ہوتے تو تم کہتے کہ کسی درخت کی ٹہنی ہے جس کو ہوا ہلا رہی ہے تو پ سے ادھر اُدھر چٹانیں گر رہی تھیں لیکن آپ کوئی پرواہ نہیں کر رہے تھے۔ (حلیۃ الاولیاء:۳۳۵/۱)

قیامت کے دن منقوص لوگ

حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو قیامت کے دن منقوصین کے نام سے بلائے جائیں گے پوچھا گیا منقوص کون لوگ ہیں؟ فرمایا وہ لوگ جو اپنی نماز میں اودھر اُدھر توجہ کی وجہ سے نماز میں نقص پیدا کرتے ہیں یا اپنے وضو کو ناقص رکھتے ہیں۔ (حلیۃ الاولیاء:۳۱۱/۱)

جب نماز پڑھو تو آخری سمجھ کر پڑھو

حضرت معاویہ بن قرہ فرماتے ہیں کہ حضرت معاذ بن جبلؓ نے اپنے بیٹے کو فرمایا

اے بیٹے جب تم نماز پڑھو تو دنیا کو الوداع کرنے والے کی طرح نماز پڑھو تمہیں یہ گمان نہ ہو کہ تم دوبارہ دنیا کی طرف لوٹو گے اے بیٹے جان لو مؤمن دو نیکیوں کے درمیان فوت ہوتا ہے ایک وہ نیکی جس کو وہ پہلے کر چکا ہو ایک وہ نیکی جس کو وہ اب کر رہا ہے (یعنی ایک نماز جو وہ ادا کر چکا ہے اور ایک وہ جو آنے والی نماز کو ادا کرنے کی نیت کر رہا ہے۔) (حلیۃ الاولیاء ۲۳۴/۱)

نماز اللہ کی خدمت ہے اس سے افضل کوئی چیز نہیں

امام جعفر صادقؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ثابت بنانیؒ سے سنا فرمایا نماز زمین میں اللہ کی خدمت ہے اور اگر اللہ کے علم میں نماز سے افضل کوئی چیز ہوتی تو اللہ تعالیٰ یوں نہ فرماتے:

فنادته الملئكة وهو قائم يصلى فى المحراب.

(ال عمران : ۳۹)

(ترجمہ) پھر ان (حضرت زکریاؑ) کو فرشتوں (یعنی جبرائیلؑ) نے آواز دی جبکہ وہ محراب میں نماز میں کھڑے تھے۔

(حلیۃ الاولیاء ۳۲۰/۲)

ستر سال سے تکبیر اولیٰ قضاء نہیں ہوئی

حضرت وکیع فرماتے ہیں کہ امام اعمشؒ نے ستر سال گزارے لیکن ان کی تکبیر اولیٰ فوت نہ ہوئی بس تقریباً ان کے پاس ساٹھ سال آتا جاتا رہا میں نے ان کو کبھی نہیں دیکھا کہ انہوں نے ایک رکعت بھی قضاء پڑھی ہو۔ (حلیۃ الاولیاء ۴۹/۵)

نماز کے لئے اذان سے پہلے جاؤ

حضرت سفیان بن عیینہ فرماتے ہیں برے غلام کی طرح نہ ہو کہ وہ نہیں آتا جب تک کہ اس کو پکارا نہ جائے نماز کی طرف اذان سے پہلے چلے جاؤ۔

(حلیۃ الاولیاء ۲۸۵/۷)

حضرت سفیان ثوریؒ کا طویل سجدہ

حضرت علی بن فضیل فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ کو کعبے کے گرد سجدہ کرتے ہوئے دیکھا میں نے ان کے سر اٹھانے سے پہلے طواف کے سات چکر لگا لئے تھے۔

حضرت ابن وہب فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ کو مسجد حرام میں مغرب کے بعد دیکھا انہوں نے نماز شروع کی پھر ایسا سجدہ کیا کہ اس سے سر نہ اٹھایا حتیٰ کہ عشاء کی اذان ہوگئی۔ (حلیۃ الاولیاء: ۷/۵۷)

حضرت حسن بن صالح کی حالت

حضرت یحییٰ بن یونس فرماتے ہیں کہ میں جب بھی نماز کے وقت میں آیا ہوں تو میں نے ان کو دیکھا وہ مقبرہ کی طرف دیکھتے تھے اور چیختے تھے اور غشی ہو جاتی تھی۔

(حلیۃ الاولیاء: ۷/۳۲۹)

اندھیرے میں نماز کیلئے جانے والوں کا قیامت کے دن کامل نور

حضرت ابو ادریس خولانیؒ فرماتے ہیں وہ لوگ جو اندھیروں میں مسجدوں کی طرف جاتے ہیں اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں قیامت کے دن مکمل نور عطا فرمائے گا۔

(حلیۃ الاولیاء: ۵/۱۲۵)

جس کو نماز ظلم سے نہ روکے اس کو خدا سے سزا ملے گی

حضرت بلال بن سعد فرماتے ہیں کہ تم میں سے کسی ایک کی یہ حالت ہو کہ جب اس کو اس کی نماز ظلم سے نہ روکے تو اللہ کے نزدیک اس کی نماز انتقام کے علاوہ کوئی چیز نہیں بڑھاتی آپ اس آیت کی یہی تفسیر بیان کیا کرتے تھے۔

إِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ. (العنکبوت: ۴۵)

(ترجمہ) بے شک نماز بے حیائی اور برے کام سے روکتی ہے۔
(حلیۃ الاولیاء: ۲۲۸/۵)

اپنی اہم دعا فرض نماز میں مانگو

حضرت عون بن عبداللہ بن عتبہ فرماتے ہیں اپنی وہ ضروریات جو اہم ہوں اپنی فرض نمازوں میں مانگ لیا کرو کیونکہ اس میں دعا کی فضیلت ایسی ہے جیسے فرض کی نفل پر۔
(حلیۃ الاولیاء: ۲۵۳/۴)

سابقون اولون کون ہیں

حضرت عثمان بن ابی سودہ نے ارشاد باری تعالی:
والسابقون السابقون اولئک المقربون.
(الواقعہ: ۱۰-۱۱)
(ترجمہ) اور آگے نکل جانے والے سب سے آگے ہوں گے وہ لوگ مقرب ہوں گے۔
میں فرمایا وہ لوگ ہیں جو مسجد میں سب سے پہلے جاتے ہیں اور جہاد فی سبیل اللہ میں سب سے پہلے نکلتے ہیں۔
(حلیۃ الاولیاء: ۱۰۹/۶)

نماز اور زبان درست تو سب کچھ درست

حضرت یونس بن عبید فرماتے ہیں کہ دو خصلتیں ایسی ہیں جو آدمی کی درست ہو جاتی ہیں تو اس کے باقی کام بھی درست ہو جاتے ہیں نماز اور اس کی زبان۔
(حلیۃ الاولیاء: ۲۰/۳)

نماز باجماعت کیلئے صحابہؓ کی حالت

حضرت سفیان ثوریؒ نے ارشاد باری تعالی:
لا تلهيهم تجارة ولا بيع عن ذكر الله. (النور: ۳۷)

(ترجمہ) جنہیں سوداگری اور خرید وفروخت اللہ کی یاد سے (نماز قائم رکھنے سے اور زکوۃ دینے سے) غافل نہیں کرتی۔

فرمایا کہ صحابہؓ خریدتے بھی تھے اور بیچتے بھی تھے اور فرض نمازوں کو جماعت سے ادا کرنے کو نہیں چھوڑتے تھے۔ (حلیۃ الاولیاء: ۱۵/۷)

اگر جماعت کی فضیلت نہ ہوتی تو میں اس کے پیچھے نماز نہ پڑھتا

امام زہریؒ ایک آدمی کے پیچھے نماز پڑھا کرتے تھے جو پڑھنے میں غلطی کرتا تھا اور فرمایا کرتے تھے کہ اگر نماز باجماعت علیحدہ پڑھنے سے افضل نہ ہوتی تو میں اس کے پیچھے نماز نہ پڑھتا۔ (حلیۃ الاولیاء: ۳۶۴/۳)

نماز میں آدمی کیا نیت رکھے؟

امام ابن مبارکؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سفیان ثوریؒ سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا جو نماز پڑھتا ہے وہ اپنی نماز میں کیا نیت کرے فرمایا اپنے رب سے مناجات کی نیت کرے۔ (حلیۃ الالیاء: ۶۰/۷)

فجر میں امام زہریؒ کی امامت اور قراءت

ابن مہدیؒ فرماتے ہیں میں نے حضرت زہریؒ کے پیچھے ایک مہینہ نماز پڑھی آپ فجر کی نماز میں تَبٰرَکَ الَّذِیْ بِیَدِہِ الْمُلْکُ اور قل ھو اللہ احد پڑھا کرتے تھے۔ (حلیۃ الاولباء: ۳۷۰/۳)۔

حضرت کرز جب کسی صاف جگہ سے گزرتے تو اتر کر نماز پڑھتے تھے

حضرت ابن شبرمہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت کرز کی سفر میں صحبت اختیار کی تو جب آپ کسی صاف جگہ سے گزرتے تھے وہاں اتر کر نماز پڑھتے تھے۔

(حلیۃ الاولیاء: ۷۹/۵)

مسلمان دو نیکیوں کے درمیان میں فوت ہوتا ہے

حضرت طلق بن حبیب فرماتے ہیں کہ مسلمان دو نیکیوں کے درمیان فوت ہوتا ہے ایک نیکی وہ جس کو وہ ادا کر چکا ہوتا ہے اور ایک نیکی وہ جس کی وہ انتظار کر رہا ہے یعنی نماز۔ (حلیۃ الاولیاء، ۶۵/۳)

بڑھاپے اور ضعف میں دو سو آیات کی نماز میں تلاوت

حضرت ابن جریج فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء بہت بوڑھے اور کمزور ہو جانے کے بعد نماز کیلئے کھڑے ہوتے تھے تو دو سو آیات سورۃ بقرہ کی پڑھتے تھے جب کہ حالت قیام میں ہوتے تھے نہ تو آپ اپنی جگہ سے ہٹتے تھے اور نہ حرکت کرتے تھے۔

(حلیۃ الاولیاء، ۳۱۰/۳)

تمہیں پتہ ہے میں کس کے سامنے کھڑا ہو رہا ہوں

حضرت علی بن حسین جب نماز کے لئے اپنے وضو سے فارغ ہوتے تھے اور وضو اور نماز کے درمیان کی حالت میں پہنچتے تھے تو ان کو ایک جھرجھری اور کپکپاہٹ طاری ہوتی تھی ان کو اس بارے میں کہا گیا تو فرمایا تم تباہ ہو جاؤ کیا جانتے نہیں ہو کہ میں کس کے سامنے کھڑا ہو رہا ہوں اور کس کے سامنے مناجات کا ارادہ رکھتا ہوں۔

(حلیۃ الاولیاء، ۱۳۳/۳)

اللہ نے حضرت ابراہیمؑ کو کیوں دوست بنایا تھا

حضرت وہب بن منبہ فرماتے ہیں میں نے بعض کتابوں میں جو آسمان سے اتری تھیں پڑھا ہے اللہ تعالی نے حضرت ابراہیم سے فرمایا تھا کیا آپ جانتے ہیں میں نے آپ کو دوست کیوں بنایا تھا فرمایا یا رب نہیں جانتا فرمایا اس لئے کہ نماز میں آپ میرے سامنے انتہائی عاجزی کے ساتھ کھڑے ہوتے ہیں۔ (حلیۃ الاولیاء، ۵۸/۴)

تہجد کے لئے اچھا لباس اور خوشبو

حضرت عبدالعزیز بن ابی رواد فرماتے ہیں کہ حضرت مغیرہ بن حکیم صنعانیؒ جب تہجد کے لئے کھڑے ہونے کا ارادہ کرتے تو اپنے عمدہ کپڑے پہنتے تھے اور عمدہ سے عمدہ خوشبو لگاتے تھے آپ تہجد گذاروں میں سے تھے۔ (حلیۃ الاولیاء: ۱۹۵/۸)

پانچ وقت نماز پڑھنے والوں کو اللہ نے عابد کا نام دیا ہے

حضرت کعب احبار فرماتے ہیں مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے وہ نیکیاں جن سے اللہ برائیوں کو مٹاتا ہے جس طرح سے پانی میل کو ختم کرتا ہے وہ پانچ نمازیں ہیں فرمایا مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

إنَّ فی ھذا لبلغًا لقوم عابدین. (انبیاء: ۱۰۶)

(ترجمہ) اس میں کافی مضمون ہے ان لوگوں کیلئے جو بندگی کرتے ہیں۔

ان پانچوں نمازوں کے پڑھنے والوں کے لئے ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے ان کو عابدین کا نام دیا ہے۔

اور مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

إن قران الفجر کان مشھودا. (الاسراء: ۷۸)

(ترجمہ) بے شک صبح کی نماز حاضر ہونے کا وقت ہے۔

فجر کی نماز کی تلاوت کے لئے ہے۔ (حلیۃ الاولیاء: ۳۸۴/۵)

فرائض اور نوافل کے ثواب کی انتہاء

حضرت کعب فرماتے ہیں اگر تم میں سے کوئی شخص نفل کی دو رکعت کا ثواب جان لے تو وہ اس کو بڑے بڑے پہاڑوں سے بھی بڑا دیکھے اور فرض نماز تو اللہ کے نزدیک سب سے بڑی ہے کون ہے جو اس کی صفت بیان کر سکے۔ (حلیۃ الاولیاء: ۳۸۴/۵)

حضرت سعید بن عبدالعزیزؒ جب نماز سے رہ جاتے تو روتے تھے

حضرت محمد بن مبارک الصوریؒ فرماتے ہیں میں نے حضرت سعید بن عبدالعزیزؒ کو دیکھا جب ان کی جماعت کی نماز فوت ہوگئی تھی تو انہوں نے اپنی داڑھی کو ہاتھ میں لیا اور رورہے تھے۔ (حلیۃ الاولیاء ۶/۱۲۶)

جلدی سے نماز پڑھنا بڑا نقصان ہے

حضرت میمون بن مہرانؒ فرماتے ہیں مہاجرین کے ایک آدمی نے ایک آدمی کی طرف دیکھا جو نماز پڑھ رہا تھا اور اس نے نماز کو ہلکا پڑھا تو اس نے اس کو ڈانٹا تو اس نے کہا میں نے اپنی ایک گم شدہ چیز کو یاد کرلیا تھا تو فرمایا سب سے بڑی گم شدہ چیز وہ ہے جس کو تو نے ابھی گم کیا ہے۔ (حلیۃ الاولیاء ۴/۸۴)

حضرت حاتم اصم کی نماز کی حالت (عجیب واقعہ)

حضرت یوسف بن عاصم سے منقول ہے: کہ ان کے سامنے حضرت حاتم اصم کا ذکر کیا گیا کہ وہ لوگوں کے ساتھ زہد واخلاص کے ساتھ کلام فرماتے ہیں تو حضرت یوسف نے اپنے مریدین سے فرمایا: تم ہمیں ان کے پاس لے چلو۔ ہم ان سے ان کی نماز کے بارے میں سوال کریں گے۔ اگر وہ اس کو کامل طور پر ادا کرتے ہیں تو ٹھیک' اگر اس کو پورے طور پر ادا نہیں کرتے تو ہم ان کو (اس زہد واخلاص کی گفتگو سے) منع کریں گے۔

کہتے ہیں: کہ یہ لوگ آپ کو ان کے پاس لے گئے تو حضرت یوسف نے فرمایا: اے حاتم! ہم آپ کے پاس آپ کی نماز کے متعلق پوچھنے آئے ہیں۔

حضرت حاتم نے ان سے فرمایا: آپ کو اللہ بخشے' آپ کیا پوچھنے آئے ہیں؟ اس کی معرفت کے متعلق پوچھتے ہیں یا اس کی ادائیگی کا پوچھتے ہیں۔

تو حضرت یوسف اپنے مریدین کی طرف متوجہ ہوئے اور ان سے فرمایا: ہمیں حاتم نے بہت بتلا دیا ہے' اتنا خوبی سے تو ہم ان سے سوال بھی نہیں کر سکے'

پھر انہوں نے حضرت حاتم سے فرمایا: ہم اس کی ادائیگی سے سوال کی ابتداء کرتے ہیں۔

تو حضرت حاتم نے ان حضرات سے فرمایا:

نماز کے حکم ہونے کی وجہ سے کھڑا ہو۔ احتساب کے ساتھ سکون اختیار کر' سنت طریقہ سے نماز میں داخل ہو' تعظیم کے ساتھ تکبیر کہہ' ترتیل کے ساتھ قرأت کر' خشوع کے ساتھ رکوع کر' خضوع کے ساتھ سجدہ کر' سکینت کے ساتھ اٹھ' اخلاص کے ساتھ تشہد ادا کر' رحمت کے ساتھ سلام پھیر۔

حضرت یوسف نے پوچھا: یہ تو ادب ہو گیا' اب معرفت نماز کیا ہے؟

فرمایا: جب تو نماز کے لئے کھڑا ہو تو یہ جان لے کہ اللہ تعالیٰ تیری طرف متوجہ ہے' پس تو بھی اس کی طرف متوجہ ہو جا' جو تیری طرف متوجہ ہے اور اپنے دل کی تصدیق کی جہت سے جان لے کہ وہ تیرے قریب ہے۔ تجھ پر قادر ہے جب تو رکوع کرے تو یہ امید نہ رکھ کہ اس سے اٹھ سکے گا اور جب سجدہ کرے تو یہ امید نہ رکھ کہ تو قیام کر سکے گا اور جنت کو اپنی دائیں طرف سمجھ' دوزخ کو بائیں طرف' پل صراط کو اپنے قدموں کے نیچے' جب تو نے یہ کیا تب تو نے نماز ادا کی۔

تو حضرت یوسف اپنے مریدوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: ہماری زندگیوں میں جتنی نمازیں گزری ہیں اٹھو ہم ان کو لوٹا لیں۔ (بحر الدموع)

حضرت ابو عبداللہ الساجی کی نماز کی حالت

حضرت ابوالحسن بن ابی الورد فرماتے ہیں کہ ابو عبداللہ الساجی نے ایک دن اہل طرطوس کو نماز پڑھائی تو وہاں سے کوچ کرنے کی آواز بلند کی گئی لیکن آپ نے نماز کو کم نہ کیا جب وہ لوگ نماز سے فارغ ہوئے تو کہا گیا تو بھینس ہے فرمایا کس طرح؟ کہا لوگوں نے بھاگنے کے لئے پکارا تھا اور تم نماز میں ہی لگے رہے اور نماز کو ہلکا نہ کیا تو فرمایا نماز کا نام صلوٰۃ اس لئے رکھا گیا ہے کیونکہ اس سے اللہ سے اتصال حاصل ہوتا ہے اور میرا گمان نہیں ہے کہ کوئی ایک شخص نماز میں ہو اور اس کے کان میں اس بات

سے علاوہ کوئی بات پڑے جس کا وہ اللہ سے مخاطب ہو۔ (حلیۃ الاولیاء:۹/۳۱۷)

امام احمد بن حنبلؒ روزانہ تین سونوافل پڑھتے تھے

امام احمدؒ کے بیٹے حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ میرے والد ہر رات دن میں تین سو رکعات ادا کرتے تھے پھر جب (حکومت کی طرف سے) کوڑے پڑے تو آپ ان سے ضعیف ہو گئے تو آپ روزانہ رات دن ڈیڑھ سو رکعات ادا کرتے تھے جب کہ آپ کی عمر اسی (۸۰) سال کے قریب تھی۔ (حلیۃ الاولیاء:۹/۱۸۱)

نماز کے ناقص رہ جانے کا خوف

حضرت ابو صالح فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت وہیب بن ورد کے پہلو میں عصر کی نماز پڑھی جب آپ نماز پڑھ چکے تو یہ کہنا شروع کر دیا۔

اللّٰھُمَّ ان کنت نقصت منھا شیئا او قصرت فیھا فاغفرلی۔

(ترجمہ) اے اللہ اگر میں نے نماز سے کچھ کم کر دیا ہے یا اس میں تقصیر کر دی ہے تو مجھے معاف کر دیجئے۔

گویا کہ انہوں نے بہت بڑا گناہ کر لیا تھا جس سے وہ معافی مانگ رہے تھے۔

(حلیۃ الاولیاء:۸/۱۴۵)

کیا تجھ پر دروازہ بند تو نہیں

حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ مٹھاس تین چیزوں میں تلاش کرو نماز میں اور قرآن میں اور ذکر میں پس اگر تم ان چیزوں میں مٹھاس کو پالو تو عمل کرتے رہو اور بشارت سمجھ لو اور اگر تم ان میں لذت حاصل نہ کرو تو جان لو کہ تم پر دروازہ بند ہے۔

(حلیۃ الاولیاء:۶/۱۷۱)

ہر مسجد سے گذرتے ہوئے حضرت ثابت بنانیؒ نماز پڑھتے تھے

حضرت ابن شوذب فرماتے ہیں کہ بسا اوقات میں حضرت ثابت بنانیؒ کے

ساتھ سفر کرتا تھا تو جب بھی آپ کسی مسجد سے گزرتے تھے تو اس میں داخل ہو کر نماز ادا کرتے تھے۔ (حلیۃ الاولیاء: ۳۲۱/۲)

نماز کی سنتوں کی اہمیت

حضرت ذرارہ حضرت ابوالحلال العتکی سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ میں نے حضرت انس بن مالکؓ سے سنا فرمایا کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

من صلی فی الیوم ثنتی عشرة رکعة حرم الله لحمه علی النار

(ترجمہ) جس شخص نے ایک دن میں بارہ رکعات ادا کیں اللہ تعالیٰ اس کے گوشت کو دوزخ پر حرام کر دیں گے)۔

فرمایا کہ اس کے بعد میں نے ان کو کبھی نہیں چھوڑا۔

(فائدہ) ان بارہ رکعات سے مراد پانچ نمازوں کی سنن مؤکدہ ہیں۔

(حلیۃ الاولیاء: ۱۰۶/۳)

عورت نماز میں بالوں کو بھی چھپائے

حضرت خصیف فرماتے ہیں میں نے حضرت مجاہدؒ سے سنا فرمایا جو عورت نماز کے لئے کھڑی ہے اور اپنے بالوں کو نہیں ڈھانپتی تو اس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔

(حلیۃ الاولیاء: ۲۹۹/۳)

بیٹے پر سانپ گرنے کے باوجود نماز نہ توڑی

حضرت عمرو بن قیس اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کی خدمت میں ان کے گھر میں حاضر ہوئیں جب کہ وہ نماز پڑھ رہے تھے تو ایک سانپ ان کے بیٹے ہاشم پر گر گیا تو گھر والے چیخنے لگے سانپ، سانپ، پھر اس کو اٹھا کر پھینک دیا تب بھی حضرت عبداللہ بن زبیرؓ نے اپنی نماز کو نہ توڑا۔

سیر اعلام النبلاء (۳/ ۳۷۰).

حضرت انس بن مالکؓ کی بہترین نماز

حضرت انس بن سیرین فرماتے ہیں کہ حضرت انس بن مالکؓ سفر وحضر میں لوگوں میں سب سے زیادہ بہترین نماز پڑھتے تھے۔ سیر اعلام النبلاء (۳/۴۰۰)

طویل سجدہ کی وجہ سے اگر تم انہیں دیکھتے تو مردہ سمجھتے

حضرت ابوبکر بن عیاشؒ فرماتے ہیں میں نے حضرت حبیب بن ثابت کو سجدے کی حالت میں دیکھا اگر تم ان کو دیکھتے تو کہتے مر چکے ہیں۔ (یعنی ان کا سجدہ بہت لمبا ہوتا تھا) سیر اعلام النبلاء (۵/۲۹۱)

حضرت ابراہیم تیمیؒ پر سجدہ میں چڑیاں بیٹھ جاتی تھیں

امام اعمشؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم تیمیؒ جب سجدہ کرتے تھے تو گویا کہ وہ دیوار کا ایک حصہ ہیں جن کی پشت پر چڑیاں بیٹھ جاتی تھیں۔
سیر اعلام النبلاء (۵/۶۱)

امام اوزاعیؒ کے نزدیک خشوع نماز

امام اوزاعیؒ سے نماز کی خشوع کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا آنکھوں کا بند کرنا اور کندھوں کو جھکا کر اور دل کو نرم رکھنا اور یہی غم اور خوف کا نام ہے۔
سیر اعلام النبلاء (۷/۱۱۶)

بعض اکابر کی مجلس کی کیفیات

حضرت احمد بن یونس فرماتے ہیں میں نے کہا جب میں حضرت سفیان ثوریؒ کی مجلس سے واپس ہوتا ہوں تو اپنے نفس میں خیال کرتا ہوں کہ میں نے بہترین چیز سیکھی ہے اور جب حضرت مالک بن مغول کے پاس سے آتا ہوں تو اپنی زبان کی حفاظت سیکھ کر آتا ہوں اور جب حضرت شریک کے پاس جاتا ہوں تو عقل تام لے کر آتا ہوں اور جب حضرت مندل بن علی کے پاس سے آتا ہوں تو میرا نفس مجھے نماز کے

خوبصورت انداز سے پڑھنے کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ سیر اعلام النبلاء (۱۰/ ۴۵۸)

منہ پر بھڑوں کا چھتہ گر گیا مگر نماز نہ توڑی

حضرت یحییٰ بن معین فرماتے ہیں کہ حضرت معلّی بن منصور نے ایک دن نماز پڑھی تو آپ کے سر پر بھڑوں کا چھتہ گر گیا تو آپ نے نہ تو کسی طرف دیکھا اور نہ ہی نماز کو توڑا حتیٰ کہ اپنی نماز کو پورا کرلیا پھر لوگوں نے دیکھا تو آپ کا سر بہت پھول جانے کی وجہ سے اس طرح ہو گیا تھا۔ سیر اعلام النبلاء (۱۰/ ۳۶۸)

چور کی چوری پر بھی نماز نہ توڑی

حضرت سلفی فرماتے ہیں کہ حضرت جرجانیؒ بڑے پرہیز گار اور قناعت پسند تھے آپ کے گھر میں چور داخل ہوا تو جو کچھ اس نے دیکھا وہ اٹھالیا آپ دیکھ رہے تھے جب کہ آپ نماز میں تھے تو آپ نے نماز کو نہ توڑا آپ علم نحو میں اللہ کی ایک نشانی تھے۔ سیر اعلام النبلاء (۱۸/ ۴۳۳)

کثرت سجدہ سے حضرت مسعرؒ کے ماتھے کی حالت

حضرت خالد بن عمروؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مسعر کو دیکھا گویا کہ ان کی پیشانی سجدوں کی وجہ سے بکری کا کھر ہو گیا اور ان کی حالت یہ تھی کہ جب وہ تمہاری طرف دیکھتے تو تم سمجھتے کہ انہوں نے کسی دیوار کی طرف دیکھا ہے کیونکہ بہت جلد ہی اپنی توجہ کو اِدھر اُدھر پھیر لیتے تھے۔ سیر اعلام النبلاء: ۷/ ۱۶۵۔

امام شعبہؒ کی حالت رکوع وسجدہ

حضرت احمد بن منیع فرماتے ہیں کہ میں نے ابوقطن سے سنا فرمایا کہ میں نے حضرت شعبہ کو رکوع میں کبھی نہیں دیکھا مگر اس حالت میں کہ مجھے گمان ہوا کہ اب رکوع کر کے وہ اٹھنا بھول گئے ہیں اور جب بھی وہ دو سجدوں کے درمیان بیٹھتے ہیں تو میں نے یہی گمان کیا کہ اب بھی آپ بھول گئے ہیں۔ سیر اعلام النبلاء: ۷/ ۲۰۷۔

سر کی کھوپڑی پر سجدہ کا نشان

حضرت سفیان فرماتے ہیں مجھے ایک قبر کھودنے والے نے بتایا جو مدینہ کے لوگوں کی قبریں کھودتا تھا وہ کہتا ہے کہ میں نے ایک آدمی کی قبر کھودی تو ایک شخص کی قبر کھل گئی اور میں نے اس کی کھوپڑی کو دیکھا تو سجدے نے اس کی کھوپڑی کی ہڈی پر نشان ڈالا ہوا تھا تو میں نے ایک شخص سے پوچھا کہ یہ کس کی قبر ہے تو اس نے کہا کیا تم نہیں جانتے یہ حضرت صفوان بن سلیم کی قبر ہے۔ سیر اعلام النبلاء [illegible]

اگر حضورؐ اس کو دیکھتے تو اس سے محبت فرماتے

حضرت حرملہ جو حضرت اسامہ بن زید کے غلام تھے ان سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ وہ حضرت عمرؓ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک حجاج بن ایمن آیا اور اس نے نماز شروع کی تو نہ رکوع کو مکمل کیا اور نہ سجدے کو تو حضرت ابن عمر نے اس کو بلایا اور کہا کیا تم سمجھتے ہو کہ تم نے نماز پڑھ لی؟ تم نے نماز نہیں پڑھی اپنی نماز کو لوٹا لو پھر جب وہ واپس جانے لگا تو حضرت ابن عمر نے فرمایا یہ کون ہے تو میں نے کہا حجاج بن ام ایمن تو آپ نے فرمایا اگر اس کو رسول اللہ ﷺ دیکھتے تو اس سے محبت فرماتے۔

سیر اعلام النبلاء: ۲۲۶/۲۔

حضرت مسروقؒ کی نماز میں دنیا سے بے توجہی

حضرت مسروقؒ (تابعی) کی یہ حالت تھی کہ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو ایسے معلوم ہوتا تھا جیسا کہ دنیا سے ان کا کوئی تعلق نہیں اور یہ اپنے گھر والوں سے کہہ دیتے تھے کوئی کام ہو تو بتا دو پہلے اس کے کہ نماز کی طرف کھڑا ہو جاؤں۔

حضرت مسروقؒ اپنے اور گھر والوں کے درمیان پردہ حائل کر دیتے تھے اور نماز کی طرف متوجہ ہو جاتے تھے اور ان کو اور ان کی دنیا کو چھوڑ دیتے تھے۔

(حلیۃ الاولیاء: ۹۶/۲)

حضرت ربیع بن خثیمؒ کا سجدہ

حضرت ربیع بن خثیمؒ جب سجدہ کرتے تھے گویا کہ ڈال دیئے جانے والے کپڑے کی طرح ہوتے تھے پھر چڑیاں آتی تھیں اور آپ پر بیٹھ جاتی تھیں۔

(حلیۃ الاولیاء: ۱۱۴/۲)

تمہیں کیا معلوم میرا دل کہاں ہوتا ہے

حضرت جعفر بن حیان فرماتے ہیں کہ حضرت مسلم بن یسار سے نماز میں ادھر ادھر متوجہ نہ ہونے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا تمہیں کیا معلوم میرا دل کہاں ہوتا ہے۔

پہلو میں آگ جل اٹھی مگر علم نہ ہوا

حضرت حبیب بن شہید فرماتے ہیں کہ حضرت مسلم بن یسار نماز کے لئے کھڑے ہوئے تو آپ کے پہلو میں آگ لگ گئی لیکن آپ کو معلوم نہ ہوا حتیٰ کہ بجھا دی گئی۔

حضرت مسلم بن یسارؒ نماز میں بیمار ہی لگتے تھے

حضرت عبداللہ بن مسلم بن یسار اپنے والد کے متعلق نقل کرتے ہیں کہ میں نے آپ کو کبھی بھی نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا مگر یہی خیال کیا کہ آپ مریض ہیں۔

(حلیۃ الاولیاء: ۲۹۰/۲)

حضرت مسلم بن یسارؒ کی گھر اور نماز میں حالت

حضرت مسلم بن یسار جب گھر میں داخل ہوتے تھے تو گھر والے خاموش ہو جاتے تھے ان کی کوئی بات نہیں سنی جاتی تھی لیکن جب نماز کے لئے کھڑے ہو جاتے تھے تو وہ باتیں بھی کرتے تھے اور ہنستے بھی تھے۔

(فائدہ) یعنی نماز سے باہر تو ان کا ادب واحترام ہوتا اور نماز میں چونکہ ان کو کوئی بات سنائی نہیں دیتی تھی اور نماز کی طرف اور اللہ کی طرف متوجہ ہوتے تھے تو ان کو بات

کرنے کا اور ہنسنے کا موقع مل جاتا تھا۔

حضرت مسلم بن یسارؒ کا خشوع

حضرت عبداللہ بن عون فرماتے ہیں میں نے حضرت مسلم بن یسارؒ کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا گویا کہ آپ میخ ہیں ادھر اُدھر نہیں ہلتے تھے نہ ایک قدم سے دوسرے قدم پر اور نہ ہی آپ کپڑے کو کوئی حرکت دیتے تھے۔ (حلیۃ الاولیاء: ۲/۲۹۱)

دو نمازیوں اور دو روزہ داروں میں فرق

حضرت شفی بن ماتع الاصبحیؒ فرماتے ہیں کہ دو آدمی نماز میں ہوتے ہیں دونوں کندھے ایک دوسرے کے ساتھ مل رہے ہوتے ہیں لیکن ان دونوں کے درمیان اتنا ہی فاصلہ ہوتا ہے جتنا آسمان اور زمین کے درمیان اور اسی طرح سے دو آدمی ایک ہی گھر میں ہوتے ہیں دونوں نے ایک ہی دن کا روزہ رکھا ہوتا ہے جب کہ ان دونوں کے روزوں کے درمیان آسمان اور زمین کا فرق ہوتا ہے (یعنی کہ ایک کا روزہ اعلیٰ درجے کا ہوتا ہے اور دوسرے کا ادنیٰ درجے کا اور دونوں کے درمیان مراتب میں اتنا ہی فرق ہوتا ہے جتنا آسمان اور زمین میں ہوتا ہے۔ (حلیۃ الاولیاء: ۵/۱۶۷)

اگر تم منصور کو دیکھتے تو کہتے یہ ابھی مر جائیں گے

حضرت ابوبکر بن ثوریؒ فرماتے ہیں کہ اگر تم حضرت منصور کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھتے تو کہتے یہ ابھی فوت ہو جائیں گے۔

تین بزرگوں کی نماز کی حالت

حضرت ابوبکر بن ثوریؒ ہی فرماتے ہیں کہ اگر تم حضرت منصور بن معتمر کو اور حضرت عاصم کو اور حضرت ربیع بن ابی راشد کو نماز میں دیکھتے جنہوں نے اپنے جبڑوں کو اپنے سینوں پر رکھا ہوتا تھا تم جانتے ہو کہ یہ نماز کے ابرار لوگ ہیں۔

(حلیۃ الاولیاء: ۵/۴۰)

ایسے ساکن گویا کہ گری ہوئی چیز ہیں

حضرت سلام بن ابی مطیع کی یہ حالت تھی کہ جب آپ نماز کے لئے کھڑے ہوتے گویا کہ کوئی گری ہوئی چیز ہے جو حرکت نہیں کرتی۔ (حلیۃ الاولیاء ۱۸۸/۶)

نمازی کی نماز کے مرتبہ کا اندازہ

حضرت سفیان ثوریؒ فرماتے ہیں آدمی کی نماز اس درجے کی لکھی جاتی ہے جس درجے اس کی توجہ اور سمجھ ہوتی ہے۔

حضرت داود طائیؒ کا نماز میں خشوع

حضرت ابو خالد الطائی فرماتے ہیں میں اور میرے والد حضرت داود طائیؒ کی خدمت میں سلام کے لئے یا کسی اور کام کے لئے حاضر ہوئے تو میں نے ان کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا مسجد کا ایک کنگرہ آپ کے قریب ہی گرا تو میں نے حضرت داود کو دیکھا کہ انہوں نے نہ تو اس سے خوف کیا اور نہ گھبراہٹ بلکہ اپنی نماز ہی کی طرف متوجہ ہوئے۔ (حلیۃ الاولیاء: ۳۵۸/۷)

حضرت علی بن فضیل بن عیاض کا نماز میں خوف

حضرت اسماعیل الطوسی فرماتے ہیں کہ ہم ایک دن حضرت فضیل کے پاس تھے آپ کو غشی طاری تھی تو حضرت فضیل نے فرمایا اللہ نے تیرے عمل کی قدر دانی کی ہے جس کو تم نے دیکھا ہے۔ میں نے حضرت اسماعیل طوسی یا کسی اور سے سنا کہ ہم ایک دن صبح امام کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے اور ہمارے ساتھ حضرت فضیل بن عیاض بھی تھے امام نے جب آیت:

فیھن قاصرات الطرف ۔ (الرحمن: ۵۶)

(ترجمہ) ان میں نیچی نگاہ والی عورتیں ہوں گی۔

پڑھی پھر امام نے سلام پھیرا تو میں نے کہا اے علی آپ نے سنا امام نے کیا پڑھا

تھا فرمایا کیا پڑھا تھا میں نے کہا:

فیھن قاصرات الطرف. (الرحمن: ۵٦)

(ترجمہ) ان میں نیچی نگاہ والی عورتیں ہوں گی۔

حور مقصورات فی الخیام. (الرحمن: ۷۲)

(ترجمہ) خیموں میں بٹھائی ہوئی حوریں ہیں۔

پڑھی تھیں فرمایا مجھے اس سے پہلے والی آیت نے مشغول کرلیا تھا:

یرسل علیکما شواظ من نار ونحاس فلا تنتصران. (الرحمن: ۳۵)

(ترجمہ) تم دونوں پر آگ کے صاف شعلے چھوڑے جائیں گے اور پگھلا ہوا تانبہ بھی پھر تم بدلہ نہیں لے سکو گے۔

(حلیۃ الاولیاء: ۸/۲۹۷-۲۹۸)

امام اوزاعیؒ خشوع نماز میں اندھے کی طرح تھے

حضرت بشر بن منذر قاضی مصیصہ فرماتے ہیں میں نے امام اوزاعیؒ کو دیکھا گویا کہ خشوع کی وجہ سے اندھے ہو گئے تھے۔ سیر اعلام النبلاء (۷/۱۱۹-۱۲٦)

خشوع میں حضرت شقیق بلخیؒ کے استاد کی حالت

حضرت شقیق بلخیؒ فرماتے ہیں میں نے خشوع نماز کو حضرت اسرائیل سے سیکھا تھا ہم ان کے اردگرد ہوتے تھے لیکن آپ کو معلوم نہیں ہوتا تھا کہ دائیں کون ہے اور نہ یہ کہ بائیں کون ہے کیونکہ آپ آخرت میں متفکر ہوتے تھے تو میں نے سمجھ لیا کہ آپ نیک بندے ہیں۔ سیر اعلام النبلاء (۷/۳۵۹)

خشوع میں حضرت امام وکیعؒ کا مقام

حضرت مروان بن محمد الطاطری فرماتے ہیں میں نے جن لوگوں کو بھی دیکھا ہے حضرت وکیعؒ سے زیادہ خشوع والا نہیں دیکھا اور نہ ہی جن لوگوں کی صفت میرے

سامنے بیان کی گئی ہے ان سے بڑھ کر دیکھا ہے مگر وکیع کو جتنا مجھے بیان کیا گیا ان سے بھی زیادہ دیکھا۔
سیر اعلام النبلاء (۱۵۶/۹)

جب اعراب کی رعایت کی جانے لگی تو دل سے خشوع چلا گیا

حضرت ابوسلیمان دارانی فرماتے ہیں کہ عبادت گذاروں نے اعراب کو تکلف سے بولنے کی کوشش کی تو ان کے دلوں سے خشوع نکل گیا۔

سیر اعلام النبلاء (۱۸۴/۱۰)

نماز جمعہ

حضرت عتبہ بن غلام کی جمعہ کے لئے تیاری

حضرت عتبہ بن غلام کی یہ حالت تھی کہ اپنے کپڑوں کے نیچے بالوں کا لباس پہنتے تھے (تاکہ ان کے نفس کو لذت حاصل نہ ہو) پھر جب جمعہ کا دن ہوتا تھا تو وہ کپڑے اتار دیتے تھے اور عمدہ کپڑے پہنتے تھے (کیونکہ جمعہ غریب مسلمانوں کا حج ہے اور حج بھی ایک قسم کی عید ہوتی ہے اور حضور پاک ﷺ نے بھی جمعہ کے دن نہانے اور اچھے کپڑے پہننے کا حکم دیا ہے اس لئے آپ یہ عمل کرتے تھے۔) (حلیۃ الاولیاء: ۲۳۲/۶)

جمعہ کے دن صدقہ کا دہرا ثواب

حضرت کعب احبار نے فرمایا کہ جمعہ کے دن صدقہ کا ثواب دہرا ہو جاتا ہے۔
(حلیۃ الاولیاء: ۲۱/۶)

عید کے دن شکر یا فکر

حضرت محمد بن یزید بن خنیس فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت وہیب بن ورد کو دیکھا انہوں نے عید کے دن نماز پڑھی جب لوگ نماز سے فارغ ہو کر چلے گئے اور ان کے پاس سے گزرتے تھے تو آپ ان کی طرف دیکھتے تھے پھر رقت طاری ہو جاتی تھی، پھر فرمایا اگر یہ لوگ ڈرتے ہوتے کہ ان کی یہ صبح کی نماز قبول ہوگئی ہے تو ان کے لئے مناسب ہوتا کہ یہ شکر کی ادائیگی میں مشغول ہوتے بجائے اس کے کہ جس میں یہ مشغول ہیں اور اگر ان کی یہ حالت قبول نہیں کی گئی تو ان کو چاہئے تھا کہ یہ اس حالت میں صبح کرتے کہ یہ اور زیادہ فکر میں مشغول ہوتے۔ (حلیۃ الاولیاء: ۱۳۹/۸)

عید کے دن کے غریب

حضرت عیزار بن عمرو فرماتے ہیں کہ میں حضرت زاذان کے ساتھ میدان میں عید کے دن نکلا تو آپ نے دیکھا کہ حجاج بن یوسف کی سواری کے پردے کو ہوا ادھر اُدھر ہٹا رہی تھی تو فرمایا خدا کی قسم یہی مفلس اور غریب ہے میں نے کہا آپ یہ کہتے ہیں اور اس کی یہ شان ہے فرمایا یہ دین کا مفلس ہے۔ (حلیۃ الاولیاء: ۱۹۹/۴)

چاشت کی نماز

حضرت کعب احبار سے روایت ہے فرمایا اے بیٹے اگر تجھے یہ بات خوش آئے کہ صف باندھنے والے تسبیح ادا کرنے والے (فرشتے) تجھ پر رشک کریں تو تو چاشت کی نماز کی حفاظت کر کیونکہ یہ اللہ کی طرف رجوع کرنے والوں کی نماز ہے اور یہی لوگ اللہ کی تسبیح اور پاکیزگی ادا کرنے والے ہیں۔

نوافل

نوافل کی توفیق کیوں نہیں ہوتی ؟

حضرت سید ذوالنون مصریؒ سے پوچھا گیا ہمیں کیا ہے ہمیں نوافل کی توفیق کیوں نہیں ہوتی تو فرمایا اس لئے کہ تم فرائض کو صحیح طریقے سے ادا نہیں کرتے۔

(حلیۃ الاولیاء ۹/۳۷۲)

(فائدہ) واقعی یہی بات ہے اگر فرائض کو پوری توجہ سے اور ٹھہر ٹھہر کر اس کے اذکار، تلاوت، تکبیرات کو پڑھا جائے تو ان شاء اللہ چند دنوں میں ہی فرائض بھی خوب ہوں گے اور نوافل کی بھی ایسی توفیق ہوگی کہ آدمی کی زندگی بھی اس کیلئے قابل رشک بن جائے گی عمل کر کے دیکھ لیں واقعی حضرت نے بہت زبردست بات ارشاد فرمائی ہے۔



نوافل میں نیند کا علاج

حضرت یحییٰ بن یمان فرماتے ہیں میں نے حضرت سفیان ثوریؒ کو دیکھا جو رات کو نکلتے تھے اور گھومتے تھے اور اپنی آنکھوں پر پانی چھڑکتے تھے حتیٰ کہ آپ کی اونگھ ختم ہو جاتی تھی۔ (حلیۃ الاولیاء: ۵۹/۷)

آداب واحکام مساجد

مساجد کی زینت

حضرت خلید بن عبداللہ العصری فرماتے ہیں ہر گھر کی زینت ہوتی ہے اور مساجد کی زینت وہ لوگ ہوتے ہیں جو اللہ کے ذکر میں ایک دوسرے کے مددگار ثابت ہوتے ہیں۔

مساجد میں ناپاک دلوں کے ساتھ داخل ہونے والوں کے خلاف اللہ تعالیٰ کا شکوہ

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے انبیاء میں سے ایک نبی کی طرف وحی فرمائی کہ میرے بندوں کو کیا ہے جو میرے گھروں میں یعنی مساجد میں داخل ہوتے ہیں بغیر پاک صاف دلوں کے اور بغیر صاف ہاتھوں کے کیا ان کو مجھ سے دھوکہ ہے کیا وہ مجھے دھوکہ دینا چاہتے ہیں مجھے اپنا غلبہ اور جلال کی قسم اور میری ارتفاع میں بلندی کی قسم میں ان کو ایسی آزمائش میں مبتلا کروں گا کہ اس میں بڑے بڑے بردبار کو بھی حیران کر چھوڑوں گا ان میں سے کوئی بھی نہیں جان پائے گا مگر وہ شخص جس نے ایسی دعا کی جیسا کہ غرق ہونے والا کررہا ہوتا ہے۔ (حلیۃ الاولیاء: ۳/۴۸)

مسجد میں داخلہ کے وقت عمرو بن میمون کا عمل

حضرت یونس بن ابی اسحاق فرماتے ہیں کہ حضرت عمرو بن میمون جب مسجد میں داخل ہوتے تھے تو اللہ کا ذکر فرماتے تھے۔ (حلیۃ الاولیاء: ۴/۱۴۸-۱۴۹)

مسجدیں اللہ کے گھر ہیں

حضرت عمرو بن میمون فرماتے ہیں کہ مساجد اللہ کے گھر ہیں اور ملاقات کے لئے آنے والوں کا حق ہے کہ جس کی زیارت کی جارہی ہے وہ اس کا اکرام کرے۔

(فائدہ) یعنی نماز کے لئے آنے والا شخص زیارت کرنے والا ہوا اور اللہ اس کو انعام عطا کرنے والا ہو جیسے کوئی کسی کریم کے گھر میں جائے تو خالی ہاتھ نہیں لوٹتا اس طرح جو مساجد میں جاتا ہے اللہ کے لئے تو اللہ بھی اس کو خالی نہیں لوٹاتا۔

مساجد بڑے لوگوں کی مجالس ہیں

حضرت ابوادریس خولانیؒ نے فرمایا مسجدیں شان والے لوگوں کی مجلسیں ہیں بڑے اللہ والے ان میں بیٹھتے ہیں اور عبادات میں مصروف رہتے ہیں۔

(حلیۃ الاولیاء: ۱۲۳/۵)

مسجد میں تین کام لغو نہیں

حضرت عبد ربہ بن سلیمان بن عبداللہ بن محیریز فرماتے ہیں مسجد میں ہر قسم کی بات لغو ہے مگر تین قسم کی باتیں نماز پڑھنے والے کی ذکر کرنے والے کی اور یا جائز طور پر مانگنے والا یا اس کو دینے والا۔ (حلیۃ الاولیاء: ۱۴۳/۵)

مسجد میں عورتوں کا ذکر نہ کرو

حضرت حسان بن عطیہ فرماتے ہیں کہ حضرات اسلاف مسجدوں میں عورتوں کے ذکر سے رکتے تھے یعنی عورتوں کے متعلق باتیں نہیں کرتے تھے۔

(حلیۃ الاولیاء: ۷۲/۶)

مسجد میں دنیا کی چیزوں کا تذکرہ نہ کرو

امام اوزاعیؒ فرماتے ہیں حضرت عبدہؒ جب مسجد میں ہوتے تھے تو دنیا کی کسی

بھی چیز کا ذکر نہیں کرتے تھے۔ (حلیۃ الاولیاء: ۶/ ۱۱۴)

اللہ کے پڑوسی

(حدیث) حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ عزوجل قیامت کے دن فرمائیں گے میرے پڑوسی کہاں ہیں تو فرشتے عرض کریں گے کس کے لائق ہے کہ وہ آپ کا پڑوسی بن سکے تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے میری مسجدوں کو آباد کرنے والے۔ (حلیۃ الاولیاء: ۱۰/ ۲۱۳)

مسجدیں پرہیزگاروں کے گھر ہیں

حضرت کعب احبارؒ فرماتے ہیں بشارت ہو ان لوگوں کے لئے جو اپنے گھروں کو قبلہ بنا لیتے ہیں یعنی مسجدیں فرمایا مسجدیں زمین میں متقین کے گھر ہیں اللہ تعالیٰ فرشتوں کے سامنے ان پر فخر کرتے ہیں کہ یہ چھپ کر نماز پڑھ رہے ہوتے ہیں اور روزہ رکھ رہے ہوتے ہیں اور صدقہ دے رہے ہوتے ہیں۔

اختتامية

نماز عبادات میں سب سے اہم عمل ہے مسلمان کے دنیا وآخرت کے درجات کی ترقی میں اس کا بڑا دخل ہے گذشتہ اوراق میں آپ نے جن علماء اور اولیاء کے تذکرے پڑھے ہیں ان میں ہر ایک اس امت کا امام اور پیشوا تھا جن پر خود عبادت کو بھی فخر تھا اور فرشتوں کو بھی رشک تھا۔

ان اکابر نے جس طرح سے اللہ کے سامنے اس کی عبادت کو انجام دیا ایسی عبادت کرنے کے لئے ہر نیک آدمی کو ان کے طریقہ نماز کو جاننا اور ان سے نماز کا پڑھنا سیکھنا چاہئے۔

اسی غرض سے ہم نے مذکورہ بالا صفحات پر ان حضرات کی نماز کے مبارک تذکروں کو قارئین کے سامنے مختلف مستند کتابوں سے ترجمہ کر کے ذکر کئے ہیں۔

تا کہ پڑھنے والے حضرات جو اپنی نماز کو اونچے انداز سے ادا کرنا چاہتے ہیں یہ کتاب ان کے لئے کامل استاد اور مرشد اور مربی کا کام دے۔

امید ہے قارئین اس کتاب کو اسی نگاہ سے پڑھ کر اکابر کی اقتداء میں خالق کائنات کے سامنے باخشوع وخضوع کامل آداب ومناجات کے ساتھ اپنی زندگی کے سرمایہ بننے والے نماز جیسے اہم عمل کو اللہ کی خوشنودی کا اور اپنے آخرت کے درجات اور مراتب کے بڑھانے کا سبب بنائے گے۔

اللہ کرے ہماری یہ خدمت اس عنوان پر قارئین کے دنیاوی واُخروی مراتب میں بلندی اور قبولیت کا سبب بنائے اور راقم الحروف کیلئے بہترین ذخیرہ آخرت ہو۔

فقط والسلام طالب دعا

امداداللہ انور کان اللہ لہ وکان ہو للہ

۲۸ جمادی الاولی ۱۴۳۰ھ بمطابق ۲۰۰۹/۵/۲۴ بروز اتوار بعد از نماز مغرب